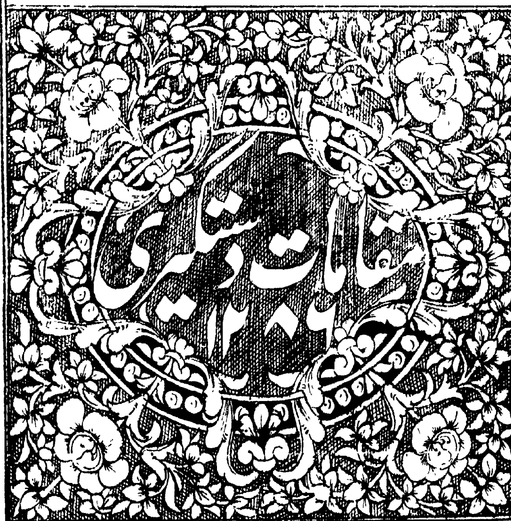
فہرست مضامین مقامات دستگیری

فہرست مقامات دستگیری کی تمام ہوئی

ما شاء الله ولا قوة الا بالله

حالات مسند عالم حضرت غوث الاعظم مؤلفہ ذوالمجد الجسیم والعلی مولانا عبدالرحیم ضیا گوہر عمان کرامت دستگیری



باہتمام محمد عبدالرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت استاد معظم محمد مصطفی خان مبرور

در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۸ھ



اَلحمدُ للولیِّ والصّلوٰۃُ علی النّبیِّ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعینَ الیٰ یومِ الدّین
امّا بعد کمترینِ بندگانِ خدا خاکپای اربابِ صفا مشتاقِ فنا و لقا محمد عبد الرحیم
ضیا عفا اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ساکن بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد دکن لا زالت مصونۃ عن الشر
والفساد والفتن نے کچھ مختصر حال فضائل مآل جیسا بحار سے قطرہ اور گلزار سے
غنچہ حضرت فلک منزلت قدوۂ شریعت زبدۂ طریقت یگانۂ معرفت خلاصۂ حقیقت
سلطان الکاملین برہان الواصلین قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین فرزند
دلبند حسن وجگر گوشہ حسین الغوث الصمدانی محی الدین ابو محمد شیخ عبد القادر
جیلانی رضی اللہ عنہ کا اس امید پر کہ خداوند اکبر برکت سے اس حال کے حال عطا فرمائے
اور مقاصد دلی برلائے حسب ایمای سمی خلیل ع شفای علیل ذی المفاخر والمناصب حکیم
سید مولوی ابراہیم صاحب سلمہ اللہ تعالی کے اس کتاب مین لکھا اور اسکو نظر کیمیا اثر
جناب فضیلت انتساب مجمع معقول ومنقول منبع فروع واصول رونق گلزار تربیت وتعلیم

نیر افلاک تدریس و تفہیم جامع علوم صوری و معنوی عمدہ ترین مستفیدان خاندان حضرت شاہ عبد العزیز
محدث دہلوی حاجی الحرمین خیر خواہ سرکار رسول الثقلین محب علمای باعمل امیدوار درگاہ خدای عزوجل
خدا دوست خدا طالب استاذی ابو رجا مولوی محمد زمان صاحب اللہم متع المسلمین بطول حیاتہ وعفا
ثواب جمیل حسناتہ سے گذار کے مقامات دستگیری نام رکھا بفضلہ تعالیٰ جو نام ہی وہی سال
اتمام ہی اسکا قبول کرنے والا اور سہو و خطا کا بخشنے والا خداوند کریم ہی اور اسکی گیارہ مقام پر تقسیم ہی
پہلا مقام بیان مین تعریف ولی اور اقسام ولایت کے دوسرا مقام بیان مین اقسام
خرق عادت کے تیسرا مقام بیان مین ولادت وغیرہ کے چوتھا مقام بیان مین
احوال طفلی کے پانچوان مقام بیان مین سیرت اور معاش اور لباس اور خرقہ خلافت کے
چھٹا مقام بیان مین قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے ساتوان مقام بیان مین
احیا اور اماتت وغیرہ کے آٹھوان مقام بیان مین استفاضہ اور استفادہ دوسرے بزرگون کے
نوان مقام کرامات کے حال مین دسوان مقام درس اور وعظ اور نصیحت
کے حال مین گیارھوان مقام وفات کے حال مین

پہلا مقام بیان مین تعریف ولی اور اقسام ولایت کے

اس کتاب برکت انتساب مین احوال سعادت مآل حضرت رفیع المنزلت نیر آسمان ولایت گوہر دریای
کرامت قطب العالم غوث اعظم عالم ربانی ابو محمد عبد القادر الحسینی الحسنی الجیلانی قدس اللہ سرہ وروحہ
واوصل الینا برکاتہ وفتوحہ کا مذکور ہی اس لیے منظور ہی کہ مختصر تعریف ولی کی اور کیفیت اقسام
اولیا کی اس طور پر مرقوم ہو کہ خاص و عام کو مفہوم ہو مفاتیح الاعجاز مین لکھا ہی الولی ہو العارف
باللہ وصفاتہ بحسب ما یمکن المواظب علی الطاعۃ المجتنب من المعاصی المعرض عن الانہماک فی اللذات

(شہود) ولی اوسکو کہتے ہین جو پہچاننے والا ہو ذات الہی کو اور صفات کو اوسکے جسقدر کہ ممکن ہو مداومت کرنیوالا ہو عبادت پر اور بچنے والا ہو گناہون سے رو گردان ہو ڈوبنے سے دریای لذات وشہوات مین ملا حسین کاشفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر مین اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ کی لکھتے ہین ولی وہ ہی کہ لقا اوسکی موجب یاد الہی کی ہو ولی اوسکو کہتے ہین جو دشمن ہو اپنے نفس کا ولی عنوان شریعت اور برہان حقیقت ہی ظاہر اوسکا احکام شرع سے آراستہ باطن اوسکا انوار فقر سے پیراستہ ہو مثنوی

گوی بچوگان ابد باختہ	نقش زمیدان ازل تاختہ
شستہ دل از صورت کبر وریا	معتکفان حرم کبریا
راز کشایان فروبستہ دم	راہ نوردان شکستہ قدم

قیصری نے تعریف ولی کی مقدمے مین شرح فصوص کے یون لکھی ہی الولی ہو الفانی فی اللہ الباقی بہ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نفحات الانس مین فرماتے ہین ولایت مشتق ہی ولی سے اور معنی ولی کے قریب ہی اور ولایت دو قسم پر ہی عامہ اور خاصہ ولایت عامہ شامل ہی تمام اہل ایمان کو چنانچہ خدای تعالی فرماتا ہی اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ اللہ دوست ہی اون لوگون کا جو ایمان لائے نکالتا ہی انکو تاریکیون سے طرف روشنی کے یعنی شک سے طرف یقین کے یا صفات بشریت سے طرف صفات ربوبیت کے عام مومنین بھی اللہ کے دوست اور ولایت عامہ مین شریک ہین اور ولایت خاصہ خاص ہی ارباب وصال اور اصحاب سلوک کے لیے اور مراد ولایت خاصہ سے فنا ہونا بندے کا حق کی ذات مین اور باقی رہنا اوسکا ساتھ اوسکے ہی پس تعریف ولایت خاصہ کی یہ ہوئی ہو الفانی فیہ والباقی

اور فنا مرادہی انتہای سیر الی اللہ سے اور بقا عبارت ہی ابتدای سیر فی اللہ سے سیر الی اللہ اوسوقت
تمام ہوتی ہی کہ سالک اپنے بیابان وجود کو قدم صدق سے یکبار قطع کرے اور سیر فی اللہ
جب حاصل ہوتی ہی کہ خدای تعالی بندیکو بعد فنای مطلق کے وجود مطہر لوث حدوث سے عطا کرے
کہ بندہ بسبب اوس وجود کے عالم اوصاف میں درتخلق باخلاق ربانی مین ترقی کرے
اور بعضون سے نے تعریف ولایت کی یون لکھی ہی الولی ہو الفانی من حالہ الباقی فی مشاہدۃ الحق
لم یکن لہ عن نفسہ اخبار ولا مع غیر اللہ قرار ولی وہ ہی کہ فانی ہووے اپنے حال سے
اور باقی رہے مشاہدے مین حق سبحانہ کے نہو اوسکو اپنے حال سے اخبار اور ساتھ غیر خدا کے
قرار ان تعریفون سے ظاہر ہی کہ تعریف مندرجہ مفاتیح الاعجاز عام ہی اور ما ورا اوسکے خاص
ہین اور جناب ولایت مآب شہرۂ آفاق موصوف صفت تقیید و اطلاق مہبط الہام منبع
ایقان حاجی الحرمین حافظ قرآن پیشوای ارباب صدق و یقین سلطان المشایخ امام العارفین
مولائی مرشدی مولوی سید شاہ عبد اللطیف المعروف بسید شاہ محی الدین صاحب قادری لغوی
ویلوری لازالت شموس حیاتہ طالعۃ وما برحت بدور برکاتہ لامعۃ جواہر السلوک مین فرمائے
ہین کہ ولایت چار قسم پر ہی اول ولایت عامۂ مومنین کہ موافق حکم اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیۡنَ
اٰمَنُوۡا یُخۡرِجُہُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ کے تمام امت مرحومہ اس ولایت مین داخل ہی
اور شغل اس ولایت کا تہلیل ہی سر ہو یا جہر کسی قسم سے ہو دوم ولایت صغری کہ اسکو
ولایت اولیا اور ولایت ہمہ اوست بھی کہتے ہین شغل اس ولایت کا مراقبہ وحدت وجود
اور تجدد امثال وغیرہ ہی سوم ولایت اخص کہ اسکو ولایت ملأ اعلی اور ولایت ہر چہار
ملک مقرب کہتے ہین شغل اس ولایت کا تصور تنزیہ بحت حق اور ورا الورا ثم ورا الورا ہی
چہارم ولایت اخص الخواص کہ وہ ولایت حضرت انبیا علیہم السلام کی ہی اس ولایت مین

خالی کرنا قوت متخیلہ کا ہی حق سے اور غیر حق سے قدوۃ الکاملین مقبول بارگاہ رب الودود
حضرت شیخ نجم الدین محمود نے گلشن راز مین فرمایا ہی بیت

ولے در پیروے چون ہمدم آید		نبے را در ولایت محرم آید

اور اسکی شرح یعنی مفاتیح الاعجاز مین لکھا ہی ولی جب متابعت اور پیروی نبی کی کرتا ہی اور تمام
حال مین قدم سعی و اجتہاد کا طریق اطاعت اور انقیاد مین دھرتا ہی اور ظاہر و باطن اقوال
و افعال مین متابعت سے تجاوز نہین کرتا اور مامور بجمیع ادا ہو کر مناہی سے گذرتا تو اس صورت
مین وہ ولی شریعت اور طریقت مین ہمدم اور ہمراز نبی کا ہوا جیسا نبی کو مقام محبوبیت کا حاصل ہی
ویسا ہی ولی بھی بسبب حسن متابعت نبی کے مقام محبی سے مقام محبوبی کا واصل ہی محبوبیت سے
نبی کی بذریعہ متابعت سرفراز ہی اور نبی کی ولایت و قرب کا ہمراز ہی چنانچہ بادشاہ کون و مکان
سرور پیغمبران کا ارشاد ہی علی منی وانا منہ خلقت انا و علی من نور واحد انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی اگرچہ خدای تعالی نے نبوت تشریعی کو منقطع کر دیا مگر اپنے بندونکو
فیض ولایت سے کہ باطن نبوت ہی محروم نہین کیا ہر وقت ہر عہد مین اولیاء اللہ تھے اور
ہین اور ہونگے کام عالم کے اونکے وجود باجود پر موقوف ہین اور یہ اقسام اونکے
مشہور و معروف ہین اقطاب افراد بدلا اوتاد نجبا نقبا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ فی الارض ثلثمائۃ شخص قلوبہم علی قلب آدم
علیہ السلام ولہ اربعون قلوبہم علی قلب موسی علیہ السلام ولہ سبعۃ قلوبہم علی قلب ابراہیم علیہ السلام
ولہ اربعۃ قلوبہم علی قلب جبرئیل ولہ ثلثۃ قلوبہم علی قلب میکائیل و واحد قلبہ علی قلب اسرافیل
علیہم السلام فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلثۃ واذا مات واحد من الثلثۃ ابدل اللہ مکانہ
من الاربعۃ واذا مات واحد من الاربعۃ ابدل اللہ مکانہ من السبعۃ واذا مات واحد من السبعۃ

مقام اول

ابدل اللہ مکانہ من الاربعین واذا مات واحد من الاربعین ابدل اللہ مکانہ من ثلثمائۃ واذا مات
واحد من ثلثمائۃ ابدل اللہ مکانہ من العامۃ یدفع اللہ البلاء عن الامۃ بہر کیف فرمایا رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے زمین پر تین سو شخص ہین کہ دل اونکے پیدا کیے گئے ہین
آدم علیہ السلام کے دل پر اور واسطے اوسکے چالیس شخص ہین کہ دل اونکے اوپر دل موسی
علیہ السلام کے ہین اور واسطے اوسکے سات شخص ہین کہ اونکے دل اوپر دل ابراہیم علیہ السلام
کے ہین اور واسطے اوسکے چہار شخص ہین کہ دل اونکے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دل پر
ہین اور واسطے اوسکے تین شخص ہین کہ دل اونکے اوپر دل میکائیل علیہ السلام کے ہین
اور ایک شخص ہی کہ دل اوسکا اوپر دل اسرافیل علیہ السلام کے ہی پس جسوقت موا وہ ایک
شخص قائم کرتا ہی خدای تعالی جامین اوسکی ایک کو تین شخصون سے جو میکائیل علیہ السلام کے
دل پر ہین اور جب مرا ایک ان تین مین سے قائم کرتا ہی خدای تعالی جامین اوسکی چار سے
اور جب مرا ایک چار سے بدل کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی جا پر سات مین سے اور جب مرا
کوئی سات مین سے بدل کرتا ہی اللہ جل شانہ جا پر اوسکی چالیس مین سے اور جب
مرا ایک چالیس سے بدل کرتا ہی مکان مین اوسکے تین سو سے اور جب مرا کوئی تین سو
سے بدل کرتا ہی اللہ تعالی جامین اوسکی عام مومنین سے دفع کرتا ہی اللہ تعالی بلا کو
امت سے بسبب برکت اونکی وہ جو ایک اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہی وہ قطب
الاقطاب اور غوث اعظم او مرتبہ اوسکا اعلی تمامی اولیای عالم سے ہی وہ عالی منصب جلالا
مرتبت ہی او مظہر باطن نبوت حضرت رسالت ہی اور افراد تین شخص ہین اور اوتاد چار ہین
کہ چار رکن عالم انھیں پر برقرار ہین اور بدلا سات ہین اونکو ابدال کہتے ہین اور نجبا
چالیس ہین کہ اونکو رجال الغیب کہتے ہین اور پست تر مرتبہ مراتب اولیاء اللہ سے مرتبہ نقبا کا ہی

خالی کرنا قوت متخیلہ کا ہی حق سے اور غیر حق سے قدوۃ الکاملین مقبول بارگاہ رب الودود
حضرت شیخ نجم الدین محمود نے گلشن راز مین فرمایا ہی بیت

ولے در پیروے چون ہمدم آید		نبی را در ولایت محرم آید

اور اسکی شرح یعنی مفاتیح الاعجاز مین لکھا ہی ولی جب متابعت اور پیروی نبی کی کرتا ہی اور تمام
حال مین قدم سعی و اجتہاد کا طریق اطاعت اور انقیاد مین دھرتا ہی اور ظاہر و باطن اقوال
و افعال مین متابعت سے تجاوز نہین کرتا اور مامور بجمیع اوامر ہوکر مناہی سے گذرتا تو اس صورت
مین وہ ولی شریعت اور طریقت مین ہمدم اور ہمراز نبی کا ہوا جیسا نبی کو مقام محبوبیت کا حاصل ہی
ویسا ہی ولی بھی بسبب حسن متابعت نبی کے مقام محبی سے مقام محبوبی کا داخل ہی محبوبیت سے
نبی کی بذریعہ متابعت سرفراز ہی اور نبی کی ولایت و قرب کا ہمراز ہی چنانچہ بادشاہ کون و مکان
سرور پیغمبران کا ارشاد ہی علی منی و انا منہ خلقت انا و علی من نور واحد انت منی بمنزلۃ ہارون
من موسی الا انہ لا نبی بعدی اگرچہ خدای تعالی نے نبوت تشریعی کو منقطع کر دیا مگر اپنے بندونکو
فیض ولایت سے کہ باطن نبوت ہی محروم نہین کیا ہر وقت ہر عہد مین اولیاء اللہ تھے اور
ہین اور ہونگے کام عالم کے اونکے وجود باجود پر موقوف ہین اور یہ اقسام اونکے
مشہور و معروف ہین **اقطاب افراد بدلا اوتاد نجبا نقبا** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ
عنہ سے مروی ہی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للہ فی الارض ثلثمائۃ شخص قلوبہم علی قلب آدم
علیہ السلام ولہ اربعون قلوبہم علی قلب موسی علیہ السلام ولہ سبعۃ قلوبہم علی قلب ابراہیم علیہ السلام
ولہ اربعۃ قلوبہم علی قلب جبرئیل ولہ ثلثۃ قلوبہم علی قلب میکائیل و واحد قلبہ علی قلب اسرافیل
علیہم السلام فاذا مات الواحد ابدل اللہ مکانہ من الثلثۃ واذا مات واحد من الثلثۃ ابدل اللہ مکانہ
من الاربعۃ واذا مات واحد من الاربعۃ ابدل اللہ مکانہ من السبعۃ واذا مات واحد من السبعۃ

اقسام اولیا

ابدل لعد مکانہ من الاربعین واذا مات وحد من الاربعین ابدل الله مکانہ من ثلثمائۃ واذا مات

واحد من ثلثمائۃ ابدل الله مکانہ من العامۃ یدفع الله البلاء عن الامۃ بر کتہم فرمایا رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم نے تحقیق واسطے اللہ کے زمین پر تین سو شخص ہین کہ دل اونکے پیدا کیے گئے ہین

آدم علیہ السلام کے دل پر اور واسطے اوسکے چالیس شخص ہین کہ دل اونکے اوپر دل موسی

علیہ السلام کے ہین اور واسطے اوسکے سات شخص ہین کہ اونکے دل اوپر دل ابراہیم علیہ السلام

کے ہین اور واسطے اوسکے چہار شخص ہین کہ دل اونکے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دل پر

ہین اور واسطے اوسکے تین شخص ہین کہ دل اونکے اوپر دل میکائیل علیہ السلام کے ہین

اور ایک شخص ہی کہ دل اوسکا اوپر دل اسرافیل علیہ السلام کے ہی پس جسوقت مرا وہ ایک

شخص قائم کرتا ہی خدای تعالی جا مین اوسکی ایک کو تین شخصون سے جو میکائیل علیہ السلام کے

دل پر ہین اور جب مرا ایک اون تین مین سے قائم کرتا ہی خدای تعالی جا مین اوسکی چار سے

اور جب مرا ایک چار سے بدل کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی جا پر سات مین سے اور جب مرا

کوئی سات مین سے بدل کرتا ہی اللہ جل شانہ جا پر اوسکی چالیس مین سے اور جب

مرا ایک چالیس سے بدل کرتا ہی مکان مین اوسکے تین سو سے اور جب مرا کوئی تین سو

سے بدل کرتا ہی اللہ تعالی جا مین اوسکی عام مومنین سے دفع کرتا ہی اللہ تعالی بلا کو

امت سے بسبب برکت اونکی وہ جو ایک اسرافیل علیہ السلام کے دل پر ہی وہ قطب

الاقطاب اور غوث اعظم او مرتبہ اوسکا اعلی تمامی اولیای عالم سے ہی وہ عالی منصب والا

مرتبت ہی اور مظہر باطن نبوت حضرت رسالت ہی اور افراد تین شخص ہین اور اوتاد چار ہین

کہ چار رکن عالم انھین پر برقرار ہین اور بدلا سات ہین انکو ابنار اللہ کہتے ہین اور نجبا

چالیس ہین کہ انکو رجال الغیب کہتے ہین اور سپت تر مرتبہ مراتب اولیاء اللہ سے مرتبہ نقبا کا ہی

اور وہ تین سو ہین اونکو ابرار کہتے ہین یہ جماعت خلاصۂ کائنات ہی اور اسیکی طفیلی سب مخلوقات ہی قیامت تک اس جماعت کو قیام ہی اور یہ دافع بلای خاص وعام ہی مؤلف

الٰہی بحر اقطاب زمانہ	الٰہی بحر افراد یگانہ
الٰہی از پی اوتاد ذی شان	الٰہی از پی ابدال دوران
الٰہی از پی نجبای عالم	الٰہی از پی نقبای عالم
مرا بنما طریق پارسائی	بدہ زین قید ہستیم رہائی
فدای بارگاہ شاہ بغداد	خداوند دو عالم جان من باد

دوسرا مقام بیان مین اقسام خرق عادت کے

انسانون سے جو افعال خلاف عادت عجیب وغریب صادر ہوتے ہین اونکے چند مراتب اور اقسام ہین معجزہ اور کرامت وغیرہ اونکے نام ہین حضرت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی سے یون نقل کی ہی کہ جب ظاہر ہو کوئی فعل خلاف عادت انسان سے تو وہ فعل یا ہوگا کسی دعوے پر یا نہو گا اور جو فعل کہ دعوے پر ظاہر ہوتا ہی اوسکے دعوی کی چار قسم ہین یا دعوا خدائی کا ہوگا یا نبوت کا یا ولایت کا یا سحر کا قسم اول جو دعوا خدائی کا ہی جائز ہی ظاہر ہونا خرق عادت کا اوس شخص سے جو دعوا الوہیت کا کرے سوا معارضے کے یعنی کوئی امر اوسکے دعوی کے برعکس نہو جیسا فرعون نے دعوا خدائی کا کرکے اپنی صورت پر بتین بنا کر اپنی قوم کے ہر یک شخص کو ایک ایک بت دیکر حکم کیا تھا کہ اسکی عبادت کرو تا یہ بت تمکو میرا قرب حاصل کروا دے اور کہتا تھا انا ربکم الاعلی یہ خدا چھوٹے ہین مین تمہارا بڑا خدا ہون اگرچہ عالم مین دوسرا بھی خدا ہی جو موسی کو ایلچی بنا کر بھیجا ہی وہ مجھ سے پست ہی مین بلند ہون اپنی بڑائی کا دم بھرتا تھا

اور اپنا دعوا ان دلیلون سے ثابت کرتا تھا کہ موسیٰ کے خدا کی خدائی عام ہی تمام عالم پر میری خدائی
خاص ہی مصر کے اوپر خاص عام پر مقدم ہوتا ہی رعایت حقوق مین یہ بات ظاہر ہی تمام مخلوق مین
اور میری ربوبیت محسوس ہی اوسکی ربوبیت غیر محسوس شیطان لعین نے یہ سخن سنکر کہا مینے
دعوا خیریت کا کیا تھا سو میرا یہ حال ہوا معلوم نہین کہ اس لاف زنی کا کیا انجام ہوگا بیت

	زنا یا کے ابلیس از وی خجل		دلیر و سیہ نامہ و سنگدل	

بعد دعوی خدائی فرعون بے عون کے خدای جلیل نے اپنی قدرت کاملہ سے رود نیل کو خشک
کیا مخلوق مصر کی جمع ہوئی اور کہنے لگی اگر تو خدا ہی اور اپنے دعوے مین سچا ہی تو اس نیل کو روان کر
اپنی قدرت وطاقت عیان کر فرعون ملعون آوارہ شامت کا مارا تنہا شہر سے جانب صحرا ایک
ویرانے مین چلا گیا اور لشکر سے اپنے کسی کو ساتھہ نہ لیا ایک غار مین پوشیدہ ہوا اور حق تعالی کا
خوف اوسکے دل مین پیدا ہوا غرور و تکبر دل سے نکالکر طوق گردنمین ڈالکر بصد عجز و نیاز خدای
بے نیاز کی درگاہ مین سجدہ کیا اور عرض کرنے لگا ای پروردگار لیل و نہار تو حق ہی مین باطل
ہون تو ہادی ہی مین مضل ہون دنیا کو آخرت پر اختیار کیا ہون جو کچھہ دینا ہو مجھے یہان دے
وہان سے کام نہین خواہش دنیا کی ہی فکر انجام نہین خدای عز و جل نے اپنی قدرت کاملہ کو
اظہار کیا فرعون کو رود نیل کا اختیار دیا پانی روان ہوا وہ مردود شادمان ہوا جب وہ کہتا تھا
کہ ٹھہر جا تو رود نیل ٹھہر جاتی تھی روان ہو تو روان ہوتی تھی جیسا فرعون ملعون نے دعوا خدائیکا کیا
اور اپنی خرق عادت کو دکھلایا ویسا ہی دجال بد سگال بھی دعوا خدائیکا کریگا اور اپنی خرق عادت کے
دکھلائیگا تذکرۃ المعاد مین مذکور ہی کہ دجال ایک چشم کا کور ہی درمیان ہر دو چشم اوسکی
لفظ کافر مرقوم ہوگا ہر مسلمان کو خواندہ ہو یا ناخواندہ مفہوم ہوگا اور اوسکا مقام خروج درمیان
عراق و شام ہوگا اوسکے ساتھہ ستر ہزار یہودی اصفہانی کا ازدحام ہوگا ہر طرف فساد برپا

کریگا زمین پر چالیس دن تک ہر طرف پھریگا روز اول برابر ایک سال کے روز دوم برابر ایک ماہ کے
روز سوم مقابل ایک ہفتے کے اور باقی ایام مانند ایک ایک روز کے ہونگے مانند باد تند
کے زمین پر سیر کریگا ایک جماعت پر گذریگا اور کہیگا کہ مین تمہارا خدا ہون مجھپر ایمان لاؤ وہ لوگ
ایمان لائین گے آسمان کو کہے گا پانی برسا برسائیگا زمین کو کہے گا زراعت اُگا اگائیگی پھر دوسری
قوم پر گذرے گا اور اونکو بولیگا میری خدائی پر ایمان لاؤ وہ اوسکا حکم رد کرینگے بس مال اونکا
تلف ہوگا اسطرح کے خوارق ایسے مدعیون سے ہو سکتے ہین کیونکہ مخلوق ہونا اونکا عدم
شان خالقیت کی دلیل ہی اور ایسا مدعی نہایت خوار و ذلیل ہی **قسم دوم** جو دعوا نبوت کا ہی وہ
دو قسم پر ہی مدعی صادق ہوگا یا کاذب اگر **صادق** ہی تو واجب ہی ظہور خرق عادت کا اوس سے
جیسا معجزہ شق القمر کا حضرت خیر البشر سے **کلام المبین فی آیات رحمۃ للعالمین**
مین جس طور پر مذکور ہی ویسا بیان مسطور ہی آگے ہجرت حضرت خاتم رسالت کے مکہ معظمہ مین
ابوجہل اور ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار نابکار قریش سے جمع ہوکر خدمت
بابرکت حضرت سرور عالم نبی اعظم مین عرض کی اگر تم سچے ہو تو چاند کے دو ٹکڑے کردو زبان
معجز بیان سے فرمایا اگر تم یہ معجزہ دیکھ پاؤ گے تو ایمان لاؤ گے اونھون نے عرض کی کہ
ہان اگر ہم دیکھین گے تو ایمان لائین گے مسلمان کہلائین گے آپ نے بارگاہ
کبریا مین عرض کی کہ یا الٰہی چاند میرے حکم سے دو ٹکڑے ہو جائے یہ تمام تیرے بندونکو
نظر آئے جناب الٰہی نے دعا حضرت کا قبول کیا چاند دو ٹکڑے ہوا آپ نے
آواز بلند سے ہر ایک کافر کا نام لیکر کہا کہ دیکھ لو گواہ رہو چاند دو ٹکڑے ہوا **مؤلف**

نظر آئے دو ٹکڑے جرم قمر سے	سبھون کو وہان حکم خیر البشر سے

شق ہونا قمر کا اظہر من الشمس جب دیکھ لیے تو کفار نابکار کہنے لگے کہ یہ اِنکا سحر ہی ابوجہل نے

کہا اگر سحر ہو تو تم پر چلیگا اور شہر والونکو کاہیکو نظر پڑیگا دوسرے شہر والا اگر کوئی آئے تو اوس سے حال دریافت کیا جائے ویسا ہی اون کافرون نے اور آفاق کے آنے والون سے اس ماجرے کا اظہار کیا سبھون نے اقرار کیا اور ایک ایک ٹکڑا قمر کا اتنے فرق سے ہو گیا تھا کہ جبل حرا دونون کے درمیان مین نظر پڑتا تھا اتنا ہی احوال صحیح ہی وہ جو مشہور ہی کہ چاند کا ایک ٹکڑا زمین پر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان مبارک مین گھس کے آستین شریف سے نکل گیا یہ محض بے اصل ہی انتہی یا وہ مدعی نبوت کا کاذب ہوگا تو جائز نہین ظہور خرق عادت کا اوس سے اگر فرضًا ظہور ہو تو اوسکی اہانت کے واسطے امر بالعکس ہوگا جیسا مسیلمہ کذاب جذب القلوب الی دیار المحبوب مین لکھا ہی کہ مسیلمہ ملعون بوڑھا تھا اسلام سے مشرف ہو کر مرتد ہو گیا تھا اور دعوا شرکت نبوت کا کر کے اسقاط نماز فریضہ کیا اور شراب و زنا کو حلال کہا فساق و فجار کی ایک جماعت نے اسکی متابعت کی اور وہ ملعون معارضے مین قرآن مجید کے سجھا نا مطبوع اختراع کرتا تھا چنانچہ معارضے مین والعادیات کے کہا ہی

والزارعات زرعا والحاصدات حصدا والطاحنات طحنا والخابزات خبزا والثاردات ثردا

اور یہ بھی وسی کا کہا ہوا ہی الفیل ما الفیل لہ خرطوم طویل ان ذالک من خلق ربنا الجلیل اگر کسی کے لیے درازی عمر کی دعا کرتا تو وہ فی الفور مرجاتا اگر کسیکی روشنائی چشم کے واسطے دعا کرتا تو وہ نابینا ہو جاتا یہ تمام امر بالعکس ہی **قسم سوم** دعوا ولایت کا جو لوگ کرامات اولیاء اللہ کے قائل ہین اونکے نزدیک اس باتمین اختلاف ہی کہ ولی کو دعوا کرامت کا جائز ہی یا نہین اور وہ امر موافق دعوے کے حاصل ہوتا ہی یا نہین **قسم چہارم** دعوا سحر کا اور اطاعت شیاطین کا جائز ہی اس مدعی کو بھی خوارق عادت اور معتزلہ کے نزدیک جائز نہین دوسری **قسم** ظاہر ہونا خرق عادت کا بغیر دعوے کے یعنی ظاہر ہونا خرق عادت کا

مسلمان پرہیزگار متقی سے اسکو کرامت کہتے ہین معتزلہ اولیا اور صحابہ کی کرامات کے منکر ہین
مگر حضرت حسن بصری اور اونکے ایک رفیق کے قائل ہین اور جو خرق عادت انبیا سے
بعد نبوت کے ہو وہ معجزہ ہی جیسا کہ مذکور ہوا اور قبل از نبوت ہو تو اوسے ارہاص کہتے ہین
جیسا شق صدر سید البشر تواریخ حبیب اله مین لکھا ہی کہ جب آپ دو برس کے
ہوے اور چلنے لگے حضرت حلیمہ کے فرزندون کے ساتھ جنگل کو جہان اونکے
مویشی چرتے تھے تشریف لیجاتے ایک روز آپ وہان رونق افزا تھے کہ دو فرشتے
آئے اور آپ کو زمین پر لٹایا اور سینہ بے کینہ کو تا ناف چاک کیا اور دل کو نکال کر
دھویا اور اوسمین ایک چیز عالم قدس کی واسطے تسکین کے مانند پیسی ہوئی دوا کے
تھی بھر دیا اور پھر اپنی جگہہ پر رکھہ کے شگاف سینہ کو سی دیا کچھہ آپ کو تکلیف نہوئی
اور یہ شق صدر چہار بار واقع ہوا ہی اول حلیمہ سعدیہ کے مکان مین دوم قرب زمانہ
شباب دس برس کی عمر مین سوم قبل نزول وحی چہارم معراج کی شب مین جناب
ولایت و کرامت مآب حضرت والا رتبت قدوۂ علمای نامدار مظہر انوار پروردگار حقائق و معارف
پناہ آیۃ من آیات اللہ مرشدی و مولائی مولوی معنوی مولانا شاہ عبد العزیز
دہلوی رضی اللہ عنہ نے اس مقام میں نکتہ لکھا ہی کہ اول شق کرنا سینے کا اس لیے تھا
کہ آپ کے دل سے سب لہو لعب جو لڑکون کے دلون مین ہوتے ہین نکال ڈالین دوسری بار
اسی واسطے تھا کہ آپ کے دل مین رغبت ایسے امور کی جو بمقتضای جوانی خلاف مرضی الٰہی
ہون نرہے اور تیسری مرتبہ اسواسطے کہ دلکو قوت تحمل وحی کی حاصل ہو اور چوتھی بار
اس لیے کہ دلکو مشاہدۂ عالم ملکوت اور لاہوت کی طاقت ہو اور اگر خرق عادت عام
مومنین سے ہو تو اوسے معونت کہتے ہین اور خرق عادت کفار کی اگر بالعکس نہو

شق صدر سید البشر

چہارم

تو استدراج ہی جیسا حال دجال و سگال کا اور اگر بالعکس ہو تو اوسے اہانت کہتے ہین جیسا قصہ مسیلمہ کذاب کا غرض خرق عادت کی چھہ قسمین ہین ارہاص اور معجزہ انبیا کے لیے معونت اور کرامت عام مومنین و اولیا کے لیے استدراج اور اہانت کفار بدکار کیواسطے کرامت اولیاء اللہ کی قرآن و حدیث سے ثابت اور محقق ہی اسمین کچھہ شک نہین جو شک لاوے یا اوسکا انکار کرے وہ مردود حق ہی

تیسرا مقام بیان مین ولادت وغیرہ کے

مؤلف سن ای محو دیدار محبوب عالم	بیسان ولادت ہی اوس شاہ دین کا
ترو تازہ ہی جس سے باغ ولایت	چمن ہرا ہی جو راہِ یقین کا

سلسلہ پدری جناب غوثیت مآب کا منتہی ہوتا ہی حضرت حسن مجتبی تک اور واسطہ مادری اوس آفتاب عالمتاب آسمان ولایت کا پہونچتا ہی حضرت حسین شہید کربلا تک اسلیے آپ کو حسنی و حسینی کہتے ہین رباعی

آن شاہ سرافراز کہ غوث الثقلین ہست	در اصل سیادت چہ صحیح النسبین ہست
از سوی پدر تا بحسن سلسلۂ اوست	از جانب مادر در دریای حسین ہست

نام نامی اسم سامی آپ کے والد ماجد کا سید نور الدین ابو صالح موسی جنگی دوست حق مشہور ہی نثر الجواہر فی مناقب سید عبد القادر مین مذکور ہی کہ ابو صالح فرزند ہین ابی عبد اللہ عبد الکریم کے وہ فرزند یحیی الزاہد کے وہ فرزند محمد کے وہ فرزند داؤد کے وہ فرزند موسی کے وہ فرزند عبد اللہ کے وہ فرزند موسی الجون کے وہ فرزند عبد اللہ محض کے وہ فرزند حسن مثنی کے وہ فرزند ابی محمد امام حسن مجتبی کے وہ فرزند امیر المومنین علی مرتضی کے رضی اللہ عنہم اجمعین ریاض الحیات مین وجہ جنگی دوست حق کہنے کی اس طرح لکھی ہی کہ آپ ہمیشہ اپنے نفس سے جنگ و جدال اور اوسکی سرکشی کو پامال

کرتے ایک سال تک مجاہدے مین نفس کے آپ نے کچھ کھایا نہ پیا بعد یکسال کے کچھ کھانے پینے کا ارادہ کیا نان جوین بے نمک اور آب گرم حاضر کیا گیا اوسی حال مین کسی شخص نے طعام لذیذ اور آب سرد حاضر کیا آپ نے طعام لذیذ اور آب سرد فقرا کو دیا کیا اور نفس سے کہا اگر تجھے کچھ غذا کی ہوس ہی تو یہ نان جوین اور آب گرم بس ہی یہ سنتے ہی نفس نے آواز دی یا اباصالح موسی جنگی الجوع الجوع اوس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف فرما ہو کر کہا السلام علیک یا سبط النبی اباصالح موسی خدائے تعالی نے تیرے نفس کو جنگی کہا تجھکو حق دوست فرمایا اور کہا کہ مین مامور ہون تیرے ساتھ افطار کرون جو آب و طعام کہ خضر علیہ السلام لائے تھے وہ دونون نے ملکر کھایا اوسوقت سے موسی جنگی دوست حق آپکا لقب ہوا اور نام مبارک جناب ولایت مآب حضرت غوث الثقلین کی والدۂ ماجدہ کا ام الخیر امتہ الجبار فاطمہ ثانی ہی وہ دختر ابی عبداللہ صومعی کی وہ فرزند سید ابی جمال کے وہ فرزند سید محمد کے وہ فرزند سید ابی محمود طاہر کے وہ فرزند سید ابی عطا عبداللہ کے وہ فرزند سید ابی کمال عیسی کے وہ فرزند سید علاء الدین کے وہ فرزند امام جعفر صادق کے وہ فرزند سید امام محمد باقر کے وہ فرزند سید امام زین العابدین کے وہ فرزند امام حسین شہید کربلا کے وہ فرزند جناب علی مرتضی کے رضی اللہ عنہم اجمعین اور آپ کا مژدۂ ولادت باسعادت ارشاد حضرت خاتم رسالت سے پایا جاتا ہی چنانچہ تواریخ حبیب الہ مین آیا ہی کہ جب حضرت مصطفوی نے نکاح خاتون قیامت کا جناب مرتضوی سے باندھا تب یہ دعا کی

جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا یعنی خدای تعالی تم دونوکو بجوبی اکٹھا رکھے اور تمھارا بخت سپید کرے اور تم پر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدایتعالی نے قبول فرمائی اور

بنی فاطمہ مین ایسے طیبین و طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی اولاد مین نہوئے ایمۂ اطہار کبار
اور اولیای نامدار مانند حضرت رونق ولایت ہادی عالم غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ
سرہ العزیز کے شیخ محی الدین بن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مین بیان مقامات و مراتب
تصرفات اولیا مین حضرت غوث الثقلین کو بہت بلند مرتبہ قوی التصرف لکھا ہی آپکا قوی التصرف
ہونا تمام عالم پر ہویدا ہی اور بھی اولیاء اللہ کے اقوال آپ کی بشارت ولادت پر دال ہین
ریاض الحیات مین لکھا ہی صاحب مراتب عالی و مناقب متعالی جناب ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ
تحفۂ قادریہ مین فرماتے ہین کہ مجلس مین شیخ ابوبکر کی ذکر اولیاء اللہ کا آیا اوسوقت شیخ نے
فرمایا کہ ایک مرد عراق مین ظاہر ہوگا عالی مناصب معالی مناقب عند الناس عبدالقادر نام ہوگا اور
عند اللہ عالی تقرب اور اولیا سے والا مقام ہوگا بغداد مین رہیگا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ
حکم الٰہی سے کہیگا سب اولیای متقدمین و متاخرین گردن جھکائینگے اونکے قدم مبارک
اوٹھائینگے شرالجواہر فی مناقب الشیخ عبدالقادر مین لکھا ہی شیخ ابو محمد شنبکی نے کہا کہ
فرمایا شیخ ابی بکر بن ہوار نے کہ عراق کے اوتاد آٹھ ہین پہلے معروف کرخی دوسرے
احمد بن حنبل تیسرے بشر حافی چوتھے منصور بن عمار پانچوین جنید بغدادی چھٹے
سری سقطی ساتوین سہل بن عبداللہ تستری آٹھوین عبدالقادر جیلانی ہین سنے
کہا عبدالقادر کون ہی فرمایا وہ ایک مرد ہی عجمی سادات سے بغداد مین پانچوین صدی مین اوسکا
ظہور ہوگا اور صدیقین اور اوتاد و افراد سے جو جو دنیا کے قطب اور اعیان ہین اون سب مین
وہ یکتا ہی اور اوسکی سب سے سوا شان ہی حاصل کلام وہ مقبول بارگاہ الٰہی مورد الوار نامتناہی
شیر نیستان کمال مرد میدان جمال خورشید افلاک کرامت گوہر دریای ولایت گل سرسبد
گلشن شریعت بہار بیخزان گلستان طریقت میوۂ اشجار بستان معرفت فی اللہ نعمت خوان

حقیقت افضل اتقیای عظام اصلح اولیای کرام فیض بخش زمانہ مرشد یگانہ ہادی روزگار مظہر
پروردگار خلاصۂ خاندان مصطفوی نقاوۂ دودمان مرتضوی مقتدای ارباب ہدایت پیشوای
اصحاب استقامت سید صحیح النسب عالی لقب والاحسب سلطان اقلیم فقر و توکل رونق دہیم صبر
و تحمل دلیل سبیل فلاح و رشاد رہبر طریق استقامت و سداد خلف رشید حسن مجتبیٰ نور دیدہ شہید کربلا
زندگی بخش دین متین سید المرسلین پشت و پناہ ہشت خاتم النبیین محی السنۃ قامع البدعۃ
قطب الاقطاب فرد الاحباب مظہر ولایت خاصۂ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
سید محی الدین عبد القادر جیلانی غوث اعظم قدس اللہ سرہ العزیز نے بلدۂ
گیلان میں کہ وہ بغداد شریف سے تین روز کی راہ ہے [illegible] اور اوسی شہر کو جیلان کہتے ہیں
اور بقول بعضون کے کسی قصبے میں علاقۂ شہر جیلان کے سنہ [illegible] چار سو اکہتر ہجری میں مہد
زمین کو اپنے مہر جمال جہان آرا سے رشک چرخ برین فرمایا نظم

پیدا ہوا وہ قطب زمان و زمانیان	پیدا ہوا وہ غوث جہان و جہانیان
پیدا ہوا وہ مظہر ذات و کمال حق	پیدا ہوا غریق بحارِ وصال حق
پیدا ہوا وہ خاص خدا مرد بے ریا	پیدا ہوا وہ آئینۂ ذات کبریا
پیدا ہوا نسیم گلِ روضۂ جمال	پیدا ہوا خمار مِل شیشۂ کمال
پیدا ہوا شمیم خیابان مکرمت	پیدا ہوا نسیم گلستان معرفت
پیدا ہوا سمای ہدایت کا مہر و ماہ	پیدا ہوا قلمروِ عرفان کا بادشاہ
پیدا ہوا شناورِ دریای علم دین	پیدا ہوا دلیل رہِ منزل الیقین
پیدا ہوا جناب محمدؐ کا نور عین	پیدا ہوا حسن کا جگر اور دل حسین
پیدا ہوا علی کا پسر شاہِ باوقار	پیدا ہوا بتول کا فرزند نامدار

پیدا ہوا خدا کی خدائی کا راز دار	پیدا ہوا تمام جہان کا مدار کار
پیدا ہوا مقرب درگاہ کبریا	پیدا ہوا خدا کا ولی مرشد ضیا

بعض روایت سے آپ کی ولادت سنہ چارسو ستر مین ہی اور اسیطرح مہینے مین بھی اختلاف واقع ہی بعض نے ماہ مبارک رمضان لکھا ہی اور بعض نے ماہ ربیع الآخر کہا ہی جیسے ولادت و وفات حضرت رسول الثقلین کی ربیع الاول مین ہی ویسا ہی وفات و ولادت جناب غوث الثقلین کی ربیع الآخر مین ہی آپ کی عمر شریف نود و یک سال کی تھی سن ولادت چارسو اکھتر اور تعداد عمر نود و یک سال ہو تو سال وفات پانسو باسٹھہ ہوتا ہی اگر سال ولادت چارسو ستر اور تعداد عمر نود و یک سال ہو تو سن وفات پانسو اکسٹھہ شمار کیا جاتا ہی بحساب ابجد کسی استاد نے قطعۂ تاریخ بہت خوب لکھا ہی کہ اوس سے سال ولادت اور تعداد عمر اور سنہ وفات ہویدا ہی قطعہ

محی الدین کہ انوار جمالش	ز عرش و کرسی از رتبا بہاہیست
تولد عاشق و کامل سنینش	وصالش دان ز معشوق الہیست

تنبیہ سال ولادت مین اختلاف کا سبب یہ ہی کہ عرب کی عادت کے موافق بعض نے کسرات کے مہینون کو ملا کر اکھتر کہا اور بعض نے اوسکو نکال کے ستر کہا نام نامی حضرت غوث الثقلین کا عبدالقادر اور کنیت ابو محمد اور لقب محی الدین ہی کسی دن چند حضار حضور اقدس نے آپ سے پوچھا کہ آپ کا لقب محی الدین کیونکر ہوا آپنے اونسے فرمایا کہ مین سفر سے جمعہ کے روز سنہ پانسو گیارہ ہجری مین پا برہنہ بغداد کو آرہا تھا ایک بیمار کو دیکھا کہ اوسکا رنگ متغیر اور جسم لاغر تھا مجکو دیکھکر کہا السلام علیک یا عبدالقادر مینے سلام کا جواب دیا اوس بیمار نے مجھے بلایا اور کہا کہ مجکو بٹھلا دیں مینے اوسکو بٹھلایا تو اوس بیمار کا جسم توانا اور صورت بہتر ہو گئی اور رنگ صاف نکلا مجکو اوسکے دیکھنے سے خوف ہوا

ہوا جب وسنے کہا آیا تو مجھے نہین جانتا مینے کہا نہین اوسنے کہا مین دین ہون پژمردہ ہوگیا تھا جس طور سے کہ تو نے مجھے دیکھا اب اللہ تعالی سنے تیری بدولت سے مجھے زندہ کیا تو محی الدین ہی مین اوسکو چھوڑکر مسجد جامع مین آیا وہان ایک شخص مجھہ سے ملکر میری نعلین روبرو رکھا اور کہا یا سید محی الدین جب نماز جمعہ سے فارغ ہوا لوگ میرے نزدیک ہجوم کیے اور ہاتھونکو بوسے دیے اور محی الدین کہنے لگے اوسکے آگے کوئی مجھے محی الدین نہین کہتا تھا

مؤلف ہی محی الدین کے باعث حیات دین آنحضرت		تعلق دین مین ایسا ہی جیسے جسم و جان کا

ریاض الحیات مین لکھا ہی کہ تولد کے وقت ولی الدین حضرت سے ملہم ہوے کہ اس لڑکے کا نام عبدالقادر رکھنا اصطلاح مین اولیا کے عبدالقادر ایک مرتبے کا نام ہی کہ وہ مرتبہ قدرت احیا اور اماتت کی بخشتا ہی اور وہ مرتبہ کمال اہل ولایت کا ہی حضرت حالت ولادت کے وقت اوس مرتبے پر تھے ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ حلیہ شریف شیخ ابو محمد عبداللہ انصاری سے منقول ہی کہ تھے حضرت غوث الثقلین نازک جسم میانہ قد سینہ وسیع اور کشادہ پیشانی ریش بہت گھنی گندم رنگ بھوین ملی ہوئین خوبصورت غزل

سنکے ای شیفتگان حسن کا چرچا اونکا	دل ہوا محو خیال رخ زیبا اونکا
بادۂ شوق کی مستی سے رہون مست مدام	دیکھتے ہی کہین مجکو یہ ہی شیدا اونکا
نازنین جسم کے اوصاف کہون کیا تم سے	تھا ڈھلا نور کے سانچے مین سراپا اونکا
جلوۂ طور نمایان تھا رخ روشن سے	تھا ہر اک جن و بشر محو تجلا اونکا
دیدے سے اوسکی میسر ہی صفا دست بدست	تھا عجب نام خدا نور کف پا اونکا
واہ کیا حسن ہی جو دیکھ کے غش ہوتا ہی	نیر چرخ برین روی دل آرا اونکا
تجھہ سے دن رات یہی آرزو ہی دکھلادے	رخ پر نور ضیا کو بھی خدایا اونکا

محبوب المعانی مین منقول ہی کہ آپ کی شب ولادت گیلانمین کوئی لڑکی پیدا نہوئی مگر لڑکا اور تمام زمین پر گیارہ سو گیارہ خاصان خدا پیدا ہوئے اور وہ سب صاحب خدمات و صاحب کمالات اولیا ہوئے مولف

طفیل ان اولیا کے یا الٰہی	مٹا دل سے گناہون کی سیاہی
مرے دلمین فقط تیری ہوس ہی	عبث ہی ماسوا تو ایک بس ہی

چوتھا مقام بیان مین احوال طفلی کے

فتوحات مکیہ مین لکھا ہی کہ جب ام الخیر فاطمہ ثانی والدہ ماجدہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ چھینکتین اور الحمد للہ کہتین تب وہ خاتون قیامت کے نور نظر علی مرتضی کے لخت جگر موافق اس قول کے السعید من سعد فی البطن امہ شکم مادر سے جواب مین یرحمک اللہ آواز بلند فرماتے تھے اہل مجلس حضرت فاطمہ ثانی سن پاتے یہ اوس ولی ازلی کی اول خرق عادت ہی نادر کرامت ہی قطعہ

ہر کرا عاقبت بود محمود	ہم ورا دل براہ صدق و صفا ست
راست گفتند این مثل مردم	خوبی میوہ از گلش پیدا ست

ریاض الحیات مین شیخ ابو سعید بن عبد اللہ سلیمان ہاشمی جیلی سے منقول ہی کہ ام الخیر فاطمہ ثانی بارہا فرماتی تھین جب میرا فرزند ارجمند پیدا ہوا تو ماہ مبارک رمضان شریف مین کبھی دودھ نہ پیا ایک بار رویت ہلال رمضان شریف مین شبہہ ہوا اہل شہر نے مجھسے پوچھا کہ رویت مین آپ کا کیا ارشاد ہی مینے جواب دیا کہ میرے فرزند سعادت مند نے آج صبح سے دودھ نہین پیا ہی یہ دن ماہ رمضان کا ہوگا اتنے مین رویت ہلال کی گواہی آئی غرض یہ بھی اوس شیر خوار نے اپنی کرامت دکھلائی مولف

طفلی مین دیکھو حرمت ماہ صیام سے	دن بھر کیا جناب نے پرہیز شیر کا

شیخ عبد الرزاق فرزند حضرت غوث الآفاق فرماتے ہین کہ حضرت عالی منزلت فرماتے تھے مین جب ایام طفلی مین ہمراہ اطفال کے کھیل کا ارادہ کرتا تو بارگاہ الٰہی سے یہ ندا آتی الیَّ یا مبارک یعنی آ میری طرف ای مبارک فرد

سوی من آکہ ترا یار وفادارمنم		چند سوی دگران میروی ای راحت جان

اس آواز کے خوف سے مین مانند عادت اطفال کے بھاگتا اور اپنے کو کنار مادر مین پوشیدہ کرتا تا اب وہ آواز خلوت خاص مین آتی ہی یہ بھی حضرت شیخ عبد الرزاق سے مروی ہی کہ مینے جناب غوثیت مآب سے پوچھا کہ آپ نے اپنے کو خدا کا ولی کب سے جانا ارشاد ہوا کہ مین دس برس کی عمر مین مکتب کو جاتا تھا میرے اطراف ایک جوق تھا فرشتون کا جب مکتب کو پوہنچا تو فرشتونکی آواز کو سنا کہتے ہین افسحوا لولی اللہ یعنی جا دو اللہ کے ولی کو اوسوقت ایک شخص اجنبی کو دیکھا آواز فرشتونکی سنکر ایک مکتب کے لڑکے سے پوچھا یہ کس کا لڑکا ہی اوس نے کہا ابو صالح کا اوس شخص نے کہا سیکون لہ شان عظیم یعطی فلا یمنع ویمکن فلا یحجب ویقرب فلا یمکر قریب ہی کہ ہو گی اوسکے لیے شان عظیم یہ وہ شخص ہی کہ دینگے اوسکو بغیر منع کے یعنی ایسا قرب حاصل ہوگا کہ اوس سے باز نرکھا جائے گا اور تمکین بخشینگے بغیر حجاب کے اور قرب دیا جائیگا بغیر مکر کے نظم

این جوان را عاقبت شان عظیم		گفت سے باشد بالطاف کریم
کس نباشد ہیچ ظل و احتجاب		باشدش تمکین علے وجہ الصواب
قرب ہا یابد بدان ممکور نے		وصل حق باشد و مہجور نے

بعد چالیس سال کے مین نے پہچانا کہ وہ شخص ابدال وقت سے تھا خلاصۃ الاخبار مین لکھا ہی کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کنار دایہ سے یا گہوارے سے اکثر اوقات

حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ کا احوال

غایب ہو جاتے دایہ بہت مضطرب ہوتی بعد تھوڑی مدت کے پھر آتے جب آپکا آفتاب
ہدایت تابان اور ماہتاب کرامت درخشان ہوا تو دایہ نے پوچھا ای میرے محبوب وہ حالت
ایام طفلی کی کیا تھی آپنے فرمایا کہ مین واسطے ملاقات مردان غیب کے جاتا تھا قاضی القضات
ابی نصر بن شیخ عبد الرزاق بن شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہم سے مروی ہی کہ جسوقت
جناب غوثیت مآب سلطان الاولیا برہان الاتقیا تولد ہوے تو سن شریف والدہ ماجدہ
آنجناب کا ساٹھہ برس کا تھا کہ وہ ایام ناامیدی حمل و ولادت کے ہین مگر یہ سب
کرشمے اوس مرد میدان ولایت کے ہین **قطعہ**

بر زمینی کہ خضر سان روی ای آب حیات	گر ہمہ سنگ بود سبزہ تر بر گیرد
نخل خشکی کہ بزیرش نفسی بنشینی	سبز و خرم شود و بار ز سر بر گیرد

ریاض الحیات مین مرقوم ہی کہ ایک روز والدہ مشفقہ غوث الثقلین ایام خرد سالی
مین کسی سبب سے اوپر خفا ہوئین آپنے مادر مشفقہ سے عرض کی کہ آپ آج مجھپر بہت خفا ہین
کچھہ محبت کی نظر نہین اور مینے کسی وقت آپکے ستر کو نگاہ رکھا تھا اوسکی خبر نہین والدہ ماجدہ نے
فرمایا ای میرے فرزند ارجمند ای میرے نور نظر لخت جگر وہ کون سا دن تھا کہنا مجھے یاد نہین
یاد دلانا آپنے عرض کی ای مادر مہربان اوس روز جو ایک گدای بیحیا کو شیر نے کھایا تھا سو وہ
شیر یہ تیرا بیٹا تھا اوسکا قصہ یہ ہی کہ حضرت کی والدہ بزرگوار کسی سائل کو اپنے باب فیض مآب سے
محروم نہ پھیرتین جو حاضر ہوا دلوتین ایک روز ایک گدا نے سوال کیا اوسوقت مکان مین
کوئی حاضر نہ تھا اس لیے وہ گوہر دریای عصمت نیر افلاک عفت مریم زمانی فاطمہ ثانی کوئی چیز
سائل کے لیے لیکر دروازے کی آڑ سے اوسکو دیتی تھین اوس گدای بیحیا نے
دست مبارک دیکھکر چاہا کہ دروازے مین تھاؤن آپنے وہان سے صحن مکان مین

تشریف لائین پھر اون بیچیا نے چاہا کہ صحن مین آوے آپ وہان سے حجرہ مین آئین اوس ایام مین جناب غوثیت مآب رحم والدہ ماجدہ مین تھے جب گدای بیچیا صحن مین آیا تو ایک شیر نے حجرے سے نکلکر اوس بیچیا کو کھایا اوسکے کردار کی سزا کو پونہچایا اوسی کتاب مین شیخ عبدالصمد محمد فارسی سے منقول ہی کہ جب حضرت غوث الثقلین قطب الدارین خدمت اہل اللہ سے فائدہ حاصل کرنے کو جیلان سے بغداد مین تشریف فرما ہوے تو مین ایک وقت حضرت کی خدمت فیضدرجت مین حاضر تھا ایک سائل نے سوال کیا کہ یا حضرت آپکا کام کس چیز پر ثبات وقیام پایا حضرت نے فرمایا صدق پر کہ ہرگز مین جھوٹ نہین بولا نہ اسوقت مین نہ عہد طفلی مین اور فرمایا کہ مین یکوقت ایام طفلی مین عرفے کے دن اپنے شہر کے باہر صحرا کی جانب نکلا ایک گای کے پیچھے اوسکے پکڑنے کو دوڑا وہ گای نے میری طرف رخ کی اور کہی یا عبدالقادر ما لہذا خلقت وما بہذا امرت ای عبدالقادر نہ تو اسواسطے پیدا کیا گیا اور نہ واسطے اس کام کے امر کیا گیا مین تنہا مکان کو آیا اور بالای بام گیا دیکھا تمام مخلوق عرفات پر کھڑی ہوئی نظر پڑی وہان سے خدمت مین والدہ بزرگوار کے آیا اور معروضہ کیا کہ مجھے خدا کو سونپ دو اور اجازت سے سرفراز کرو تا بغداد کو جاؤن اور تحصیل علم مین دل لگاؤن اور زیارت صلحا کرون خدا کی یاد مین مشغول رہون مجھ سے پوچھین کہ کیا سبب ہی مینے تمام احوال معروض کیا آبدیدہ ہوئین اور معروضہ پذیرا فرمائین اتنی دینار جو میراث پدری سے رہے تھے اونمین سے چالیس میرے بھائی کو دین اور چالیس زیر بغل میرے پیرہن مین سیکر مجھے عنایت فرمائین اور رخصت سرفراز کرکے عہد لین کہ کسی حال مین جھوٹ نکہو اور باہر آکر مجھے رخصت کین مین قافلے کے ہمراہ جانب بغداد روانہ ہوا جب شہر ہمدان سے گذرا تو ساٹھہ سوار کا ایک پیدا ہوے

اور قافلے کو گھیر لیا مجھ سے کوئی متعرض نہوا ایک نے اونمین سے کہا کہ ای فقیر تیرے پاس کیا ہی
مینے کہا چالیس دینار ہین اوسنے پوچھا کہان ہین جواب دیا میری دلق مین زیر بغل سیے ہوے
ہین اوسنے سمجھا کہ تمسخر کرتا ہی مجھے چھوڑا اور چلا گیا دوسرے نے اونمین سے ویسا ہی پوچھا
ویسا ہی جواب سنا اونھون نے اپنے قافلے مین جاکر سالار قافلے سے یہ کیفیت عرض کی اوسنے
کہا اوس فقیر کو یہان لے آؤ مجھے وہان لے گئے وہ تمام ایک بلندی پر بیٹھے تھے اور مال
تقسیم ہور ہا تھا اونکے سردار نے مجھ سے کہا تیرے پاس کیا ہی مینے اوسی طرح کہا کہ چالیس
دینار ہین دلق مین سیے ہوے بولا اس دلق کو کھولو جب کھولی تو چالیس دینار نکلے اوس نے
کہا ای فقیر کس سبب سے تو نے اعتراف کیا مینے کہا کہ میری والدہ ماجدہ نے
مجھ سے عہد لیا ہی کہ کسی حال مین جھوٹھ نکہ بس مین اوس عہد سے نہین گذرتا ہون اور خیانت
نہین کرتا ہون اون چورون کے سردار نے جب یہ حال سنا رو دیا اور کہا کہ مینے کتنے سال سے
اپنے پروردگار کے عہد مین خیانت کی ہی اور کرتا ہون اب اوس سے باز رہا بس اوسی وقت میرے
ہاتھ پر توبہ کی اوسکے یارون نے کہا کہ تو طریق دزدی مین بھی ہمارا سردار اور مقدم تھا اب
طریق توبہ مین بھی تو مقدم رہ سبھون نے توبہ کی اور تمام مال قافلے کا واپس دیا اول جنھون نے
میرے ہاتھ پر توبہ کی وہ یہی چور تھے الصدق ینجے والکذب یہلک نظم

نازم بقدرتت کہ بتقدیر کار ہا	برہم زنے معاملۂ روزگار ہا
از دامن شفق بدر آری چو آفتاب	عالم شود منور و ظلمت و شتاب

بحر السرائر قادریہ مین سید سعد اللہ نقل کرتے ہین کہ نام چورون کے سردار کا احمد بدوی
تھا جب وہ تائب ہوا تو حضرت کو اپنے مکان مین لایا سعادت اور مرتبہ خدمت گزاری کا
پایا اپنی دختر حضرت کے تسلیم کی اور وہ حضرت کی جناب مین مقبول ہوئی بعد اوسکے جناب

قطب الاقطاب بغداد کیطرف روانہ ہوئے اوس قریہ مطہرہ کو وہین چھوڑ دیا جب بغداد مین
بتحصیل علوم اور مجاہدہ وغیرہ کے اپنا رہنا قرار دیا تو اوس قریہ مطہرہ کو بلوالیا اعجاز غوثیہ
مین لکھا ہی کہ جناب غوث الثقلین ایک روز ایام طفلی مین دایہ کی گود مین آرام کرتے تھے
یک بیک آغوش محبت جوش دایہ سے پرواز کرکے ہمسر خورشید منور کے ہوئے اور وہان
اونکے جسم کو ایک حرکت مانند سیماب کے تھی یہ ماجرای عجیب دایہ غریب دیکھکر نہایت حیران و پریشان
آسمان کی جانب نگران تھی اتنے مین حضرت رفیع المنزلت بخیریت دایہ کی گود مین آئے
دایہ نے اس بات کو اپنے دل ہی مین رکھا کسی سے ظاہر نہ کیا جب آپ بعد سن بلوغ کے
شہر بغداد مین رونق افروز مسند ہدایت وارشاد ہوئے تو اوس دایہ سعادت پایہ نے یکبارگی
آپ کی زیارت کو گیلان سے بغداد مین آکر ایکروز تنہائی مین عرض کی کہ ای خورشید افلاک
ولایت ای ماہ بروج کرامت ای گل سبز گلشن معرفت ای نونہال گلستان حقیقت ای
معدن ہدایت وارشاد ای ولی مادرزاد طفلی مین ایکدن آپنے میری گود سے پرواز
کرکے نور رخسار عالمتاب سے آفتاب کو شرمندہ کیا تھا ویسی حالت اس وقت مین بھی کبھی ہوئی ہی
آپ نے کہا ای مادر مہربان ای دایہ رازدان الحمد للہ والمنۃ عنایت و رحمت حق تعالی کی
اب مجھپر اوس سے سوحصے زیادہ ہی مگر اوسکا سبب یہ ہی کہ مین اوس عالم طفلی مین بمقتضای
سن متحمل اوسکی تجلیون کا نہوسکتا تھا اور سیماب وار بیقرار ہوجاتا تھا اب خدای عزوجل نے
مجھے وہ ظرف عالی بخشا ہی کہ ویسی ہزارہا تجلیان مجھمین سما جاتی ہین اور مجکو اپنی جگہ سے نہین ہلاتین

رباعی رفت آنکہ بیک جام می از دست شدم	از نرگس مخمور بتان پست شدم
خود بادہ شدم بادہ کرا مست کند	کی مست شوم چون ز لبت مست شدم
مؤلف غریق بحر عصیان غلام آلہی	فتادہ کشتی دل قدح باہی

الٰہی از طفیل غوث اعظم	الٰہی از طفیل قطب عالم
رہائی دہ ز دریای معاصی	بکن لطف و کرم بر حال عاصی
شود نوع دگر حال دل من	مثال داستان مرد رہزن
کند از تو دعا این بے پر و بال	بود با خیر یارب آخر حال

پانچوان مقام بیان مین سیرت اور معاش اور لباس اور خرقہ خلافت کے

نثر الجواہر مین مذکور ہی کہ ہیبت حضرت غوث الثقلین محبوب الدارین کی لوگون کے دلون مین نہایت تھی جب کوئی پیش نظر آتا تو ہیبت سے لرز جاتا حضرت اگر کچھ فرماتے تو لوگ بہت جلد بجا لاتے نہایت مطیع فرمان بردار منقاد و جان نثار رہتے روایت ہی شیخ ابی المظفر منصور بن مبارک سے کہا اونسے کہ نہین دیکھا میری آنکھ نے کسی کو خوش اخلاق کشادہ دل بزرگ ذات وعدہ وفا نباہنے والا محبت کا زیادہ حضرت محبوب سبحانی سے باوجود جلالت قدر اور علو منزلت کے چھوٹون کی تعظیم کرتے اور بڑون کی تکریم سلام مین سبقت کرتے اور ضعیفون پر شفقت اور اونکے ہمنشین رہتے ہمیشہ آپ نے فقرا سے فروتنی کی اور امرا کو تعظیم نہ دی کبھی کسی امیر کے در پر نگئے اور وزیر کے گھر تشریف فرما نہوے اور تھے حضرت غوث الثقلین خائف خدا سریع البکا مقبول الدعوت کثیر الہیبت کریم الاخلاق پاک اصل بدگوئی سے دور صاحب وصل اور اگر کوئی خدای تعالی کا گناہ کرتا تو اوس سے ناخوش ہوتے اور اپنی ذات کے لیے غصہ نکرتے اور بدلے سے ہاتھ دھوتے سائل کو کبھی محروم نکرتے اگرچہ تن پر کا کپڑا مانگے تو بھی دینے سے نگذرتے اور تھی توفیق الٰہی اونکی پیش رو اور تائید ربانی بازو اور علم اونکا مذہب اور قرب الٰہی مودب معرفت اونکی پناہ اور محاضرہ اونکا ذخیرہ اور انس اونکا ندیم اور خطاب الٰہی اونکا مشیر اور لحظہ اونکا سفیر

بسطہ اونکی نسیم فتح اونکی بضاعت ہستی اونکا علم اور حکمت اونکی مناعت فکر اونکی ہمیر ذکر الٰہی اونکا
وزیر مکاشفہ اونکی غذا اور مشاہدہ اونکی شفا آداب شریعت اونکا ظاہر اوصاف حقیقت اونکی
سرائر اور شیخ ابو الحسن روایت کرتے ہین شیخ ابو القاسم سے کہ تھے حضرت پیر دستگیر نہایت
خوش اخلاق اور پاک اوصاف اور نفس بھوکھا ہاتھہ سخی اور ہر شب دسترخوان چنواتے اور مہمانون
کے ساتھہ کھاتے اور ضعیفون کے ہمراہ بیٹھتے اور طالب علمون کی جسارت پر صبر کرتے
اور حضرت کی خدمت مین رہنے والا یہ سمجھتا کہ مجھہ سے زیادہ کوئی حضور اقدس مین پیش نہین
یعنی یہ جانتا کہ مجھہ سے اور کسی پر عنایت بیش نہین اور حضرت کے دوستون سے کوئی نہین آتا
تو اوسکا حال دریافت فرماتے اور اوسکے مکان کا حال پوچھتے اور دوستی کو بہت نباہتے
اور تقصیرین معاف فرماتے اور جو کوئی قسم کھاتا تو اوسکی تصدیق کرتے اور اوسکے
باطن پر باوجود مطلع ہونے کے اوس کے چھپاتے اور اونکی مانند حیا والا کوئی نظر نہین آیا
راوی کہتا ہی کہ جب شیخ ابو القاسم حضرت کا ذکر کرتے تو یہ دو بیتین پڑھتے شعر

الحمد للہ انی فی جوار فتی	حامی الحقیقۃ نفاع و ضرار
لا یرفع الطرف الا عند مکرمۃ	من الحیاء و لا یغضی الی عار

یعنی حمد ہی خدای تعالی کی کہ مقر مین ہمسایے مین اوس جوان کے ہون جو حمایت
کرتا ہی حقیقت کی اور بہت نفع دینے والا اور بہت ضرر پونہچانے والا ہی اور نہین اوٹھاتا ہی
آنکھہ بسبب حیا کے مگر بخشش کے وقت اور نہین پہونچتا ہی کسی کے ننگ و عار پر
اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ یکبار جناب والا تبار بعد اپنی شہرت کے بغداد سے بارادہ
حج بیت اللہ تشریف فرما ہوے جب حلہ کو پہونچے اور وہ ایک موضع ہی قریب بغداد کے
فرمایا یہان ایک مکان دیکھو کہ فقیر اور بیکس اور گمنام زیادہ اوس سے کوئی نہو وے

تناؤ میں جاؤ تریں ہر چند اکابر اور رؤسا نے اوس موضع کے مکان عالیشان حضرت کے واسطے
مہیا کرکے تشریف فرمائی کی التماس کی قبول نہوئی بعد تلاش بسیار ایک مکان ملا کہ اوسمین ایک بوڑھا
اور بوڑھی اور ایک لڑکی یہ لوگ رہتے تھے حضرت اوس بوڑھے سے اجازت لیکر اوس مکان
مین تشریف فرما ہوئے ہدیے اور نذر قسم اجناس و حیوانات و نقود سے فراہم کیے گئے
آپ نے فرمایا جو میرا حق اس باب مین ہی اوس سے مین درگذرا اور اس بوڑھے کو دیا حاضران
حضور بھی بموافقت حضرت والا ہمت کے اپنے حق سے درگذرے اور تمام مال و اسباب اوس
بوڑھے کو تسلیم کیا حق تعالی نے اوس بوڑھے کو بسبب برکت قدم فیض التزام حضرت
رفیع المنزلت کے ایسی غنا اور مکنت عنایت کی کہ کسی کو اوس موضع مین نتھی ریاض الحیات
مین عبد اللہ بن ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہی کہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا جب میرے گھر مین فرزند تولد ہوتا ہی تو مین اوسے ہاتھ مین لیتا ہون او کہتا ہون
کہ یہ میت ہی اسکو اپنے دل سے خارج کرتا ہون جب وہ جہان سے سفر کرتا تو میرے
دل مین موت کا صدمہ نہین اثر کرتا راوی کہتا ہی کہ جب دختر یا فرزند حضرت کا وفات پاتا
تو دل مین کچھ خیال نلاتے منبر پہ آتے اور وعظ فرماتے جب غسل اور تکفین سے فارغ
ہوکر میت کو مجلس مین لاتے تو حضرت نماز جنازہ سے فارغ ہوکر منبر پر رونق افزا ہوتے
اور وعظ کرتے نثر الجواہر مین لکھا ہی حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا
کہ مجھے ابتدا بغداد مین بیس دن تک کچھ قوت نملا پس مین قصر کسروی کے ویرانے
کیطرف چلا گیا تا وہان کچھ چیز پاؤن دیکھتا کیا ہون کہ وہان ستر ولی اللہ قوت ڈھونڈھتے
ہین دل مین کہا انکی تلاش کے حائل ہونا مروت سے بہت بعید ہی و ایسا ہی بغداد کو
پھر گیا ایک میرا دوست وہان ملا اور ایک ٹکڑا سونے کا مجھے دیا جسکو میری والدہ نے

بھیجا تھا میننے اوسمین سے ذرا ٹکڑا توڑ کر اپنے لیے رکھا باقی لیکر جلد کسری
کے محل کیطرف گیا اور اون ستر آدمی پر تقسیم کیا بیت

نیم نانی گر خورد مرد خدای	بذل درویشان کند نیم دگر

اونھون نے کہا کہ یہ کیا ہی مینے کہا یہ میری والدۂ بزرگوار کے پاس سے آیا ہی تمکو ندے
تنہا کھانا بہتر نجانا پھر مین بغداد کو آیا اور اوس ٹکرٹے کا طعام منگوایا اور فقرا کو بلا کے
اونکے ہمراہ کھایا غرض شام تک سب صرف ہوا کچھہ نہ رہا اوسی کتاب مین مرقوم ہی کہ جب کوئی
شخص حضرت کے پاس پیسے لاتا تو اوسکو فرماتے کہ نیچے مصلے کے رکھہ دے اور
اون پیسون کو اپنے دست پاک سے نہ اوٹھاتے جب کوئی خادم آتا تو فرماتے کہ وہ
پیسے لے نان پزیا بقال کو دے اور اوس سے روٹی خرید لا حضرت کا غلام مظفر نام
ایک طبق بھر کے روٹی خرید لیتا اور دروازے پر کھڑے رہکے فقرا کو دیتا اور خلیفہ کے
پاس سے حضرت کے لیے خلعت لاتے تو فرماتے ابو الفتح آرد فروش کو دو اوسکے
یہان سے فقرا اور مہمانون کے لیے آٹا خرید و اور ایک قطعہ زمین کا حضرت نے وجہ
حلال سے خرید کیا تھا اور اوسکو بعضے دہقان جو خادم تھے اونکے ذمے کر دیا تھا وہ لوگ
ہر سال اوس زمین مین کاشتکاری کرتے اور اوس غلّے سے ہر روز چار پانچ روٹیان شام کے وقت
حضرت کے روبرو لاکر دھرتے حضرت اوس مین سے ایک ایک ٹکڑا مجلس والون پر
تقسیم کر دیتے اور باقی اپنے لیے رکھہ لیتے اور جب کوئی حضرت کے واسطے ہدیہ لاتا
تو لیتے اور تمام اہل محفل کو دیتے ہدیہ قبول کرتے اور اوسکے بدلے سے نگذرتے
نذر قبول فرماتے اور اوسمین سے کچھہ کھاتے روایت ہی شیخ ابی بکر عبد الرزاق وغیرہ
سے فرمایا اونھون نے کہ حضرت پیر دستگیر لباس علمانہ پہنتے تھے اور سر پر طیلسان

ڈالتے اور خچر پر سوار ہوتے لوگ روبرو جناب اقدس کے غاشیہ بردار ہوتے اور بلند کرسی پر وعظ فرماتے اور لوگ حضرت کا فرمان بجان و دل بجالاتے اور کلام مین حضرت کے سرعت قبولیت تھی اگر کوئی سخت دل اونکو دیکھتا تو عاجز ہو جاتا اور جو حضرت کو دیکھتا تو گویا تمام خلقت کو دیکھ پاتا اور جب جامع مسجد کو جاتے تو لوگ رستے مین کھڑے ہو کر اپنی حاجتین طلب کرتے مولف

ترے دلبر کے صدقے سے آلہی		مری بھی ہو وے سب حاجت روائی
محبت سے دے مجھے غوث زمان کی		نہو الفت کبھی دل مین جہان کی

ایک روز حضرت نے مسجد مین چھینکا اور الحمد للہ فرمایا اوسکے جواب مین خلقت کے یرحمک اللہ کہنے سے آوازہ بہت بلند ہوا اوسوقت کا بادشاہ مستنجد باللہ مسجد کے مقصورے مین بیٹھا تھا لوگون سے پوچھا یہ کیا آواز ہی عرض کی کہ شیخ عبد القادر کی چھینک کا جواب ہی بادشاہ سنکر دنگ رہ گیا روایت ہی شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم عبدان قرشی بغدادی بزاز نے کہا اونسے کہ حضرت محی الدین جیلانی رضی اللہ عنہ سر پر طیلسان ڈالے رہتے اور لباس عالمانہ بیش قیمت پہنتے ایک بار سنہ ۵۵۸ پانسو اٹھاون ہجری مین حضرت کا خادم میرے پاس آیا کچھ پیسے لایا اور کہا مجھے ایسا کپڑا دے کہ جسکے ایک گز کی ایک دینار قیمت ہو اور ایک جبہ ہو کم و زیادہ نہو مینے اوسکو ویساہی کپڑا دیکر پوچھا کہ یہ کسکے لیے ہی اوسنے کہا میرے پیر و مرشد حضرت شیخ الشیوخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے واسطے ہی اوسوقت میرے دل مین یہ خیال گذرا کہ حضرت نے خلیفہ کے لیے لباس باقی نہین رکھا ہنوز یہ خطرہ دل مین تمام نہوا تھا کہ میرے پاؤن مین ایک مینخ چبھی اوسکے درد کی شدت سے موت نظر آنے لگی خلقت اوسکے نکالنے کو میرے پاس جمع ہوئی مگر کسی کی طاقت اور ہمت نہ بڑھی مین اونسے بولا مجھے حضرت کے حضور مین لے چلو وہان سے مجھکو اوٹھایا اور حضرت کے حضور مین لائے ارشاد ہوا ای ابو الفضل تو

سپ اپنے دل مین مجھپر اعتراض کرتا ہی قسم ہی عزت معبود کی مین نے اس کپڑے کو نہین پہنا جب تک مجھے نہین کہا گیا کہ قسم ہی میرے حق کی جو تجھپر ہی مین ایسا پیرہن کہ ایک گز اوسکا ایک دینار قیمت کا ہو ای ابو الفضل یہ ہمارا کفن ہی اور میت کو کفن بہتر پہناتے ہین میت کا کفن ایک موت کے بعد ہوتا ہی اور ہمکو یہ کفن ہزار موت سے کے بعد ملا ہی **مؤلف**

زندگی مین یا خدا مجھکو بھی ایسی موت دے		گر نہو وہ موت تو یہ زندگی بس ہیچ ہی

پھر حضرت پیر دستگیر نے اپنا دست مبارک میرے پاؤن پر پھیرا فی الفور میخ پاؤن سے غائب ہوئی اور مین اچھا ہوا قسم خدا کی کچھہ معلوم نہوا کہ وہ میخ کہان سے آئی تھی اور کدھر کو گئی اور وہانسے پیادہ چلا آیا حضرت نے فرمایا اوسنے جو مجھپر اعتراض کیا تھا سو وہ میخ کی صورت پر ظاہر ہوا **قطعہ**

ای سرتا ناخن بایت ہمہ حسن ملیح با چنین خوبے اگر بر تو سخن گیرد کسی		در شباہت ہمچو یوسف در تکلم چون مسیح آن سخن مسمار گردد اندران چشم قبیح

نفحات الانس مین لکھا ہی کہ فرمایا حضرت غوث الثقلین نے مین گیارہ سال ایک برج مین بیٹھا تھا اور خدای تعالی سے عہد کیا تھا کہ نہ کھاؤنگا جب تک نکلا وین نہ پیونگا جب تک نہ پلا وین ایکبار چالیس روز کچھہ نکھایا تھا بعد چالیس دن کے ایک شخص آیا اور کچھہ طعام لایا اور رکھا اور چلا گیا قریب تھا کہ نفس میرا از بس گرسنگی سے طعام پر گرے کہا قسم ہی اللہ کی جو عہد کہ خدای تعالی سے باندھا ہون اوس سے نہ پھرونگا سنا مینے کہ باطن سے میرے کوئی شخص فریاد کرتا ہی اور بآواز بلند الجوع الجوع کہتا ہی ناگاہ شیخ ابو سعید مخزومی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہوے اور وہ آواز سنی اور کہا ای عبد القادر یہ کیا ہی مینے عرض کی یہ قلق و اضطراب نفس کا ہی مگر روح برقرار ہی مشاہدۂ خدای تعالی سے سرشار ہی شیخ نے فرمایا میرے مکان کو آ مین نہ گیا اور دل مین کہا باہر نجاؤنگا یک بیک

جناب ابوالعباس خضر علیہ السلام آئے اور کہا کہ اوٹھ ابوسعید کی خدمت مین جا گیا اور دیکھا کہ شیخ ابوسعید اپنے مکان کے دروازے پر کھڑے ہوے میرا انتظار کرتے ہین فرمایا کہ ای عبدالقادر مین جو تجھے کہا سو بس تھا جو خضر علیہ السلام کو کہنا پڑا پھر مجھے مکان مین لے گئے اور طعام مہیا کیا لقمہ لقمہ میرے دہن مین رکھا یہان تک کہ مین سیر ہوا بعد ازان مجھے خرقہ پہنایا اور مینے اونکی صحبت با برکت کو لازم کر لیا شیخ ابوسعید مبارک بن علی المخزومی کو خرقہ سرفراز ہوا شیخ ابوالحسن علی بن محمد بن یوسف قرشی ہنکاری سے اور اونکو شیخ ابوالفرح طرطوسی سے اور اونکو شیخ ابوالفضل عبدالواحد بن عبدالعزیز سے اور اونکو شیخ ابوبکر شبلی قدس اللہ تعالی ارواحہم سے مؤلف

کن عطا یارب برای بوسعید	بر نکو اعمال توفیق مزید
یا الٰہی کن برای بوالحسن	محو دیدار جمالت جان من
پھر شیخ بوالفرح سلطان دین	ده نصیب دولت حق الیقین
از پی بوالفضل یکتای زمان	کن مرا آزاد از ہر دو جہان
از پی شبلی وحید روزگار	فضل کن بر حال من ای کردگار

چھٹا مقام بیان مین قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے

نفحات الانس مین مذکور ہی کہ صاحب معارف و اسرار قدوہ مشایخ کبار زبدہ افراد شیخ حماد رضی اللہ عنہ ایک مشایخون سے حضرت محی الدین عبدالقادر جیلانی کے تھے حضرت عالم شباب مین خدمت فیض اکتساب مین شیخ کے حاضر رہتے ایک دن باادب تمام حضرت غوث انام صحبت مین شیخ کی بیٹھے تھے جب وہان سے اوٹھکر باہر گئے تو شیخ نے فرمایا اس عجمی کا ایسا قدم ہی کہ اوسکے وقت مین گردن پر تمام اولیاء اللہ کے ہوگا اور مامور ہوگا

اس امر کا کہ یہ قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اور یہ کلام کہیگا اور تمام اولیا اللہ گردنیں رکھین گے نثر الجواہر مین روایت ہی شیخ ابو الحسن علی بن عبد اللہ ہبری بغدادی سے کہا اونسے کہ مین سنہ ۶۳۲ چھہ سو تیس ہجری مین بغداد کو آیا اور ایک مجلس مین حاضر ہوا وہان بغداد کے سب مشائخ جمع تھے اونمین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا سوا اوسکا بیان درمیان آیا شیخ خلیل بن ابو العباس احمد صرصری نے فرمایا سنہ ۵۷۹ پانسو اناسی ہجری مین مینے شیخ ابو مسعود کی ملاقات کی اور اس قول صادر ہونے کا سبب پوچھا شیخ نے کہا مین اوسوقت حاضر تھا اور یہ قول حضرت کے ولولۂ باطن سے زبان پر آیا وہان اوسوقت کے اعیان مشائخ سے پچاس آدمی حاضر تھے اون سبھون نے اپنی گردنین جھکائین اور عاجزی کی نشانیان اونپر ظاہر آئین اور جب آپ نے یہ قول فرمایا خدای تعالی نے آپ کے دل پر ایک تجلی کی اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے خلعت ہاتھون پر ایک جماعت ملائکہ مقربین کے سرفراز ہوا اور آپ نے اوس خلعت کو روبرو اولیای متقدمین اور متاخرین کے پہنا اور مجلس مین تمام اولیاء اللہ احیا باجساد اور اموات بارواح حاضر تھے اور فرشتے اور رجال الغیب مجلس کے اطراف ہوا مین صفین باندھے ہوے کھڑے تھے بہت کثرت سے کہ بسبب اونکے افق نظر نہین آتی تھی روی زمین پر کوئی ولی باقی نہ رہا مگر اپنی گردن کو جھکا دیا بعضون نے کہا ہی کہ ایک شخص نے عجم مین تواضع نہ کی فوراً جو اوسکا حال تھا وہ جاتا رہا جیسا شیطان ملعون آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کر کے اپنا سب کمال کھو دیا اور مستحق لعنت کا ہوا اور روایت ہی شیخ خلیفہ سے یہ شیخ بزرگوار عالی وقار حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کرتے تھے کہتے ہین

ایک بار مین دیدار رسول مختار سے سرفراز ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ شیخ محی الدین عبدالقادر نے
قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہی حضرت نے فرمایا عبدالقادر نے راست کہا اور کیون نہ کہے گا
وہ قطب ہی اور مین اوسکی رعایت کرتا ہون روایت ہی شیخ ابوالبرکات بن صخری سے
کہا اونھون نے کہ مینے اپنے چچا شیخ عدی بن مسافر اموی سے پوچھا کہ شیخ محی الدین
رضی اللہ عنہ کے سوا بھی دوسرے کسی نے اگلے مشایخون سے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہی
اونھون نے کہا نہین مینے اونسے اسکا سبب پوچھا کہا یہ کلمہ خبر دیتا ہی اونکے مقام فردیت کی
پھر مینے کہا کہ ہر وقت مین کیا ایک فرد ہوتا ہی فرمایا ہوتا ہی مگر سوای حضرت غوث الثقلین کے
کسی فرد کو یہ کہنے کا حکم نہوا پھر مین بولا آیا حضرت کو یہ کہنے کا حکم ہوا تھا فرمایا تمام اولیا اللہ نے
اپنی گردنون کو نہین رکھا مگر امر آلہی سے جس طرح ملائکہ نے سوای حکم خدا کے آدم علیہ السلام
کو سجدہ نہین کیا روایت ہی شیخ ابوالحسن سے کہا اونھون نے کہ ایک شخص نے ابوسعد
قیلوی سے پوچھا شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ نے جو قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہا ہی
کیا اونکو حکم آلہی تھا شیخ نے کہا اسمین کچھ شک نہین کہنا اونکا امر آلہی سے تھا کیونکہ وہ کلمہ
نشان قطبیت کا ہی ہر زمانے مین ایک قطب رہتا ہی مگر بعض مامور ہوتے ہین سکوت پر تو
اونکو سوای سکوت کے گزیر نہین اور بعض مامور ہوتے ہین تکلم پر تو اونکو سوا کلام کیے کے
چارہ نہین اور شیخ عبدالقادر مقام قطبیت مین سب سے زیادہ کامل ہین اور صاحب طاقت ہین اور وہ لسان شفاعت ہین
تنبیہ جاننا چاہیے کہ اس قول مین اصحاب کبار اور ایمۂ اطہار داخل نہین اور یہ اونکو شامل نہین
بعض نادان یون کہتے ہین کہ تمام اصحاب اور ایمۂ اولیای کامل ہین کل ولی اللہ مین داخل
ہین اور بعض کہتے ہین کہ جیسے بزرگوار اپنے برخوردار کو کندھے پر محبت سے بٹھاتے
ہین اور اوسکے ناز اوٹھاتے ہین ویسا ہی آپ کا قدم اصحاب عظام اور ایمۂ کرام اکرگردنون پر

کیونکر ٹو کیا عجب ہی یہ سب اونکی جہالت و رسفاہت کا سبب ہی محبوب المعانی مین مذکور ہی جو ولایت کہ ساتھہ نبوت کے امتزاج رکھتی ہی وہ ولایت خاص انبیا کی ہی اونمین صاحب افتخار اور اونکے سردار حضرت خاتم رسالت ہین اور جو ولایت کہ ساتھہ خلافت اور صحبت وامارت اور امامت کے ممزوج ہی وہ ولایت جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور صحابۂ کرام اور دوازدہ امام رضی اللہ عنہم کی ہی اگرچہ ولایت مین یہ سب شریک ہین مگر عرف مین انبیا کو اولیا نہین کہتے انبیا اور رسل کہتے ہین ویساہی اصحاب کو بسبب شرف وعزت صحبت حضرت خاتم رسالت کے اصحاب والاجناب کہتے ہین اسی طرح ایمہ کرام کو ایمہ اثنا عشر اور دوازدہ امام کہتے ہین حضرت پیر دستگیر کا کوئی قول وفعل مخالف عقل ونقل اور شرع نبوی کے نہین اس واسطے آپ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ مین اولیا کو خاص کیا اصحاب کرام اور ایمہ عظام کا نام نہین لیا بحث اولیای عام مین ہی نہ اصحاب کبار اور دوازدہ امام مین کیونکہ وہ لوگ سلاطین اسلام اور اکابر انام ہین حکم نام پر موافق محاورۂ انام کے ہوتا ہی مثلاً اگر بادشاہ کسی ایک لشکری کو کہے کہ مینے تجھے تمام لشکریون کا سردار کیا اس قول مین تمام لشکری شامل ہین مگر وزرا اور سردار کہان داخل ہین حقیقت مین [illegible] لشکری ہین مگر عرف مین مشہور بوزارت وسروری ہین مثلاً اگر کسی شخص نے سوگند کھائی کہ چار مہینے گوشت کھاؤنگا اوسنے اون مہینون مین مچھلی کھائی تو حانث نہوگا حقیقت مین وہ بھی گوشت ہی مگر عرف مین مچھلی مشہور ہی اور جیسا کسی نے کہا کہ گیہون کی روٹی سب روٹیون سے بہتر ہی تو اس سے یہ نہین نکلتا کہ گیہوں کی روٹی بادام کی روٹی سے بھی بہتر ہو البتہ وہ غلے کی قسم کی روٹیون سے بہتر ہوگی نہ کہ میوے کی قسم کی روٹیون سے یعنی جن اولیا کہ صاحب ولایت مجردہ ہین اور عن الصحبۃ والامارت ہین اس قول مین داخل ہین اونکو

بزرگیان اوس قدم مبارک کی حاصل ہین جسوقت حضرت قطب الاقطاب فرد الاحباب سلطان العارفین شیخ الفاضلین عمدۃ الواصلین قدوۃ الکاملین محبوب رب المشرقین جناب غوث الثقلین نے یہ قول فرمایا جتنے اولیای نامدار خاصان پروردگار اوس محفل قدس منزل مین حاضر تھے سبھون نے اپنی گردنین جھکا دین اور زمین سے شیخ علی بن ہیتی نے اوٹھکر حضرت کی کرسی مبارک پر چڑھکے قدم اقدس کو اپنی گردن پر رکھا اور خود حضرت کے دامن کے تلے آیا نثر الجواہر مین شیخ ابی حفص عمر طفسونجی سے روایت ہی کہا اونے کہ ایک وزمیرے والد ماجد شیخ عبد الرحمن نے طفسونج مین لوگون کے درمیان گردن جھکا دی اور کہا علی راسی یعنی میرے سر پر ہی اوسکا سبب پوچھا گیا شیخ نے فرمایا اسوقت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے بغداد مین فرمایا ہی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اوس تاریخ کو ہمنے لکھہ رکھا پھر بغداد سے اوسی طرح کا حال سننے مین آیا اور روایت ہی ابو الفتح سے کہا اونے کہ مین شیخ ابی محمد کے نزدیک آیا اوسکو اپنے دوستون سے کلام کرتے کرتے ایک لحظہ خاموش پایا ہر ایک اوسکے ادب سے خاموش ہا پھر اونے اپنے سر کو زمین پر رکھدیا اور کہا علی راسی جب شیخ نے وہانسے اپنے گھر کا ارادہ کیا مین بھی ہمراہ ہوا اور خدا کی قسم دیکر پوچھا کہ مجھے آپ اس فعل سے آگاہ کیجیے جو آج آپ سے صادر ہوا اور ایسا کبھی نہوا تھا جب فرمایا کہ اس وقت بغداد مین شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے کہا قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ روے زمین پر کوئی ولی باقی نہین رہا مگر ایسا ہی کیا پھر مینے وہ تاریخ لکھہ رکھی جب وہان سے بغداد کو گیا تو وہان ویسی ہی خبر سنی روایت ہی شیخ اسمعیل بن سوید سنجاری سے کہا اونے کہ میرے والد شیخ سوید سنجاری اکثر حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان فرماتے او خدای تعالی کا فضل جو اونپر ہی وہ سناتے اور میرے والد کا کوئی جلسہ خالی نہین رہتا تھا کہ اوسمین حضرت محبوب سبحانی کا ذکر نہوتا تھا ایک بار سر جھکا دیا اور

کہا میرے سر پر ہی شیخ حسین تلعفری نے اوسکا سبب پوچھا اونھون نے فرمایا اس وقت بغداد مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ بس ہمنے تاریخ لکھہ رکھی ویسی بغداد سے خبر آئی روایت ہی شیخ ابوصالح مغربی تبریزی سے کہا اونکے کہ ہمارے پیر شیخ ابومدین شعیب مغربی نے ایک روز مغرب مین اپنے دوستون کے درمیان گردن جھکادی اور کہا اے باری تعالیٰ ہین اونھین لوگون مین کا ہون تجھے اور تیرے فرشتون کو گواہ رکھتا ہون تحقیق مینے سنا اور اطاعت کی اسکا سبب پوچھا گیا شیخ نے کہا اسوقت بغداد مین شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ پھر ہمنے اوس تاریخ کو لکھہ رکھا ہمارا ایک آشنا جب عراق سے آیا تو اوس نے ویسا ہی حال سنایا روایت ہی شیخ ابومحمد عبداللہ بطائحی سے کہا اوس نے کہ جب شیخ عدی بن مسافر اموی نے سفر کا ارادہ کیا تو اپنے ہمراہ نماز پڑھنے کے لیے مجھکو حضرت شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی سے چاہا حضرت نے اذن دیا مین اونکے ساتھہ پانچ برس نماز پڑھتا رہا شیخ عدی کا اپنے زاویے سے نکل کر کوہ لالیش کو جانا معمول تھا اور اونکے ہاتھہ مین ایک عصا رہتا تھا کیسر کی لکڑی کا اوس عصا سے زمین پر دائرہ کھینچتے اور اوس دائرے مین بیٹھتے اور کہا کرتے جسکو حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا وعظ سننے کا ارادہ ہو وہ اس دائرے مین بیٹھے اونکے بڑے بڑے رفیق و یار اوس دائرے مین بیٹھا کرتے اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا کلام سنا کرتے اور حضرت پیر دستگیر اوس وقت اپنی مجلس مین حاضرون سے فرماتے کہ شیخ عدی بن مسافر کی آنکھہ تمھارے درمیان ہی اور اوسکا اسی طرف دھیان ہی ایک روز شیخ عدی نے اوس دائرے مین بیٹھے بیٹھے اپنی گردن جھکادی اس طور سے کہ سر زمین کو پونہچا جب وہان سے اوٹھہ کر اپنے زاویے کو آئے تو اونکو ایک وجد عظیم ہوا اور اولیاء اللہ کے اوصاف مین بہتر بہتر سخن کہنے لگے پھر اونسے پوچھا گیا

کہ گردن کس واسطے جھکائی کہا آج شیخ محی الدین رضی اللہ عنہ نے بغداد مین فرمایا ہی قدمی ہذہ علی رقبۃ
کل ولی اللہ جب کوئی بغداد سے آیا تو ویساہی تاریخ وار حال سنا یا اسی طرح بہت سے بزرگان دین اور ارباب
صدق ویقین کہ محفل قدس مشاکل سے غائب تھے اپنی گردنین جھکا کر برکات اقدام واجب الاحترام
سے مشرف ہوئے نثر الجواہر مین شیخ ابوالقاسم بطائحی صدادی شامی سے روایت ہی کہا
اونھون نے کہ مین سنہ پانسو اوناسی ہجری مین واسطے ملاقات بزرگان دین کے کوہ لبنان کو
آیا وہان ایک مرد اصفہانی کو پایا صاحب منزلت و مقام شیخ عبداللہ جبلی نام تھا مین اوس مرد بزرگوار
کے نزدیک آیا اور باادب بیٹھ کر پوچھا کہ یہان رہتے ہوئے آپ کو کتنے سال گذرے فرمایا
ساٹھ برس ہوئے تب مینے عرض کی جو کچھ عجائب وغرائب یہان آپ کو نظر آئے ہون
وہ مجھسے بیان فرمائیے میرا مدعا برلائیے تب اوس نے زبان عجائب بیان کو واکیا اور
کہنے لگا سنہ پانسو ساٹھ ہجری مین چاندنی شب کو اس پہاڑ کے تمام رہنے والے
جمع ہو کر صفین باندھکر عراق کیطرف اڑتے تھے اونمین ایک میرا دوست تھا مینے اوس سے
پوچھا سچ کہو تم سب کہان جاتے ہو اوسنے کہا حضرت خضر علیہ السلام نے ہمکو حکم پونہچایا ہے
کہ بغداد کو جاکر قطب کی مجلس مین حاضر ہو وین مینے پوچھا کہ وہ قطب کون ہی کہا شیخ عبدالقادر
رضی اللہ عنہ ہی مینے کہا اگر تو اجازت دے تو مین بھی تیرے ہمراہ آتا ہون سب احوال
دیکھ پاتا ہون اوسنے حکم دیا مین بھی اوسکے ساتھ اڑتا ہوا چلا تھوڑے عرصے مین بغداد کو
پونہچا دیکھتا کیا ہون کہ وہ سب صفین باندھکر حضرت کے حضور مین استادہ ہین اور اونکے
سردار یا سیدنا یا سیدنا کہتے ہوئے اطاعت کے آمادہ ہین حضرت اونکو حکم کرتے ہین اور
اپنا مطیع جانتے ہین اور وہ سب حکم اقدس کو بہت جلد مانتے ہین حضرت نے پھر ہر ایک کو
رخصت دی حضور اقدس سے پچھلے پاؤن ہٹتا ہوا ہر ایک باہر آکر ہوا مین اڑتا چلا مین نے

اپنے آشنا کے ساتھ اُترا جب اس پہاڑ پر پونہچا تو اوس آشنا سے پوچھا تم سب حضرت کے حضور سے کسواسطے پچھلے پاؤن ہٹے اور اتنا ادب کیا اور کیون اتنے فرمان بردار اور جان نثار رہے اوسنے کہا ای بھائی ہم اوسکا ادب کیونکر نکرین اوسنے فرمایا ہی قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ اوسکی تعظیم اور اطاعت کا ہمکو حکم ہوا ہی ماورا اس واقعے کے اور بھی بہت سے بزرگان دین نے حضرت کی تعظیم و تکریم کی ہی اور اون سے فائدے لیے ہین مؤلف

ظاہر ہی اس سے صاف شرف سیرے پیر کا
وارث ہی وہ کتاب الٰہی کا لا کلام
اوسکی دعا سے پانی برستا ہی چرخ سے
محتاج اوسکی خلق ہی سب اوسکے عصر کی
کیونکر رکھے نہ اپنے سر و چشم پر ضیا

ہی دوش اولیا پہ قدم دستگیر کا
نائب ہی وہ رسول بشیر و نذیر کا
اوسکی سبب نزول ہی پستان مین شیر کا
حاجت روا ہوا ہی امیر و فقیر کا
ہی دوش اولیا پہ قدم دستگیر کا

ساتوان مقام بیان مین احیا و اماتت وغیرہ کے

کرامت ولی کی بے شک و شبہہ حق ہی قرآن و حدیث سے ثابت اور متحقق ہی کرامات اولیا بقیۂ معجزات انبیا ہی کیونکہ خدای جل و علا ولی کو بسبب متابعت ظاہر و باطن نبی کے اپنا محبوب کر لیتا ہی اور اوسکو قوت تصرف دیتا ہی حضرت غوث الثقلین کو درجۂ ولایت اخص الخواص کا دیا تھا اونکو کمالات ولایت مین بدرجۂ اتم کامل کیا تھا کوئی اونکے مانند صاحب تصرف و کرامات نہین اور کسی ولی کے ویسے مقامات تہین اخبار الاخیار مین لکھا ہی کہ شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہی کان الشیخ عبد القادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق اوکانت لہ الید

البسوطة من اللہ فی التصریف والفعل الخارق الدائم تھے شیخ عبد القادر سلطان طریقے کے اور تحقیق تصرف کرنیوالے وجود مین اور تھی اونکو طاقت اللہ کی طرف سے تصرف مین اور خرق عادت دائمی مین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مرآت الجنان مین لکھا ہی کہ کرامتین شیخ عبد القادر کی شمار نہین کی جاتین اور اندازے مین نہین آتین ایک بڑا عالم جو حضرت کی صحبت فیض درجت مین تھا سو اوسنے کہا ہی کہ کرامتین آپکی حد تواتر کو پہونچی ہین یہ بات شہرۂ آفاق ہی جیسی کرامتین کہ حضرت سے ظاہر ہوئین ہین کسی مشایخ سے ظاہر نہین ہوئین اوپر سبکا اتفاق ہی نثر الجواہر مین روایت ہی شیخ ابی اسحاق ابراہیم بن ابی عبد اللہ بن علی طبری اور شیخ نور الدین ابی عبد اللہ محمد جیلی قزوینی سے کہا اونھون نے کہ جب آفتاب عالمتاب کمالات حضرت کا اوج شہرت پر آیا اور نام نامی اسم گرامی بلاد و امصار مین شہرت پایا تو جیلان کے مشایخون سے تین شخص حضرت کی ملاقات کے واسطے آئے در حضور اقدس کو مدرسہ عالیہ مین رونق افزا پایا اس طور سے کہ دست مبارک مین کتاب اور بات خادم روبرو کھڑا ہوا اور رخ آفتابے کا جانب غیر قبلہ دھرا ہوا دن تین شخصون نے خادم کو کھڑا ہوا اور آفتابے کو جانب غیر قبلہ دھرا ہوا دیکھکر بطور انکار کے ایک کو ایک دیکھنے لگے حضرت قضا قدرت نے کتاب دست مبارک سے رکھکر اونکی طرف دیکھا اور جانب خادم نگاہ کی فی الفور خادم مرکے گر پڑا اور آفتابے کی طرف بھی نظر کی خود بخود جانب قبلہ پھر گیا کسی استاد نے اس موقع پر کیا خوب کہا ہی ؎

در اقدرت تو داری ہر چہ خواہی آن کنی		مردہ را جانی بہ بخشی زندہ را بیجان کنی

تنبیہ یہ نہایت نازک مقام ہی بہت باریک کلام ہی عوام کو مزلت اقدام ہی سمجھنے کی توفیق سکے ہاتھ ہی خدا ہی چاہے سیدھی راہ دکھلاے بندے کو بندہ جانین خدا کو

نامناسب کو حضرت کا ہلاک کر دینا

کرامت احیاء و اماتت

خدا خاصان خدا سے بہت ایسی کرامتین اور ایسی حالتین ظاہر ہوئی ہین اور ہوتی ہین مگر بندہ خدا نہین ہوتا
اور خدا بندہ نہین ہوتا اس طرح کا واقعہ جو ہوا ہی اور ہوتا ہی یہ خاصان خدا کے قرب نوافل کا
نتیجا ہی تحفہ مرسلہ مین لکھا ہی **قرب النوافل** فہو زوال صفات البشریۃ وظہور صفاتہ تعالی
علیہ بان یحیی ویمیت باذنہ تعالی ویسمع ویبصر من جمیع جسدہ لا من الاذن والعین فقط وکذا
یسمع المسموعات من بعید ویبصر المبصرات من الظلمات وعلی ہذا القیاس وہذا معنی فنا صفات
العبد فی صفات اللہ تعالی وہو ثمرۃ النوافل قرب نوافل عبارت ہی دور ہونے سے صفات
بشریت سالک کے اور ظاہر ہونے سے صفات حق تعالی کے بنوع انبساط اوپر اوس سالک کے
اس طور سے کہ مردے کو زندہ کرے اور زندے کو مارے حکم سے اللہ کے اور دیکھے
اور سنے تمام جسم سے اپنے نہ فقط گوش وچشم سے اور ایسا ہی جو مسموعات کہ دور ہین اونکو
سنے اور جو مرئیات کہ ظلمت مین ہین اونکو دیکھے اور اسی قیاس پر دوسری صفتین اور یہی
معنی ہین فنا ہونے صفات سالک کے صفات مین حق تعالی کے اور یہ ثمرہ ہی قرب نوافل کا

تنبیہ اور سمجھا چاہیے کہ مراد زوال سے یہان زوال حقیقی نہین ہی جیسا کہ قیامت کبری
مین ہوگا بلکہ تبدل صفات بشریت ہی صفات ربوبیت مین یا پوشیدہ ہونا تعینات کا ہی
وجود حق مین نہ زوال تعینات چنانچہ جناب حضرت مولای مرشدی مدظلہ العالی جواہر السلوک
کے فائدے ششم مین فرماتے ہین قال القیصری فی مقدمۃ شرح الفصوص قد یکون ای
الفناء باختفائہا ای باختفاء التعینات الخلقیۃ فیہ ای فی الحق کاختفاء الکواکب عند وجود الشمس
ویستر وجہ العبودیۃ بوجہ الربوبیۃ فیکون الرب ظاہرا والعبد مخفیا اور طریقہ فنا کا مراقبہ
خلق وحق ہی یا مراقبہ وحدت وجود وغیرہ میزان التوحید مین طریقہ مراقبہ خلق کا اس طور
لکھا ہی کہ جس چیز کو کہ یا دوسے بوجہ جزئی اور چگونگی اور تعین وتقید کے بیقین معتقد ہووے

کہ یہ خلق تمام ظل ہی اعیان ثابتہ کی کہ ساتھہ کمالات الٰہیہ یعنی حیات اور علم اور قدرت اور ارادہ اور
سمع اور بصر اور کلام وغیرہ سے متشکل اور متجلی ہوکر آئینہ مین وجود کے ظاہر ہوئی ہی یعنی ساتھہ وجود
حق کے موجود ہوئی ہی اگر اس مراقبے کی مداومت کریگا تو قریب ہی کہ اعیان ثابتہ جو حقیقت تمامی خلائق
کی ہی اوسپر منکشف ہوگی اور حقائق کونیہ یعنی عرش و کرسی لوح و قلم اور ساتون آسمان و زمین اور ستارے
اور فرشتے اور عالم ارواح اور عالم مثال تمام معاینہ ہونگے اس کشف کو کشف کونی کہتے ہین اور طریقہ
مراقبہ حق کا یہ ہی کہ ہر زمان و ہر مکان مین جس چیز کو کہ ساتھہ حواس ظاہر یا ساتھہ حواس باطن اپنے
کے پاوے بالیقین معتقد ہووے کہ یہ تمام وجود حق ہی کہ واسطے اظہار مقتضائے اسمائے
جلال و جمال اپنے کے آئینہ مین اعیان ثابتہ کے یعنی ساتھہ شکل و صورت اونکی کے ظاہر ہوا ہی
جب مداومت اس مراقبے کی میسر ہوگی تو البتہ ہستی حق کہ نہایت الطف ہی اور سبب لطافت کے
نظر اول مین نظر نہین آتی ہی ملحوظ و معاینہ ہوگی اور اس کشف کو کشف الٰہی کہتے ہین جب یہ حال
خدا کے فضل سے حاصل ہوگا تو اوسپر ما رایت شیئا الا و رایت اللہ صادق آویگا اور مقام
رویت مین بفضلہ تعالی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مقام کو پونہچے گا طریقہ مراقبہ وحدت وجود کا
تحفہ مرسلہ مین یون لکھا ہی کہ بعد متابعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چاہیے کہ مراقبہ وحدت وجود
کرے اور وہ عین معنی کلمہ طیبہ کے ہین بغیر شرط وضو کے اگر وضو ہو تو بہتر ہی اور خصوصیت
کوئی وقت کی اور ملاحظہ دم کا دخول و خروج مین اور رعایت الفاظ کلمہ کی بالکل ضرور نہین ہی
فقط معنی کلمے کے تمام حال مین اور تمام وقت مین کھانے مین پینے مین اور کھڑے رہنے
مین اور چلنے مین بیٹھنے مین جاگنے مین اور سونے مین اور حرکت مین اور قرار مین
ظاہر و باطن مین اپنی نگاہ رکھے اور حبہ خودی کی دل سے اوکھیڑے خودی وہ ہی کہ اپنی
حقیقت اور باطن کو غیر حق ثابت کرے اور نفی خودی کی یہی معنی لا الٰہ کے ہین پھر ثابت

کرنا چاہیے وجود مطلق اور ہستی بحت کو کہ وہ عین معنی الا اللہ کے ہین چنانچہ حکیم سنائی فرماتے ہین بیت

تا بجاروب لا نروبی راہ		نرسی در سرای الا اللہ

ان مراقبات مین سے جدھر طبیعت کا رجوع ہوا ودھر متوجہ ہونا چاہیے اور فضل الٰہی پر اعتماد کرنا چاہیے منزل مقصود کو پہونچیگا محروم نرہیگا پس معلوم ہوا خدا مین جو صفتین ہین وہ مستقل ہین اور بندے مین جو صفتین ہین وہ غیر مستقل ہین اور خدا کی صفات کی ظل ہین بندے مین بسبب حصول اس طریق کے وہ صفتین کامل ہوتی ہین اور نقصان کی صفتین زائل اگر کوئی ایسی صفتین کسی ولی اور نبی مین مستقل جانیگا تو وہ شرعاً کافر ہو جائیگا اور طریقۂ اسلام سے باہر آئیگا خاصان خدا مین جو یہ قوت اور طاقت ہی فقط اوس قادر مطلق کی صفات کا ظل اور عنایت ہے چنانچہ مولوی معنوی قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سند الواصلین سید الکاملین مولانا مولوی جلال الدین رومی قدس سرہ فرماتے ہین بیت

اولیا را ہست طاقت از اِلٰہ		تیر جستہ باز گرداند ز راہ

کلام المبین فی آیت رحمۃ للعالمین مرآۃ الفیضان کتاب امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل ہی کہ ایک بوڑھیا کے بیٹے کو جناب غوثیت مآب سے نہایت محبت تھی آپ کی خدمت کثیر البرکت مین آیا کرتا تھا اور دنیا کے کاروبار مین دل نہ لگایا کرتا ایک دن وہ بوڑھیا حضرت کے حضور اقدس مین حاضر ہوئی اور عرض کی کہ مینے اس لڑکے کو آپ کی نذر کی اور بعد اپنے حق سے درگذری آپ اسکو خدا کا رستہ دکھلایے اور تعلیم باطنی فرمایئے کیونکہ یہ میرے کام مین نہین آتا ہی ہر گھڑی اپنے کو یہین لاتا ہی اوس لڑکے کو خانقاہ مبارک مین چھوڑ آئی اور حضرت نے اوسکو باطن کی تعلیم فرمائی ریاضت باطن مین مشغول ہوا اور خدا کی طرف رجوع کیا وہ بوڑھیا کبھی کبھی اوسکو دیکھنے آتی تھی ایک دن جو آئی دیکھا

کہ وہ لڑکا چنے چبا رہا ہے اور نہایت حقیر و ناتوان ہوا ہے پھر وہ حضرت کے پاس آئی دیکھا
کہ حضرت مرغ کا گوشت کھاتے ہین اوس نے عرض کی یا حضرت آپ مرغ کا گوشت
کھانا اور میرے بیٹے کو چنے کھلانا آپ نے مرغ کی ہڈیون پر ہاتھہ رکھکر فرمایا قومی
باذن الله الذی یحیی العظام وھی رمیم لیعنی اوٹھہ اوس خدا کے حکم سے جو بوسیدہ
ہڈیون کو زندہ کرے گا فوراً وہ مرغ زندہ ہوگیا اور آواز کرنے لگا تب آپ نے اوس
بوڑھیا سے فرمایا کہ جب تیرا بیٹا ایسا ہو جاوے تب جو جی چاہے وہ کھاوے نثر الجواہر
مین مذکور ہے کہ ایک روز ہوا بشدت چلی اور ایک چیل آواز کرتی ہوئی گذری اوسکے
گذرنے سے مجلس والون پر تشویش ہوئی حضرت نے حکم کیا ای ہوا اس چیل کے سر کو
اوڑا دے فی الفور اوسکا سر ایک طرف اور جسد یکطرف گر پڑا حضرت نے کرسی سے
اوتر کے چیل کو ایک ہاتھہ مین لیا اور دوسرا ہاتھہ اوسپر سے پھیر کے کہا بسم الله الرحمن الرحیم
چیل زندہ ہوکر اوڑی اور تمام مجلس والون کو نظر پڑی **شیخ ابو العباس احمد بن محمد**
قرشی سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت سوار ہوکر منصور کی مسجد جامع کو تشریف
فرما ہوے جب وہانسے مدرسے کو پھرے تو سر مبارک سے طیلسان کھول کر پیشانی
پر سے ایک بچھو نکال کے زمین پر ڈالا بچھو چلنے لگا فرمایا مر جا اوسی جگہہ وہ بچھو مر گیا پھر
احمد سے فرمایا ای احمد اس بچھو نے مجکو مسجد سے یہان آنے تک سات مرتبہ کاٹا ہی
شیخ ابو المظفر منصور بن مبارک سے روایت ہی کہا اوس نے کہ ایک روز مین
حضرت کے دولتخانے مین حاضر تھا اور حضرت کچھہ لکھنے بیٹھے تھے سقف سے کاغذ پر
مٹی گری اوسکو جھٹک کے پھر لکھنے مین مصروف ہوے اسطرح تین بار مٹی گری
اوسکو جھٹکتے تھے اور لکھتے تھے چوتھی بار سر مبارک اوٹھا کر ملاحظہ فرمایا کہ یہ کیا ہی تو دیکھتے

کیا ہین کہ ایک چوہا وہان کھود رہا ہی فرمایا کہ تیرا سر جدا ہو جائے فوراً اوسکا سر ایک طرف
اور دھڑ ایک طرف گر پڑا حضرت لکھنا موقوف کر کے رونے لگے مینے عرض کی یا
سیدی کیون روتے ہو فرمایا مجھے خوف ہوا مبادا میرا دل کسی مسلمان سے آزردہ
ہو جائے اور اوسکا بھی حال چوہے کیسا ہو جائے روایت ہی شیخ ابو القاسم
عمر بن مسعود بزار سے کہا اوس نے کہ ایک روز جناب شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر
رضی اللہ عنہ مدرسہ مین وضو کرتے تھے ایک چڑیا نے اڑتے اڑتے حضرت کے
جامۂ مبارک پر بیٹ ڈال کی حضرت نے اوسے سر اوٹھا کر دیکھا فی الفور وہ چڑیا مر کے
گر پڑی بعد فراغت وضو کے جامے کی نجاست دور کر کے جسم اقدس سے اوتارا اور مجھے
دیا اور فرمایا مجھے اس سے یہ غرض ہی کہ اسکو بیچ اور قیمت اسکی فقرا پر تصدق کر یہ اوس چڑیا کا
بدلہ ہی روایت ہی شیخ ابی حفص عمر بن عثمان صریفینی اور شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی سے
کہا اونھون نے کہ سنہ ۵۵۵ پانسو پچپن ہجری مین ماہ صفر کی تیسری تاریخ یکشنبے کا روز ہم
شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے پاس مدرسے مین حاضر تھے حضرت نے وضو کیا اور لباس
نیا پہنا اور ایک دوگانہ ادا کیا بعد اتمام نماز ایک آواز کر کے ایک کھڑاؤن اپنے قدم کا
پھینکا وہ کھڑاؤن ہماری نظرون سے غائب ہوا بعد ازان پھر ایک آواز کر کے
دوسرا کھڑاؤن بھی پھینکا وہ بھی نظر نہ آیا کسی شخص کو اتنی جرأت نہوئی کہ اوسکا سبب
پوچھے تیئیس ۲۳ دن کے بعد عجم سے ایک قافلہ آیا اون قافلے والون نے ہمسے کہا کہ شیخ
عبد القادر کے لیے ہم نذر لائے ہین اس بات کی حضرت سے اطلاع کی گئی اوسکے لینے کا
حکم ہوا اون لوگون نے تھوڑا حریر اور کچھ ریشمی کپڑے اور کچھ نقد اور وہ حضرت کی
کھڑاؤن کا جوڑا ہمین لا دیا اونسے پوچھا گیا کہ یہ جوڑا تمھارے پاس کیونکر آیا اونھون نے

یکشنبہ کے روز صفر کی تیسری تاریخ ہم راہ چلے جاتے تھے یکایک قطاع الطریق ہمارے اودہر
آ گرے اور تمام مال غارت کیا اور قافلے سے بعض اشخاص کو قتل کرکے ایک جنگل مین
اموال تقسیم کرتے ہوے بیٹھے تھے ہم بھی اوسی جنگل مین ایکطرف کنارے اتر پڑے
اور باہم گریہ کرنے لگے کہ اسوقت اگر ہم شیخ عبد القادر کو یاد کرین تو وہ ہماری مدد کرینگے
ہم اس بحر مصیبت سے پار اوترینگے غرض حضرت کو یاد کیا اور کچھ مال نذر کے لیے خاص
کرلیا بعد اسکے دو آواز سننے مین آئی کہ اون آوازون سے جنگل گونج گیا اور مجمع قطاع الطریق کا
پریشان ہوا ہم یہ سمجھے کہ کوئی دوسرے قطاع الطریق نے اون پر حملہ کیا اس عرصے مین
وہ ہمارے پاس آئے اور کہا آو اپنا مال لے جاو اور دیکھو ہمپر کیسی آفت آئی ہی اور
کیسی مصیبت پڑی ہی ہمنے جاکر دیکھا اونمین دو سردار تھے دونون کی لاشین پڑی تھین
اور ہر ایک کے پاس ایک کھڑاون رکھا ہوا تھا اونھون نے ہمارا مال ہمکو پھیر دیا اور کہنے
لگے کہ یہ کیا امر عظیم ہوگیا ریاض الحیات مین مرقوم ہی کہ روایت کی ہی ابو محمد رجب
بن منصور داری اور ابوزید عبد الرحمن بن سالم قرشی وغیرہ نے کہ ایک وقت ابو غالب
فضل بن اسمعیل بغدادی تاجر نے خدمت بابرکت حضرت غوث الثقلین قطب الدارین
مین آکر التماس کی کہ یا سیدی آپ کے جد امجد یعنی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی من دعی فلیجب اسلیے عرض کرتا ہون کہ میرے کلبہ احزان کو تشریف لانا اور سلو
غربت گلستان بنانا ارشاد ہوا اگر حکم ہوا تو آونگا تیرا معروضہ قبول فرماونگا ایک ساعت
انتظار کیا بعد ازان فرمایا کہ آتا ہون اشتر پہ سوار ہوے شیخ علی بن ہیتی راست رکاب
بردار ہوے اور راوی رکاب بردار چپ مکان مین ابو غالب کے نزول اجلال
فرمایا راوی کہتا ہی اس مجلس مین تمام علما اور فضلا بغداد کے حاضر ہوے آور سفرہ

چنا گیا اقسام اقسام کا کھانا رکھا گیا اور ایک سبد بزرگ سربمہر دو شخص نے لاکر آخر پر سفرے کے رکھدیا ابو غالب نے اذن تناول دیا حضرت نے وہان مراقبہ فرمایا نہ آپ تناول کیا نہ دوسرے کو حکم دیا حضرت کی ہیبت و جلالت سے ہر ایک شخص اپنی اپنی جاے پر ساکت رہا کسیکو کچھہ حرکت کا یارانہ تھا حضرت نے مجکو اور شیخ علی ہیتی کو اشارہ کیا کہ اوس سبد کو لاؤ ہمنے اوسکو اوٹھایا اور بہت بھاری پایا حاصل کلام حضرت کے نزدیک لاکر رکھا حکم ہوا کہ اسکو کھولین حسب الحکم جب سبد کو کھولا دیکھا کہ اوسمین ابو غالب کا لڑکا ہی اندھا مادر زاد اور مفلوج و مجذوم حضرت نے فرمایا قم باذن اللہ تعالی کھڑا رہ اللہ کے حکم سے تندرست ہوکر بس وہ لڑکا تندرست ہوکر دوڑا کوئی علت اوسمین باقی نرہی حاضران مجلس نے غل مچایا حضرت نے اوس شور و غوغا مین کچھہ نکھایا ویسے ہی وہان سے تشریف فرما ہوے راوی کہتا ہی کہ مین شیخ ابو سعد قیلوی کے پاس آیا اور یہ واقعہ سنایا اور کہا شیخ عبد القادر درست کرتا ہی کوڑھی و نکو اور پھونکو اور زندہ کرتا ہی مردو نکو خداتعالی کے حکم سے موت

دی ہی خدا نے سبھی طاقت اونھین		قدرت احیا و اماتت اونھین	
چاہے اگر وہ تو مرض دور ہو		صاحب صحت وہین رنجور ہو	

روایت ہی شیخ ابی الحسن فرنتی سے کہا و سنہ ۵۵۹ پانسو انسٹھہ ہجری مین حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر تھا روافض کی ایک جماعت نے دو خوان سربمہر لاکے حضرت سے پوچھا کہ ان خوانون مین کیا ہی حضرت قضا قدرت نے کرسی سے اوترکے ایک خوان پر اپنا ہاتھہ رکھا اور فرمایا اسمین ایک لڑکا ہی لنگڑا اور شیخ عبد الرزاق کو وہ خوان کھولنے کا حکم دیا اوسکو کھول کر دیکھا تو بموجب ارشاد محکم بنیاد کے ایک لڑکا لنگڑا نکلا حضرت نے اوسکا ہاتھہ پکڑکے فرمایا اوٹھہ حسب الحکم وہ لڑکا اوٹھا اور دوڑا بعدہ

دوسرے خوان پر دست مبارک رکھکر کہا اسمین ایک لڑکا ہی تندرست شیخ عبدالرزاق کو اوسکے بھی کھولنے کا حکم کیا اونھون نے اوسکو بھی کھولا اوسمین سے ایک لڑکا تندرست نکلکر دوڑنے لگا حضرت نے اوسکے موے پیشانی پکڑ کے فرمایا اُنجہ ہوجا فی الفور وہ لُنجہ ہوگیا یہ واقعہ دیکھا اوس جماعت روافض نے حضرت کے ہاتھہ پر توبہ کی اور اوس دن مجلس مقدس مین تین شخص جان بحق تسلیم ہوئے راوی کہتا ہی کہ مینے قرن گذشتہ کی ابتدا مین مشایخون سے سنا ہی کہتے تھے کہ چار شخص اولیا اللہ سے درست کرتے ہین کوڑھی اور گونگے کو خداتعالی کے حکم سے ایک تو شیخ عبدالقادر دوسرے شیخ بقا ابن بطو تیسرے شیخ ابو سعد قیلوی چوتھے شیخ علی بن ہیتی رضی اللہ عنہم اور چار شخص کو دیکھا ہی کہ مرے بعد بھی تصرف کرتے ہین جیسا زندگی مین تصرف کرتے تھے اول شیخ عبدالقادر دوم شیخ معروف کرخی سوم شیخ عقیل منبجی چہارم شیخ حیات بن قیس حرانی رضی اللہ عنہم اجمعین یہ بیت اونھین لوگونکی شان مین ہی بیت

خاصان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

روایت ہی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر بن ادریس روحانی یعقوبی سے کہا اوس نے کہ شیخ علی بن ہیتی قدس سرہ میرا ہاتھہ پکڑ کے حضرت شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے حضور مین لے آئے اور عرض کی کہ یہ میرا لڑکا ہی تب حضرت نے اپنا پیرہن مبارک مجھے پہنایا اور فرمایا کہ ای علی تونے عافیت کا پیرہن پہنا اوس روز سے اب تک پینسٹھہ سال کا عرصہ ہوا مجھے نکوئی درد ہوا نہ عارضہ ہوا مؤلف

کیا کہون اوس جناب کا رتبہ	خلف بوتراب کا رتبہ
وہ گل گلشن ولایت ہی	آفتاب سپہر قدرت ہی

کیا حکومت ہی اوسکے جسے مین	تیغ قدرت ہو جسکے قبضے مین
کیون نہ عیسی نفس کہون اوسکو	تن بیجان جس سے زندہ ہو
تیغ بیان ہی حکم قہر اوسکا	آئے زندیکو جب وہ چاہے قضا
ہین شفا بخش لعل شکربار	اوس سے اچھے ہوے بہت بیمار
تھا اونھین اختیار قدرت کا	صدقہ خاتم رسالت کا

آٹھوان مقام بیان مین استفاضہ اور استفادہ دوسرے بزرگون سے

جناب محمد صادق بن محمد حسین اویسی اللطیفی القادری المتخلص بہ مشربی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب محبوب المعانی محبوب سبحانی مین لکھاہی کہ عاشق یکتا زشہباز بلند پرواز مخدوم دین و دنیا حضرت سید محمد گیسودراز المشہور بہ بندہ نواز قدس سرہ العزیز نے کتاب لطائف الغرائب مین مذکور کیاہی کہ ایک روز زبان فیض ترجمان قطب عالم پیر اعظم خواجۂ نصیر الدین محمود چراغ دہلی نور اللہ مضجعہ سے مینے سناہی فرماتے تھے کہ جب حضرت غوث الثقلین قطب الکونین شیخ العالمین سید ابو محمد محی الدین رضی اللہ عنہ مامور ہوے واسطے کہنے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کے تو جتنے اولیا اللہ زمین پر تھے سبھون نے گردنین رکھین اور اطاعت کی اوس وقت حضرت امام السالکین قطب العارفین خواجہ معین الحق والدین جوان تھے ملک خراسان کے دامن مین ایک پہاڑ کے مجاہدہ اور ریاضت مین مشغول رہتے بمجرد آگہی امر الٰہی یعنی قدماک علی رقاب اولیائی تمام اولیاے عصر سے مبادرت کرکے اپنا سر مبارک زمین پر پہونچایا اور کہا علی راسی اوسیوقت حضرت غوث الاعظم نے اپنے نور باطن سے مطلع ہوکر مجلس مین۔ وبرو تمام اولیا اللہ کے فرمایا کہ فرزند خواجہ غیاث حسن سنجری کا

اطاعت مین اس امر کی تمام اولیاء اللہ سے سبقت لیگیا اس حسن ادب اور تواضع سے
خدای جل و علا اور رسول کبریا کو خوش کیا عنقریب وہ صاحب ولایت ہندوستان کے
ملک کا ہوگا اور ویسا ہی ہوا سیر العارفین مین لکھا ہی کہ جب پدر بزرگوار حضرت خواجہ
معین الدین کا انتقال ہوا تو حضرت کی عمر پندرہ سال کی تھی اور اوس بزرگوار کا ایک باغ
تھا کہ اپنی معیشت اوس باغ کے منافع سے کیا کرتے تھے اور اوس باغ مین ایک
مجذوب کہ اونکو ابراہیم قندزی کہتے تھے رہا کرتے تھے ایک روز حسب معمول وہ مجذوب
اوس باغ مین آئے اور خواجہ بزرگوار نے کہ درختونکو پانی دے رہے تھے اونکو دیکھا دست
بوسی کر کے ایک درخت کے تلے بٹھلایا اور ایک خوشہ انگور کا روبرو رکھکر روبرو مودب بیٹھے
اوس مجذوب نے کوئی شی اپنی بغل سے نکال کر چبائی اور اپنے ہاتھ سے خواجہ بزرگوار کو
کھلائی وہ کھلاتے ہی ایک نور اونکے باطن مین لامع ہوا اور دل تمام اسباب و املاک سے پھر گیا
جو کچھ مال و اسباب تھا محتاجون کو صرف کر کے متوجہ سفر کے ہوے ایک مدت سمرقند و بخارا
مین رہکر حفظ قرآن و قراءت اور علم ظاہری سے آراستہ ہو کر عراق کی طرف ارادہ کیا جب
قصبۂ ہرون کو کہ نواحی نیشاپور سے ہی پہونچے تو شیخ عثمان ہرونی کی خدمت بابرکت سے
مشرف ہو کر مرید ہوے قریب دو نیم سال کے مرشد کی خدمت مین ریاضت و مجاہدہ کر کے
بحصول خرقۂ خلافت بغداد کو رخصت ہوے اول قصبۂ جبل مین پہونچے اور حضرت
غوث الثقلین کی خدمت فیضدرجت سے مشرف و معزز ہوے حضرت غوث پاک
کی زندگی مین پانچ مہینے سات دن رہکر کسب نور باطن کیا اور فیضیاب ہوتے تنبیہ
بعض چشتی ناواقف جو کہتے ہین کہ حضرت خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ جناب
غوثیت مآب سے کسطرح فیضیاب ہونگے حضرت معز کی ولادت تو بعد رحلت جناب

غوث انام ہی یہ محض غلط اور خیال خام ہی کیونکہ آئین اکبری کی جلد سوم اور گلزار ابرار
مین حضرت خواجہ بزرگ کی ولادت ۵۳۷؁ پانصد وسی وہفت مین مذکور ہی اور رحلت اکثر
کتب مین سال ۶۳۳؁ ششصد وسی وسہ مین مسطور ہی پس آپ کی عمر شریف نود و شش سال کی ہوئی
بعض نے نود و ہفت سال بھی لکھا ہی اگر کسرات کے مہینونکا شمار ہو تو شاید نود و ہفت سال
ہون اور حضرت غوث الثقلین کی رحلت ۵۶۲؁ پانسو باسٹھ مین ہی اس حساب سے
جناب خواجہ بزرگ کا عمر شریف حضرت غوث الثقلین کی رحلت کے وقت پچیس سال
کی تحقق ہوئی بلا شبہہ دعوی کا نے اصل ہوا ہا فیضیاب ہونا یہ بھی ثابت ہی چنانچہ
گلزار ابرار مین حالات مین خواجہ بزرگ کے لکھا ہی نخست بہ اسن کو جودی کہ از بغداد
ہفت کوچ راہ دو ست اسعادۃ العرفا شیخ محی الدین عبد القادر جیلی را دریافت و باندازۂ
ازلی برات فیض اندوخت اور آئین اکبری کے اوسی تمام مین صاف صریح
مرقوم ہی کہ بصحبت خواجہ عثمان چشتی رسید و بریاضت گرہی بر نشست و خرقہ خلافت یافت
سپس دستکاد و بیر طلبی بر آمد و از شیخ عبد القادر جیلی و بسیاری بزرگان فیض اندوخت
الحاصل طریقۂ عالیۂ قادریہ کو سلسلۂ مکرمہ چشتیہ پر بزمانہ حضرت غوث الثقلین سے فخر
وشرف حاصل ہی اور ایک جہان اس بات کا قائل ہی واللہ اعلم سید آدم بنوری نقشبندی
قدس سرہ نکات الاسرار مین لکھتے ہین کہ ایک روز محفل قدس شمائل حضرت شیخ فریدالدین
محمد گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ مین ذکر حضرت غوث الثقلین کے قدم کا آیا حضرت شیخ فریدالدین
گنج شکر نے فرمایا اگر مین اوس عہد مین ہوتا تو یہ آرزو ہی تمام قدم مبارک کو اپنی آنکھون پر
رکھہ لیتا کیونکہ میرے پیر کے پیر خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ وضع رقاب اولیا مین
داخل ہین فمنصبی ان اقول علی حدقۃ عینی الیسا ہی افتخار المتاخرین برہان المتقدمین

سید اکرم محمد شاہ عالم محبوب عالم گجراتی قدس اللہ سرہ العزیز نے بھی لکھا ہی اور جسوقت وکی مجلس مین حضرت محبوب سبحانی کا ذکر آتا تو حضرت کی منقبت مین یہ بیت فرماتے تہین

صد چشم وام خواہم تا در تو بنگرم		وین وام از کہ خواہم وین چشم خود کراست	

اسرار السالکین ملفوظ جناب شیخ جنید نبیرہ شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہما مین لکھا ہی کہ حضرت سلطان المشایخ برہان الاتقیا شیخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہ العزیز جناب فیضمآب غوثیۂ محبوبیہ سے بہرہمند ہوے مین او رخرقۂ خلافت سلسلۂ قادریۂ عالیہ پہنا تہیہ اولیا جمع ہو ولی کی فرد واحد کو یعنی ایک آپ کی ذات مقدس کو اولیا اسواسطے کہتے ہین کہ آپ ایک ولی مقابل مین چند ولی کے تہے جیسا کہ فرمایا خدای تعالی سے اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ چنانچہ حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کو احرار کہتے ہین اور احرار جمع ہی حر کی حر کہتے ہین آزاد کو یعنی آپ ایک آزاد کی ذات پاک ہین بہت آزادون کے سنے جمع تہے جسوقت حضرت شیخ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ مکۂ معظمہ کو گئے تو وہان شیخ العارفین عمدۃ الواصلین جناب سید عمر رضی اللہ عنہ نے کہ فرزندون سے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے تہے ایک خادم کو نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین بھیجکر بلوایا اونہون نے خادم سے پوچھا کہ حضرت نے مجکو کیا پہچانا خادم نے عرض کی کہ آپ کو موافق بشارت کے پہچانا ہی اور مجکو بھیجا ہی پس جناب نظام الدین اولیا یہ خبر سنتے ہی حضرت سید عمر کی خدمت فیضدرجت مین حاضر ہوے حضرت سید عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھسے میرے جد بزرگوار سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے خاندان کی خلافت لینا جناب نظام الدین اولیا نے بدل و جان اونسے خرقۂ خلافت پہنا اور مقام محبوبیت سے مشرف ہوے لفظ

حبذا قومی کہ دید حق بود دیدارشان	محو باشد در شہود سر غیب اسرارشان
جملہ در کعب فنا از ہستی خود خفتہ اند	لیک پندارند خواب آلودگان بیدارشان
گرچہ اندوہ در خورشید جمال خود بکل	مشرق و مغرب گرفتہ پرتو انوارشان
از خدا خواہند ستر ذات خود در ذات او	این بود ساعت بساعت سر استغفارشان
ریختہ باران عرفان از سحاب مکرمت	شستہ نقش حرف غیر از صفحۂ پندارشان
ہریکی را با خود از سودای دل بازار ہا	ز آتش شوق محبت گرمی بازارشان
یکدم از طوف در دیوارشان منشین کہ ہست	صد کشایش اندرو صد بستی از دیوارشان
کارشان جز نفی ذات و وصف و فعل خویش نیست	ایخدا چہ بود کہ جامی را کنی در کارشان

جناب سلطان المشایخ نظام الدین اولیا کو جو رتبہ محبوبیت کا ملا ہے وہ سب فیض خلافت خاندان عالیہ قادریہ ہی وصول فیض اور حصول برکات ہر یک کا یعنی قطب ابدال اوتاد وغیرہ بلکہ ملک سے ملکوت تک سب بواسطۂ عالیہ اوس مرکز دائرۂ فردیت کی ہے چنانچہ بعض اہل اللہ نے معنی بین شعر حضرت قضا قدرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے کہا ہے بیت

افلت شموس الاولین و شمسنا	ابدا علی افق العلی لا تغرب

مراد شمس سے آفتاب تجلیات و فیضات ہدایت و ارشاد ہے اور افول سے اوسکا عدم مراد ہے جو معاملہ ہدایت و ارشاد کا کہ اولیائے اولین سے تعلق رکھتا تھا وجود با جود مقدس حضرت غوث الاعظم پر قرار پایا بلکہ وجود مقدس و اسطہ فتح ابواب فیوضات اور مدائن برکات کا ہوا اور تمام معاملے ہدایت و ارشاد کے بسبب ذات مقدس اوس معدن فلاح و سداد کے بہ تکمیل تمام منتظم ہوئے چنانچہ صاحب مرتبت عالی و منزلت متعالی جناب ابو المعالی قدس سرہ نے اس مضمونکو نظم کیا ہے غزل

آن ترک عجم چون نمی حسن طرب کرد	بر پشت سمند آمدہ و صید عرب کرد

چون کاکل ترکانہ بر انداخت زمستی	غارتگری کوفہ و بغداد و حلب کرد
خوبان کہ ز خوبی چو گل و لالہ نمودند	نازان ہمہ را زیر قدم کرد عجب کرد
داری خبری ای مہ جیلی کہ معالی	دریا د تو وای قادر و قادر ہمہ شب کرد

محبوب المعانی مین مرقوم ہی کہ شیخ عارف عبد اللہ بلخی نے کتاب خوارق الاحباب فی معرفت قطب الاقطاب مین احوال قطب العباد غوث البلاد حضرت خواجۂ بہاء الدین محمد بن محمد نقشبندی بخاری قدس اللہ سرہ کا یون لکھاہی کہ مینے زبان فیض بنیان خواجۂ خواجگان سرمست سے سنا ہی اور وہ بعضے قلندران دیرینہ سال اور عارفان صاحب کمال سے کہ بلدۂ شریفۂ بخارا مین رہتے تھے نقل کرتے ہین اور درج سامعہ کو گوہر مضامین عالیہ سے بھرتے ہین کہ ایک روز حضرت سلطان الاولیا سند الاصفیا غوث الارض والسما غوث اعظم شیخ محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ چند مصاحبون کے ساتھ بالاے بام جلوہ فرماتھے ناگاہ جانب بخارا نظر کرکے فرمایا کہ بعد میرے جب ایکسو ستاون سال گذرینگے تو ایک مرد محمدی قلندری مشرب قصر نیستی سے میدان وجود مین خوش خرام ہوگا بہاء الدین نقشبند اوسکا لقب اور نام ہوگا اور میری ولایت نعمت اوسکو ملے گی حضرت نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا مگر نسبت آپ کی حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ کیطرف اس طور ہی کہ اول حضرت نقشبند نے امیر ممدوح سے بیعت کی جناب امیر نے بعد التفات بسیار اور شفقت بیشمار کے اسم ذات کے شغل کی تلقین کی مگر تصور نقش اسم اعظم کا آئینۂ دل مین حضرت نقشبند کے نہین جمتا تھا اور آپ کی جمعیت خاطر مین تفرقہ تھا تفرقے سے گھبراتے تھے ایک روز جانب صحرا چلے جاتے تھے دیکھتے کیا ہین کہ خضر علیہ السلام اپنی طرف

فائدہ حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند

آئے ہیں یہان تک کہ آگئے اور فرمایا ای خواجہ بہاء الدین نقشبند مجھے اسم اعظم حضرت محبوب سبحانی سے پونچا ہی تجکو آگاہ کرتا ہون تو اونکی جناب مین اپنے کو رجوع کر تا تیرا کام بر آئے اور تو اپنی مراد کو پائے اوسی شب کو موافق رہنمائی جناب خضر علیہ السلام کے جمال جہان آرای حضرت جناب غوث اعظم سے مشرف ہوئے جناب غوثیت مآب نے انگشتان دست مبارک کہ مانند نقش اسم ذات کے ہین خواجہ نقشبند کو دکھلائین فوراً دیکھتے ہی نقش پنجہ مبارک غوث کا نقش اسم ذات ظاہر و باطن مین خواجہ نقشبند کے منقش ہوا یہان تک حال پونچا کہ ہر شی نظر اقدس مین ساتھ اوسی نقش اسم کے محسوس ہونے لگی اور کنجاب پانی مین بجائے گلونکے اوسی نقش اسم اعظم کی گلکاری ہوئی

بیت

ای خواجہ نقشبند تو نقشی مرا ببند	نقشی جہان ببند کہ گویند نقشبند

جب اس ذکر کی دیار او بلاد مین شہرت اور شہرت کی کثرت ہوئی تب بعض ہمرازنے اس امر کا استفسار کیا خواجہ نقشبند نے فرمایا کہ اس قسم کا فیض فیوضات سے اوس شب کی ہی کہ جس شب کو حضرت غوث الثقلین نے مجھے سرفراز کیا اور ہر لحظہ میرا احوال برکات و توجہات سے اوس جناب کی زیادہ ہوتا ہی اور متوجہ ہونا اوس جناب کا باعث شہرت میرے اس اسم کا ہی جناب حق پسند خواجہ نقشبند سے احوال قدمی ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کا پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ ہمارے خواجہ خواجگان خواجہ ابو یوسف ہمدانی حضرت کے زمانے مین تھے اور وضع رقبہ اونکی قدم مبارک کے تلے کی پھر آپ نے فرمایا قدمہ علی عینی او علی بصیرتی اور مولانا جامی قدس سرہ کہ مریدان سے خواجہ بزرگوار عبید اللہ احرار کے ہین اور خواجہ بزرگوار پیشوای طریقۂ علیۂ نقشبندیہ سے ہین فرماتے ہین کہ کوئی ولی متقدمین اور متاخرین سے باقی نرہا مگر اپنی گردن کو زیر قدم اوس محبوب معظم و مکرم کے رکھا تسلیم

اس فضل و شرف و فیض بخشی حضرت محبوب سبحانی اور وضع رقاب جناب خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہما سے افضلیت خاندان والاشان قادریہ کی طریقۂ علیۂ نقشبندیہ پر ظاہر ہی اس نہ ماننے مین بعض مشایخ نقشبندیہ مجددیہ جو لکھے ہین کہ اور یقین جانو کہ سب طریقون مین طریقۂ نقشبندیہ افضل و اعلی ہے اور سلسلہ اس طریقۂ عالیہ کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو پہونچتا ہی کہ آپ خلیفہ برحق اور جانشین مطلق حبیب رب العالمین کے ہین اور محبوب محبوب خدا کے ہین اور باوجود کمالات ولایت محمدیہ کے حامل بار نبوت احمدی کے ہین اسیواسطے بعد سید المرسلین اور بعد انبیاء متقدمین صلوۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کے خلعت سے افضل البشریت کے سرفراز ہوے ہین پس جو طریقہ کہ افضل البشر کو پہونچتا ہی البتہ سب طریقون مین افضل اور اعلی ہوگا انتہی اور اس امر کو منجملہ عقائد جانتے ہین سو یہ بڑی تعجب کی بات ہی کیونکہ اس امر کو عقائد سے کچھ علاقہ نہین ہان بلا شک و شبہ تفضیل شیخین کی تمامی اصحاب پر ثابت و متحقق بہ عقائد اہل سنت و جماعت ہی اور جناب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی تفضیل بدعت ہی اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے افضل ہونے مین کچھ شک و شبہ نہین اونکی ایسی ہی شان بے پایان ہی مولف

شرف اونکو اس صوم و صلوۃ ظاہر سے تھا	سفینہ سینہ کے کینہ تھا دریای عرفانکا
تقدم سب صحابہ پر وہ افضل سب صحابہ سے	سوا اوسکے نہین ہی دوسرا اس عزت و شانکا

مگر اونکے افضل ہونے سے طریقۂ نقشبندیہ سب طریقون مین افضل و اعلی کیونکر ہوگا طریقے کے افضل ہونے کی دو صورتین ہین ایک تو صاحب طریقے کو دیکھنا اس صورت مین حضرت غوث الثقلین ... خواجہ بہاء الدین

نقشبند رحمۃ اللہ علیہما مین جو فضل وشرف کہ حضرت غوث الثقلین کو میسر ہی وہ تمام
کتب سے ظاہر وا ظہر ہی دوسرا اوس شخص کو دیکھنا کہ جس شخص تک یہ طریقہ پہونچتا ہی
اس صورت مین نقشبندیہ طریقہ حضرت صدیق اکبر کو پہونچتا ہی اور قادریہ طریقہ حضرت
علی مرتضی کو آور یہ دونون حضرات جامع طریق نبوت وولایت ہین مگر حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ کا طریق نبوت مین بکمال درجے پر ید طولی اور راسخ قدم ہی اور جناب
علی مرتضی رضی اللہ عنہ کی ثابت قدمی اور دستگیری طریق ولایت مین بدرجۂ اتم
ہی چنانچہ طرق جتنے ہین سب راہ ولایت سے ہین ولایت مین جو تصرف
وشوکت علی مرتضی رضی اللہ عنہ کو ہی وہ دوسرے کو نہین جیسے کثرت اتباع اور
وساطت مقامات ولایت اور خدمات مثل قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہ اور امور
سلطنت سلاطین وغیرہ زمانۂ مرتضوی سے تمام دنیا تک اونھین کے واسطے سے سب کی
یہ بات سیاحین عالم ملکوت پر کب مخفی ومحتجب ہی اور یہ عجب حال ہی کہ اگر کوئی بنظر
اس تصرف وشوکت کے شیخین پر تفضیل دے کیا مجال اپنے طریقے کی جتنی چاہیے
اوتنی ہر شخص کو تعریف وتوصیف کرنی چاہیے مگر دوسرے طرق سے افضل کہنے کو
دلیل ہین لائے اگر مدعی کے پاس طریقۂ نقشبندیہ کے افضل ہونے کی دلیل فقط
منسوب ہونا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کیطرف ہو تو ہم کہتے ہین کہ حضرت
شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا طریقہ چارون اصحاب کی طرف منسوب ہی ضمنسیہ
اس طور سے ہی کہ خرقہ پہنایا حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کو شیخ احمد اسود دینوری
نے اونکو ممشاد علو دینوری نے اونکو ابو العباس نہاوندی نے اونکو شیخ ابو عبد اللہ
محمد بن خفیف نے اونکو شیخ ابو محمد بن حسن جزری نے اونکو سید الطائفہ جنید بغدادی

نے اونکو شیخ ابو سعید خراز نے اونکو شیخ بشر حافی نے اونکو شیخ ابو رجا عطاردی نے اونکو فضیل بن عیاض نے اونکو منصور سلمی نے اونکو شیخ محمد بن مسلم زاہدی نے اونکو شیخ محمد جبیر نوفلی نے اونکو شیخ ابو محمد مطعم نے اونکو افضل اصحاب بتحقیق حضرت امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہم اجمعین نے اور فاروقیہ اس طریق سے ہی کہ خرقہ پہنایا حضرت پیر دستگیر کو ابو الخیر نے اونکو شیخ یوسف نے اونکو شیخ ابو الحسن علی نے اونکو شیخ احمد بن عبد العزیز نے اونکو شیخ کہف الدین ابوبکر عبد اللہ شبلی نے اونکو سید الطائفہ جنید بغدادی نے اونکو شیخ ابو سعید خراز نے اونکو شیخ ابو عبد اللہ مسوحی نے اونکو شیخ ابو تراب نخشبی نے اونکو بایزید بسطامی نے اونکو شیخ امین الدین شامی نے اونکو شیخ عبد اللہ علمدار نے اونکو بہین اصحاب امیر المؤمنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہم اجمعین نے اور عثمانیہ اس وجہ سے ہی کہ خرقہ پہنایا حضرت غوث اعظم کو شیخ حماد نے اونکو شیخ ابو سعید محمد مغربی نے اونکو شیخ ابوبکر احمد بن عثمان مغربی نے اونکو شیخ ابو الفضل عبد الواحد یمنی نے اونکو شیخ احمد بن اسمعیل مکی نے اونکو شیخ ابو المکارم ابوبکر عبد اللہ شبلی نے اونکو شیخ الطائفہ جنید بغدادی نے اونکو خواجہ ابو سعید خراز نے اونکو شیخ ابو عبید حسن مسوحی نے اونکو شیخ ابو تراب نخشبی نے اونکو شیخ ابو عبد الرحمن حاتم اصم نے اونکو شیخ عبد اللہ خواص نے اونکو شقیق بلخی نے اونکو شیخ ابراہیم ادہم بلخی نے اونکو شیخ فضیل عیاض نے اونکو شیخ عبد الواحد بن زید نے اونکو کمیل زیاد نے اونکو کامل حیا وایمان امیر المؤمنین حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین نے علویہ بھی ہی علویہ مین اجداد بزرگوار کیطرف سے حسنیہ ہی یعنی حضرت محی الدین عبد القادر

جیلانی رضی اللہ عنہ کو خرقہ پہنایا اونکے والد ابو صالح موسی نے اونکو اونکے والد سید عبد اللہ جیلی نے اونکو شیخ سید یحیی زاہد نے اونکو سید محمد نے اونکو سید داود نے اونکو سید موسی ثانی نے اونکو سید عبد اللہ ثانی نے اونکو سید موسی الجون نے اونکو سید عبد اللہ محض نے اونکو اونکے والد ماجد امام حسن مثنی نے اونکو اونکے والد ماجد امام حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین نے اور مشایخ کبار کی جانب سے حسینیہ ہی جناب غوث الثقلین کو خرقہ پہنایا ابو سعید مبارک مخزومی نے اونکو ابو الحسن علی ہنکاری نے اونکو ابو الفرح یوسف طرطوسی نے اونکو ابو الفضل عبد الواحد یمنی نے اونکو عبد العزیز سہیل یمنی نے اونکو شیخ شبلی نے اونکو سید الطائفہ جنید بغدادی نے اونکو سری سقطی نے اونکو شیخ معروف کرخی نے اونکو امام موسی رضا نے اونکو امام موسی کاظم نے اونکو امام جعفر صادق نے اونکو امام محمد باقر نے اونکو امام زین العابدین نے اونکو امام حسین رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس ذات بابرکات حضرت آسمان رفعت محرم اسرار یزدانی جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی منتقل البحور تھہری فیضان وانوار سے چارون اصحاب کبار کے مستفیض و پرنور ہوئی آن نسبتون سے افضل واعلی اور اشرف ہونا طریقۂ قادریہ کا سلسلۂ نقشبندیہ پر ظاہر و باہر ہی سوا اسکے ہم اور ایک دلیل رکھتے ہین وہ یہ ہی کہ طریقۂ قادریہ کو نسبت خاص حضرت حسنین رضی اللہ عنہما کی ذات سے ہی اور اونکو سوا اورون کے ایک شرف خاص نسبت سیادت اور فرزندی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل ہی تمام فضل و شرف اور فیضان وانوار اوسی سبب سے حضرت حسنین اور حسن مثنی اور امام زین العابدین وغیرہم کی ذات مین جمع ہین پس طریقۂ قادریہ علیہ خاص طریقۂ فرزندان رسول انس و جان ہی

یہ فضل و شرف نقشبندیہ طریقہ کو کہان ہی فیضان و برکات حضرت حسنین وغیرہما
کی سلمان فارسی اور قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق اور شیخ ابو محمد مطعم اور شیخ محمد جبیر
نوفلی وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین مین ہونا کیونکر ہوگا فافہم صاحب محبوب المعانی
نے نقل کی ہی کہ بی بی نے شیخ محمد بن عبید اللہ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روز
خدمت بابرکت حضرت غوث اعظم محبوب سبحانی سلطان عبد القادر جیلانی رضی اللہ
عنہ مین آکر عرض کی کہ خدا تعالی نے اس ضعیفہ کو مال اور دولت بہت عطا کی ہی
لاکن فرزند صالح کہ توشۂ آخرت ہی اوسکی آرزو رکھتی ہون نہین دیا ہی تمام انبیا و رسل کو
اس بات کی آرزو ہی اور یہی خواہش مجکو ہی کہ آپ کی دعا سے اللہ تعالی عطا فرمائے
میری آرزو برلائے حضرت نے دعا کی ہاتف نے ندا دی کہ یہ ضعیفہ فرزند سے
بے نصیب ہی اسیطرح تین بار سوال و جواب ہوا بار سوم حضرت محبوب سبحانی
مقبول بارگاہ ربانی نے اپنا خرقہ مبارک جسم مطہر سے نکال کر ہوا پر پھینکا اور کہا
جب تک میرا معروضہ قبول ہوگا یہ خرقہ فقر کا نہ پہنونگا اس اثنا مین روح مقدس
و مطہر حضرت خاتم رسالت کی حاضر ہوئی اور وہ خرقہ ہوا سے لیکر دست مبارک سے
غوث اعظم کو پہنایا اور ارشاد ہوا کہ ای فرزند دلبند درگاہ الٰہی نے نیاز ہی ہر وقت کہان
مقام ناز ہی حضرت محبوب سبحانی نے عرض کی یا جدی اس مقام مین مین تنہا تھا اب
مجھپر شفقت پدری سایہ گستر ہی مجکو امید قوی ہوئی ہی کہ اس عورت کو فرزند ہووے بس اسی
مابین مین مژدۂ غیب آیا کہ ای محبوب تیرا معروضہ قبول ہوا اور ہمنے سائلہ کو فرزند دیا
حضرت نے اوس ضعیفہ کو کہا کہ تیرا مدعا بر آیا جا تجھے فرزند ہوگا اونہی ایام مین وہ ضعیفہ
حاملہ ہوئی بعد اتمام ایام حمل کے اوسکو لڑکی پیدا ہوئی بعد چند روز کے اوس لڑکی

سرخ پارچہ پہنا کر حضرت کی خدمت مین لا کر عرض کی کہ یا حضرت بشارت فرزند کی تھی
اور حال یہ کہ یہ تو لڑکی ہی حضرت سے فرمایا کہ یہ لڑکی کیونکر ہوگی بعد اس سخن کے
بجد تمام پیرہن جسم سے اوس لڑکی کے نکالا نظر مبارک اوسپر پڑی اور بخوبی توجہ
کی پھر فرمایا یہ تو فرزند ہی فی الحال علامت رجولیت کی ظاہر ہوئی اور ارشاد ہوا کہ یہ فرزند
میرا ہی نام اسکا مینے شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر رکھا ہی اسکی عمر طویل ہوگی ابرو اور
پستان دراز ہونگی سکتے ہین ہوئے مژگان لمبے دراز تھے کہ جناب شیخ الشیوخ کتابت
کے وقت سر پر ڈال لیتے تھے اور پستان بھی ایک بازو سے دوسرے بازو پر رکھہ لیتے
تھے حسن صورت و سیرت مین نہایت مستحسن اور پیشواے اولیاے زمن تھے نفحات
الانس مین آیا ہی کہ جناب شیخ الشیوخ نے صحبت بابرکت حضرت غوث الثقلین مین بڑا
رتبہ اور مقام حاصل کیا اور حضرت غوث الثقلین نے فرمایا انت آخر المشہورین بالعراق
اور فرمایا کہ یہ لڑکا سر حلقۂ اولیا ہوگا اور اسکے مریدون سے بزرگ اور صاحب ارشاد
ہونگے ویسا ہی ہوا چنانچہ مخدوم بہاء الدین زکریا ملتانی اور قاضی حمید الدین ناگوری
اور جناب شیخ سعدی شیرازی وغیرہ اونکے مرید ہین ہر ایک ان مین سے خدا کا ولی اور
محبوب ہی سلسلۂ سہروردیہ اب تک جو جاری ہی اونھین کیطرف منسوب ہی محبوب
المعانی مین مناقب غوثیہ سے مذکور ہی کہ شیخ علی بن محمد عربی صاحب جاہ و جلال
مالک ملک و مال تھے مگر اونھین کوئی فرزند نہ تھا اسواسطے ہمیشہ اونکو غم و الم رہتا
مشائخ کبار اور اکابر روزگار کی خدمت مین جاتے اور دعا کی التجا لاتے کسیکی دعا اونکے
واسطے مقبول نہوتی اور شاد و خرم کبھی خاطر ملول نہوتے ایک مجذوب نے شیخ علی کو
کہا کہ تو خدمت بابرکت حضرت غوث اعظم مین جا وہ محبوب خدا ہی دعا فرمائیگا اوسکی

برکت سے تیرا مطلب بر آئیگا شیخ موصوف اس بشارت سے شاد ہوا باعتقاد تمام راہی
بغداد ہوا جب دولت ملازمت حاصل ہوئی تو قبل اظہار مدعا حضرت نے فرمایا کہ تیری قسمت
مین فرزند نہین ہی مین کیا کرون کیسے دعا کرون شیخ نے عرض کی اگر میری قسمت مین ہوتا
تو اتنا رنج کیون اوٹھاتا اور یہانتک کیون آتا یہ جانتا ہون کہ نصیب ہون مگر آپ کی
خدمت مین آیا ہون اب امید قوی ہی کہ خدا تعالی میرا مدعا بر لائیگا اور مطلب نکل آئیگا بیت

ہر کس کہ بدرگاہِ تو آید بہ نیاز	محروم ز درگاہ تو کی گردد باز

جب حضرت محبوب خدا نے فرمایا کہ آ میری پشت سے اپنی پشت رگڑ ایک فرزند جو
مجکو ہونیوالا باقی ہی تجکو دیا شیخ نے حسب الحکم ویسا ہی کیا اور وہان سے رخصت ہوا
وقت رخصت ارشاد ہوا کہ نام اس فرزند کا محمد رکھنا اور لقب اوسکا میرا لقب یعنی
محی الدین ہوگا شیخ موصوف وہان سے اپنے وطن کو آئے بی بی اونکی حاملہ ہوئین
بعد انقضاے مدت حمل فرزند ارجمند فضل سے خداوند تعالی کے پیدا ہوا مادر و پدر
اوس فرزند ارجمند کو باامید منظور نظری حضرت غوث الثقلین کی خدمت مین لائے
حضرت نے اوسپر نظر رحمت کی اور کہا سبحان اللہ عجب مرد جہان مین پیدا ہوا کہ اپنے
وقت مین میری زبان ہوگا جو اسرار کہ اولیاء اللہ نے اونکو پوشیدہ رکھا ہی اوسکا اظہار
او ربیان ہوگا اور خرقہ شیخ محی الدین بن عربی کو شیخ جمال الدین یونس نے پہنایا اور
اونکو حضرت پیر دستگیر سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے عطا کیا ایک روز شیخ
محمد محی الدین بن عربی نے اپنے مرشد سے پوچھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے خدای
عزوجل سے کون سی بات سیکھی اور کون سی چیز اونکو وہانسے پہونچی شیخ جمال الدین نے
کہا یہ بات مینے بھی اپنے مرشد حضرت غوث الثقلین سے پوچھی تھی کہ جبرئیل

علیہ السلام نے خدای جل و علا سے کیا لیا اونھون نے فرمایا اخذ عنہ العلم والادب اور تاریخ یافعی مین مذکور ہے کہ شیخ محمد محی الدین بن عربی کی شیخ شہاب الدین سہروردی سے ملاقات ہوئی مگر دونون مین کچھہ بات نہوئی بعد برخاست مجلس کسی نے شیخ شہاب الدین سہروردی کا حال شیخ محی الدین بن عربی سے پوچھا اونھون نے کہا رجل مملو من فرقہ الی قدمہ من السنۃ اور محی الدین بن عربی کا حال شیخ شہاب الدین سہروردی سے دریافت کیا اونھون نے کہا ہو بحر الحقائق رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

نظم

نیر چرخ صفا حضرت غوث الثقلین — گوہر بحر ضیا حضرت غوث الثقلین
مقتدای کملا حضرت غوث الثقلین — انتخاب فضلا حضرت غوث الثقلین
مہبط نور خدا حضرت غوث الثقلین — ہادی راہ ہدا حضرت غوث الثقلین
حامی دین نبی و شرف جملہ ولی — دستگیر فقرا حضرت غوث الثقلین
اثر حب خدا از رخ پاکش روشن — ہست محبوب خدا حضرت غوث الثقلین
نام والا بجد الگشت بآفاق محیط — مثل انوار ذکا حضرت غوث الثقلین
قد بالای تو از عین لطافت گشتہ — سرو گلزار صفا حضرت غوث الثقلین
پیش خورشید رخت نیر تابان بنظر — می نماید چو سہا حضرت غوث الثقلین
بہر مقصود دلم جنبش ابرو کافیست — ناخنت عقدہ کشا حضرت غوث الثقلین
ہست حقا کہ فدا بر لب جان بخش تو — موجۂ آب بقا حضرت غوث الثقلین
دیدم از عین تعشق بنظر آمدہ عین — چشمۂ باغ حیا حضرت غوث الثقلین
میکند خاک درت از پی درد عشاق — اثر خاک شفا حضرت غوث الثقلین
مستفیض ست جہان از برکات ذاتش — منبع فیض خدا حضرت غوث الثقلین

از عنایات و کرم بر من مسکین فرما	نظر لطف و عطا حضرت غوث الثقلین
ہست بر فرق ضیا سایہ دیوار نو	بر زبر از ظل ہما حضرت غوث الثقلین

نواں مقام کرامات کے بیان مین

نثر الجواہر مین روایت ہی شیخ ابو المظفر منصور بن مبارک واسطی اور شیخ عمر اور شیخ ناصر الدین وغیرہ سے کہا او نھون نے کہ ایک روز شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو سعد قیلوی رضی اللہ عنہم حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے مکان مین جمع تھے حضرت شیخ علی بن ہیتی کو بولے کہ کچھ سخن کہہ شیخ سے نے عرض کی کہ حضور اقدس مین کیا کلام کرون میری طاقت نہین پھر شیخ بقا کو فرمایا او نھون نے بھی ویسا ہی معروضہ کیا بعد ازان شیخ ابو سعد کو ارشاد ہوا او نھون نے کچھ مختصر کلام کر کے عرض کی کہ امتثال امر کے لیے کلام کیا اور آپ کی تعظیم کے واسطے خاموش رہا بعد حضرت بلند مرتبت کنز الحقائق بحر الدقائق واقف اسرار یزدانی جناب محبوب سبحانی نے حقائق مین کچھ فرمایا سخن حاضران مجلس پر بڑی عظمت لایا پھر حضرت سے کچھ گانے کا اذن چاہا حکم ہوا قوال آیا چند بیتین گائین اوس محفل سے حضرت پرواز کرنے لگے یہانتک کہ لوگون کی نظر سے غائب ہوے لوگ جب حضرت کے مدرسے مین آئے تو دیکھا کہ حضرت تشریف فرما ہین تنبیہ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضرت نے بھی کبھی راگ سنا ہی مگر وہ راگ ایسا نہ تھا جیسا فی زماننا ہی کیونکہ مزامیر و معارف سوائے طبل غازی اور دف کے حرام ہین اور حضرت کو اوسکا انکار ہی اور اس انکار کا عبارت غنیۃ الطالبین سے اقرار ہی اوس کتاب کی فصل آداب اکل و شرب مین بہ تفصیل مذکور ہی یعنی فرماتے ہین

اگر دعوت کی مجلس مین مزامیر اور عود وغیرہ ہو تو اوس مجلس مین نہ بیٹھے اور بہت احوال
اوسکی حرمت کا آیت اور احادیث کے حوالے سے مسطور ہی اور قرآن شریف سے
بھی اوسکی برائی ہویدا ہی چنانچہ تفسیر حسینی مین لکھا ہی کہ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ
بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ الخ اور بہکا جسکو بہکا سکے تو اونمین سے
ساتھہ آواز اپنی کے اور کھینچ لا اونپر اپنے سوارون اور پیادونکو اس آیت مین صوت
شیطان سے غنا اور مزامیر مراد ہی اور احادیث سے بھی اونکی ممانعت اور حرمت
ثابت اور تحقیق ہوتی ہی مشکوٰۃ کے باب التصاویر مین آیا ہی اخرج البیہقی فی
شعب الایمان عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تعالی
حرم الخمر والمیسر والکوبۃ وقال کل مسکر حرام کوبہ اوس باجے کو کہتے ہین جو
دونون طرف سے منڈھا ہو جیسے ڈھول اور ڈھولک وغیرہ اس حدیث سے
صاف معلوم ہوتا ہی کہ جیسے شراب اور دوسرے نشے کی چیزین حرام ہین ویسے
ڈھولک کی قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہی اور باب بیان الخمر مین لکھا ہی اخرج
احمد عن ابی امامۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وہدی
للعالمین وامرنی ربی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاہلیۃ
خدا تعالی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا تار کے باجونکے دفع کرنیکا جیسے ستار اور طنبورہ
اور سرود اور سارنگی اور چکارا اور بین اور رباب وغیرہ اور نئی کی قسم سے جو بجتے
ہون جیسے بانسلی اور الغوزہ اور شہنائی اور سرنائی اور قرنائی اور ترئی وغیرہ اس
حدیث شریف سے بھی معلوم ہوا جیسا چلیپا وغیرہ کے مٹانے کا حضرت کو
حکم تھا ویسا ہی ان باجون کے دفع کرنیکا بھی حکم تھا جس کام کے مٹانے کو رسول کو

بھیجا ہی البتہ وہ کام غضب الٰہی کا ہی حاصل کلام آیت اور احادیث سے معلوم ہوا
کہ مزامیر وغیرہ لہو لعب حرام اور شیطانی کام ہین حضرت غوث الثقلین نے جو راگ
سنا تھا وہ سنے معارف و مزامیر تھا کیونکہ اونکا قدم جادۂ شریعت پر مستحکم بے نظیر تھا
باجا سواے طبل غازی اور دف نکاح اور عید کے بالاتفاق لہو اور حرام ہی اور جو راگ
کہ بغیر باجے کے ہی اوسمین بھی فقہا اور بعض صوفیہ کو کلام ہی بعض علما نے مباح
مطلق کہا ہی اور بعضون نے مکروہ مطلق لکھا ہی مگر بحر الرائق مین لکھا ہی کہ اصل
مذہب حرمت ہی مطلقا کما نقلہ فی الدر المختار حیث قال ومنہم من اباح مطلقا
ومنہم من کرہ مطلقا وفی البحر والمذہب حرمتہ مطلقا فانقطع الاختلاف بل ظاہر الہدایہ
انہ کبیرۃ ولو لنفسہ انتہی عبارۃ الدر بلکہ ظاہر ہدایہ وہی کہ تحقیق وہ راگ گناہ کبیرہ ہی
اگرچہ اپنے نفس کے لیے ہووے مالابد منہ مین جناب قاضی ثناء اللہ رحمۃ اللہ
علیہ نے لکھا ہی کہ سرود حرام ہی کیونکہ مانع ذکر الٰہی اور برانگیختہ کرنیوالا شہوت کا جانب
معاصی ہی اور اگر کسی کو ایسا نہو مثلا کوئی درویش صاحب نفس مطمئنہ کہ سواے
عشق اور محبت الٰہی کے اوسکو کسی طرح کی خواہش اور رغبت طرف شہوت کے
نہو تو اوسکو زبان سے کسی مرد کے جو قابل شہوت کے نہو کلام موزون خوش الحانی
سے سننا مانع ذکر الٰہی کا نہوگا بلکہ ہیجان محبت الٰہی کریگا ویسے شخص کے حق میں
انکار نکیا چاہیے مقتدای زمان پیشواے جہان خواجۂ خواجگان خواجۂ عالیشان مقبول
بارگاہ خداوند حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبند رضی اللہ عنہ کہ کمال مطیع سنت
نبوی تھے فرماتے ہین نہ این کار میکنم چراکہ مسنون نیست ونہ انکار کیونکہ رسول خدا
علیہ السلام اور صحابۂ کرام کا سماع کچھ معمول نہ تھا اس لیے کہا کہ یہ کام نہین کرتا

کہ سنت نہین ہی اور اوسکی حرمت بھی اونکے پاس ثابت نہ تھی اسواسطے فرمایا کہ انکار بھی نہین کرتا اگر حرام جانتے تو البتہ انکار کرتے اور نہی عن المنکر فرماتے تفسیر عزیزیہ مین مرقوم ہی کہ خدای تعالی نے نفس انسانی کو قرآن مجید مین تین صفتون سے موصوف کیا ہی امارہ لوامہ مطمئنہ امارہ صفت ہی کافرون اور فاسقون کے نفس کی کہ کفر اور فسق سے مونہہ نہین پھیرتے ہین اور اونکا نفس اونکو ہر وقت اونھین کامون کی طرف رغبت دلاتا ہی اور لوامگی اون گنہگارون کے نفس کی تعریف ہی کہ وہ اپنی بدی پر ندامت کھینچتے ہین اور گناہ ہونے کے بعد اپنے کو آپ ملامت کرتے ہین کہ ہمنے یہ کام کیون کیا اور بہت برا کیا اور مطمئنہ ہونا انبیا اور اولیا اور اصحاب کے نفسون کی صفت ہی کہ ایمان اور طاعت اور ذکر اور فکر مین حق کے اطمینان رکھتے اور کشمکش سے خواہشون کے اور خطرات سے گناہون کے اونکے احوال پراگندہ اور اونکی اوقات مکدر نہین ہوسکتی اور بعض کہتے ہین کہ امارگی ہر نفس کی صفت ذاتی ہی کہ شہوت اور غضب کے وقت عقل اور شرع کے حکم پر ظہور کرتی ہی اور لوامگی بھی ہر نفس کی صفت ہی مگر جسوقت کہ عقل اور شرع کیطرف رجوع کرے اور خیر و شر کو پہچانے اور اطمینان بھی ہر نفس کی صفت ہی مگر جب کہ ذکر کا نور تمام جسم کے اجزا پر غالب ہوجاتا ہی تفسیر مدارک مین مذکور ہی کہ نفس مطمئنہ وہ نفس ہی کہ خوف اور اندوہ اوسکو لغزش مین نہ ڈالے اور وہ نفس مومنہ با آرام ہی یا وہ نفس کہ اطمینان ساتھہ حق کے رکھے اور ساتھہ یقین کے تسکین پایا ہووے اور شک و شبہہ اوسکو تردد اور وسواس مین نہ ڈالے انتہی نفس مطمئنہ اعلی مرتبہ ہی اور اوس سے کم لوامہ ہی وہ نفس متقیہ ہی کہ ملامت کرتا ہی کوتاہی تقوے پر اور سب سے

بد نفس امارہ ہی کہ انسان کو بدکاری کی رغبت دلاتا ہی تنبیہ

نفس اصطلاح صوفیاء کرام رضی اللہ عنہم اجمعین مین پانچ قسم پر ہی نفس حیوانیہ نفس امارہ نفس ملہمہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ چنانچہ قدوۃ المحققین حضرت عبدالکریم جیلی قادری رضی اللہ عنہ نے انسان کامل مین اسیطرح لکھاہی اور فرماتے ہین

کلہا اسم الروح اذ لیس حقیقۃ النفس الا الروح ولیس حقیقۃ الروح الا الحق فافہم اس مقام مین تین قسم کا مذکور ہی پانچون قسم کی تفصیل کتاب انسان کامل مین بخوبی مسطور ہی اور مقتدای عالم حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ تعالی عنہ کا بھی راگ سننا ثابت ہی آپ کے ہمسائے مین ایک قوال رہتا تھا اور وہ اپنے گھر مین گایا کرتا تھا اور آپ شب کو سنا کرتے تھے ایک رات اوسکی آواز نہ آئی آپ نے پوچھا کہ یہ شخص کیا ہوا لوگون نے عرض کی کہ وہ مقید ہوا ہی آپ نے حاکم وقت کے پاس اوسکی سفارش کی حاکم نے پوچھا اوسکا کیا نام ہی فرمایا عمر حاکم نے حکم دیا کہ جتنے اس نام کے قیدی ہون سب کو چھوڑ دین سب چھوٹ گئے وہ بھی اپنے گھر مین آیا موافق معمول کے گایا کرتا تھا آپ سنا کرتے تھے حاصل کلام ان اکابر دین کے سننے سے معلوم ہوا کہ غنا بلا مزامیر مختلف فیہ ہی مگر زمان ومکان واخوان کو دیکھنا چاہیے اگر کوئی محل خطر نہو اور کسیطرح کا ضرر نہو تو اوس محل مین انکار وطعن نکیا چاہیے چنانچہ اسی موقع پر پیشوای ارباب حقیقت وطریقت ہادی سالک کہا ہی جناب شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہین

بگویم سماع ای برادر کہ چیست
مگر مستمع را بدانم کہ کیست
گر از برج معنی بود طیر او
فرشتہ فرو ماند از سیر او
وگر مرد لہوست و بازی ولاغ
قوی تر شود دیوش اندر دماغ

چہ مرد سماعست شہوت پرست	بآواز خوش خفتہ خیزد نہ مست
پریشان شود گل بباد سحر	نہ ہیزم کہ نشگافدش جز تبر
جہان پر سماعست و مستی و شور	ولیکن چہ بیند در آیینہ کور
مکن عیب درویش حیران و است	کہ غرقست ازان مینزند پا و دست
نہ بینی ستر بر حدای عرب	کہ چونش برقص اندر آرد طرب
شتر راچو شور طرب در سرست	اگر آدمی را نباشد خرست

یعنی در عشق و معرفت

اور جناب فضیلت مآب مولوی شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین بہ تفصیل اس مسئلے کی حقیقت لکھی ہی اور داد تحقیق دی ہی قاعدہ اصول کا یہ ہی کہ جس مسئلے مین اختلاف ہو یعنی بعض حلال کہین اور بعض حرام کوئی مکروہ کہے اور کوئی مباح تو ایسی صورت مین حرمت اور کراہت کو ترجیح ہوتی ہی اور فوائد الفواد کی پہلی جلد کے دیباچہ سوم کیفیت دوشنبہ غرہ ماہ صفر سنہ ۷۱۳ ہجری مین کہ وہ ملفوظ خاص سر حلقہ خاندان چشتیہ جناب شریعت مآب حقائق پناہی حضرت نظام الدین اولیا محبوب آلہی رحمۃ اللہ علیہ کا ہی اسطرح لکھا ہی در این میان شخصی بیامد و حکایت جماعتی تقریر کرد کہ ہم اکنون در فلان موضع یاران شما جمعیتی کردہ اند و مزامیر در میان بود خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر این معنی نہ پسندید فرمود کہ من منع کردہ ام کہ مزامیر و محرمات در میان نباشد ہر چہ کردہ اند نیکو نکردہ اند درین باب بسیار غلو می فرمود اور دوسری جلد کے دیباجہ اول مین اگر ہر ایک دیباجے کو ایک جلد قرار دین تو یہ دیباجہ جلد پنجم ہوتا ہی کیفیت مین دوشنبہ یکم ماہ ذی قعدہ سنہ ۷۱۹ ہجری کے لکھا ہی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سماع را مباح میدارد باد ف

وتشابہ برخلاف علما رما اکنون درین اختلاف بر ہر چہ حاکم حکم کند ہمان باشد یکی
از حاضران گفت کہ ہم درین روزہا بعضی از درویشان آستانہ دار در مجمعی کہ چنگ و رباب
ومزامیر بود رقصہا کردہ اند خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر فرمود کہ نیکو نکردہ اند انچہ نامشروع است
ناپسندیدہ است اور اوسی جلد پنجم کے یک شنبہ سوم ماہ محرم ۷۲۱ھ ہجری کے کیفیت
مین مرقوم ہی دَرباب سماع فائدہ فرمود و گفت چند چیز موجود شود انگاہ سماع شنود
آن چند چیز چیست مستمع و سمع و مسموع و آلہ سماع انگاہ این تفسیر افادہ فرمود و گفت
مسمع گویندہ است آدمی باشد کہ مرد باشد و مرد تمام باشد کودک نباشد و عورت
نباشد مستمع آنکہ می شنود او باید کہ حق بشنود و مملو از یاد حق باشد مسموع آنکہ انچہ میگویند
باید کہ ہزل و فحش نباشد اما آلہ سماع آن مزامیرست چون چنگ و رباب و مثل این باید کہ
درمیان نباشد این چنین سماع حلال ست انگاہ فرمود کہ سماع صوتیست موزون
آن چرا حرام باشد و آنچہ میگوید کلام [illegible] آن [illegible] گیز تز کر
قلب ست اگر آن تحریک بیاد حق باشد مستحب ست و اگر میل بفساد باشد حرام
اور اخبار الاخیار مین احوال مین حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی
مسند نشین حضرت نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہما کے مرقوم ہی کہ روزی
بعضی از مریدان شیخ نظام الدین اولیا مجلسی داشتند و از دف زنان سرودی
می شنیدند شیخ نصیر الدین محمود در مجلس بود برخاست تا بر آید یاران تکلیف نشستن
کردند گفت خلاف سنت ست گفتند از سماع منکر شدی و از مشرب پیر برگشتی گفت
حجت نمی شود دلیل از کتاب و حدیث می باید بعضی از غرض گویان این سخن بحضرت
شیخ رسانیدند کہ شیخ محمود چنین میگوید شیخ را صدق معاملہ او معلوم بود فرمود درست

میگوید حق آنست کہ او میگوید در سیر الاولیا می نویسد کہ در مجلس شیخ نظام الدین
مزامیر نبودی و تصفیق نکردی و اگر کسی از یاران چیزی بخدمت او میرسانید کہ مزامیر
میشود منع میکرد و میگفت خوب نمی کنند و اللہ اعلم انتہی اخبار الاخیار مین روایت
ہی شیخ ضیاء الدین ابو نصر موسی سے کہ کہا اونھون نے سنا مینے اپنے والد ماجد شیخ
عبد القادر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ مین بعضے سفر مین ایک جنگل مین جا پڑا کہ وہان
پانی نہ تھا چند روز وہان رہا پانی نپایا تشنگی کا غلبہ ہوا حق تعالی نے ایک ابر بھیجا
اوسنے مجھپر سایہ کیا اور چند قطرے اوس سے ٹپکے کہ بسبب اوسکے تسکین حاصل
ہوئی اتنے مین ایک نور ایسا فروزان ہوا کہ تمام افق کو گھیر لیا ایک صورت عجیب
اوسمین سے نکلی او ندا کی ای عبد القادر مین تیرا پروردگار ہون حلال کیا تجھپر جو حرام
کیا تھا اور جو دل مین آوے یہ سنکر مینے کہا اعوذ باللہ من
الشیطان الرجیم [illegible] ہوگیا [illegible] غیب دیکھو اور وہ صورت
دور ہوئی اور وہ شیطان تھا کہا ای عبد القادر نجات پائی تو نے مجھسے بسبب علم
احکام پروردگار کے اور واقفیت ساتھ احوال منازلات کے مینے اسیطرح کے
واقعے سے ستر اہل طریقت کو راہ سے برگشتہ کیا کہ ایک بھی اونمین سے اپنی جا پر
نرہا یہ کیا علم و ہدایت ہی جو حق کی جانب سے تجکو مرحمت ہوا ہی کہا مینے للہ الفضل
والمنۃ و منہ الہدایۃ فی البدایۃ والنہایۃ نثر الجواہر مین روایت ہی شیخ ابی النجا سالم
بن احمد بغدادی سے کہا اوسنے کہ کہا خادم نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے
کہ ایک مرتبہ حضرت پر دوسو پچاس دینار قرض ہوئے تھے ناگہان ایک شخص اجنبی
بلا اذن کے آیا اور حضرت سے باتین کرتا ہوا دیر تک بیٹھا بعد کچھ مدت سے دیکھی

کہا کہ آپ اس سے اپنا قرض ادا کرین اور خود وہان سے چلا گیا حضرت کا ارشاد ہوا
یہ پیسے لے کے لوگونکا قرض ادا کر دو یہ شخص قدرت کا خزانہ دار ہی پوچھا گیا خزانہ دار
کون شخص ہی یہ کیا اسرار ہی فرمایا ایک فرشتہ ہی اولیا کا قرض ادا کرنے کے واسطے
خدای تعالی اوسکو بھیجتا ہی روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ محمد سے کہا اوس نے ایک روز
شیخ ابو الحسن علی بن ہیتی قدس سرہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے دولت خانے
کو آئے اور مین بھی ہمراہ تھا جب حضرت کی دہلیز مین پونہچے تو دیکھا کہ ایک جوان
چت لیٹا ہی شیخ علی بن ہیتی کو دیکھکر کہا کہ حضرت کی خدمت مین میری سفارش کیجیے
شیخ نے حضرت کے پاس اوسکی سفارش کی ارشاد ہوا کہ تمھاری خاطر سے اوسکو بخشا
شیخ اور مین دونون باہر آئے شیخ نے اوس سے کہا مینے تیری سفارش کی پھر وہ
جوان اوٹھا اور دہلیز مین ایک روزن تھا اوسمین سے نکلکر ہوا مین اڑا اور ہماری نظرونسے
غائب ہوا ہمنے اوسکا حال حضرت سے پوچھا فرمایا کہ وہ شخص ہوا پر گزرتا تھا جب
بغداد کو پونہچا تو اپنے دل مین کہا بغداد مین کوئی مرد نہین مینے اوسکا حال سلب کر لیا
اگر شیخ نہوتا تو اوسکو حال نملتا روایت ہی شیخ ابو محمد علی بن ابی بکر ادریس و حانی
یعقوبی سے کہا اوس نے کہ ۵۶۰ھ پانسو ساٹھ ہجری مین شیخ علی بن ہیتی قدس
سرہ نے مجھے نزدیک شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کے لیجا کر عرض کی کہ
یا حضرت اسکو خلعت باطن عنایت فرمائیے حضرت دیر تک سر مبارک اپنا
جھکا کر بیٹھے پھر مینے دیکھا کہ ایک نور حضرت کے سینۂ بے کینہ سے چمک کے میرے
دل مین جلوہ گر ہوا فی الفور قبرونکا احوال منکشف ہوا اور فرشتونکا اپنے اپنے
مقامات مین اقسام اقسام کی زبان سے تسبیح کرنا مفہوم ہوا اور انسانون کی

خلعت باطن عنایت کرنا [illegible]

پیشانی پر جو لکھا ہی سو معلوم ہوا اور امور جلیلہ بکشف جلی روشن ہووے اور جناب اقدس اس طور مصروف سخن ہوے کہ اسکو لے اور کچھہ خوف نکر شیخ علی بن ہیتی نے عرض کی اسکی عقل زائل ہونے کا مجکو اندیشہ ہی پھر حضرت نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر مارا اوس دست مبارک کے مارنے سے مینے اپنے دل مین ایک چیز ہتوڑی کی شکل پر پائی اور کسی چیز سے ڈر نرہا اوس نور کی چمک سے ملکوت کی راہ مین ابتک روشنی پاتا ہون روایت ہی شیخ ابو العباس احمد صرصری اور شیخ شہاب الدین سہروردی وغیرہ سے کہا اونھون نے کہ ایک بار حضرت شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نے شیخ ابوبکر بن حمامی کو فرمایا ای ابی بکر شریعت غرا ہمرے پاس تیری شکایت کرتی ہی اور چند چیزون سے اوسکو منع فرمایا لیکن وہ اون کامون سے باز نہ آیا ایک روز حضرت نے اسکو رصافہ کی جامع مسجد مین پایا اور اپنا دست مبارک اوسکے سینے پر پھرا کے فرمایا ہمنے تجھسے جدا کیا ای ابوبکر اب تو بغداد سے باہر جا فی الفور بڑے بڑے احوال و معاملات اوسکے جو خدا کے ساتھہ تھے گم ہوے اور تمام منازلات پوشیدہ رہے بغداد کے باہر فرق نام کا ایک قریہ تھا وہان چلا گیا جب بغداد کا قصد کرتا تو اوندھے مونہہ گر پڑتا اگر کوئی شخص اوسکو اوٹھا کے لیجانا چاہتا تو وہ بھی گر جاتا چند روز کے بعد شیخ ابوبکر کی والدہ حضرت کے پاس روتی ہوئی آئی اور اپنے لڑکے کو دیکھنے کا شوق اور اپنی عاجزی کی شکایت لائی حضرت نے تھوڑی دیر تک سر جھکا کر فرمایا کہ ہمنے اوسکو اسطور حکم دیا ہی کہ فرق سے بغداد کو زمین مین سے آوے اور تیرے مکان مین جو کوان ہی اوسمین سے نکل کر تجھسے بات کرے ویسا ہی ہر ہفتے مین ایک بار فرق سے اپنی والدہ کے مکان کے کوے مین

آنا اور ملاقات کرکے زمین کے اندر سے چلا جاتا بعد چند مدت کے شیخ عدی بن مسافر نے
حضرت پیر دستگیر کی خدمت مین اوسکی سفارش کے لیے شیخ قضیب البان موصلی کو
بھیجا حضرت نے اونسے نیک وعدہ کیا اور ابوبکر حمامی اور مظفر حمال کے نہایت دوستی تھی
پس مظفر حمال خواب مین خدای جل شانہ کے دیدار سے مشرف ہوا خدای عزوجل نے فرمایا ای
میرے بندے کچھ مجھسے چاہ اوسنے عرض کی ای پروردگار میرے بھائی ابی بکر کا حال
پھر عطا فرما خدای تعالی نے فرمایا میرا ولی دنیا اور آخرت مین جو عبد القادر ہی اوسکے
پاس یہ آرزو لیجا اوسکی حضور مین جا کر کہہ کہ فرمایا تجکو پروردگار نے تیرے سے مین ابی بکر
راضی ہون اب تو بھی راضی ہوجا اوسکی علامت یہ ہی کہ مین چاہتا تھا خلق پر بلا نازل
کرون تونے اونکی سفارش کی مینے سفارش قبول کرلی اور تونے مجھسے چاہا تھا کہ
جو مومن تجکو دیکھے سوا اوسپر میرا فضل شامل رہے اور اوسپر میرا رحم ہووے یہ بھی اپنی بخشش سے
مینے قبول کیا من بعد مظفر حمال نے یکایک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو
دیکھا فرماتے ہین ای مظفر عبد القادر جو میرا زمین پر نائب اور وارث ہی اوسکو کہہ کہ تیرا خدا
تجکو فرماتا ہی ابی بکر کا حال پھیرے اور تو اوسپر میری شریعت کے واسطے غضبناک
ہوا تھا اب مینے اوسکو بخشا جب مظفر حمال خواب سے بیدار ہوا تو خوشی سے ابی بکر
بن حمامی کی طرف گیا تا اوسکو بشارت دیوے اور یہ واقعہ اوسپر مکشوف ہوے اور
ابی بکر کو بعد فقدان حال کے کبھی مکاشفہ نہوا تھا غرض دونو کی آپسمین راہ مین ملاقات
ہوئی دونون ملکر حضرت پیر دستگیر کی خدمت مین حاضر ہوے حضرت نے مظفر کو فرمایا
کہ جو پیام ہی وہ پہونچا پھر مظفر نے جو حال کہ واقع مین دیکھا تھا بیان کیا اگر کچھ بھولتا
تو حضرت اوسکو یاد دلاتے بعد ازان جناب ہدایت مآب حضرت خلائق پناہ نائب رسول

محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نے ابی بکر حمامی سے کوئی امر خلاف شرع نکرنے کی توبہ لی اور اپنے سینۂ مبارک سے لگایا فی الحال اوسنے اپنا حال اول سے زیادہ پایا ابی بکر حمامی سے پوچھا گیا تم اپنی والدہ کے پاس کسطرح آیا کرتے تھے کہا مین جب والدہ کے دیکھنے کا ارادہ کرتا تو مجھے اوٹھاکے زمین کے نیچے سے لے آتے اور مین کوین سے نکل کر ملاقات کر لیتا پھر اوسیطرح اوٹھا کے لے جاتے ترجمہ **خلاصۃ المفاخر فی مناقب الشیخ عبد القادر** مین نقل ہی ابو عبد اللہ بن محمد بن کامل رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوسنے سنا ہی مینے شیخ ابو محمد علی سے کہ کہتا تھا کہ مین ایک وقت بغداد مین شیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ کی ملاقات کو آیا اور ایک مدت خدمت شریف مین رہا جب مصر کو جانے کا ارادہ ہوا تو حضرت سے رخصت چاہی مجھے وصیت کی کہ کسی شخص سے کچھ سوال نکرنا اور انگشت مبارک میرے مونہہ مین رکھکر فرمایا کہ اسکو چوس پھر ویسا ہی کیا بغداد سے یہانتک کہ مصر کو گیا کچھ کھانا پینا ساتھ نہ تھا مگر قوت کو زیادہ پاتا تھا او کسیطرح کا نقصان نہوا **نقل** ہی شیخ ابو المظفر اسمٰعیل بن علی حمیری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوسنے کہ جب میرے پیر شیخ علی بن ہیتی رحمۃ اللہ علیہ بیمار ہوتے تو میری ایک جا تھی کہ وہان آکر بیماری کے ایام گذارتے ایک وقت بیمار ہوئے اور شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ بغداد سے اونکی عیادت کو تشریف لائے وہ دونون بزرگوار اوس مقام مین جمع ہوے اوس جا دو درخت خرمے کے خشک تھے چار سال سے باور نہوے تھے مینے اونکے قطع کرنے کا ارادہ کیا تھا پس شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے تلے وضو کیا دوسرے کے نیچے دو رکعت نماز پڑھی اوسی ہفتے مین دونون درخت سبز ہوے

اور خرمے کا موسم شروع ہوا تھا اوسی موسم مین بار لائے بعد ازان مین اوسی زمین کا
کچھہ میوے کی جنس سے حضرت کی خدمت مین لایا کچھہ اوسمین سے حضرت نے تناول
فرمایا اور کہا بارک اللہ فی ارضک و درہمک و صاعک یعنی خدا تعالی تیری زمین مین اور
درہم مین اور ماپ مین برکت دیوے اوسی سال سے میری زمین کا محاصل مضاعف
ہوتا ہی اور جب کسی کام کو ایک درہم خرچتا ہون تو اوس کام سے دو درہم حاصل
ہوتے ہین اور جب سو گونے گیہون کی کسی جگہہ پر رکھہ کے پچاس گونے کو صدقہ دیتا ہون
تو ماپنے کے وقت سو کی سو پوری رہتی ہین اور جانورون سے اتنے بچے دیے ہین
کہ شمار دشوار ہی حضرت کی دعا کی برکت سے ابتک میری وہی حالت برقرار ہی نثر الجواہر
مین روایت ہی شیخ ابی بکر عبد الرزاق فرزند شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہما سے کہا اونھون نے
کہ مینے بعد انتقال حضرت غوث الثقلین کے شیخ حسن بن طبطبہ بغدادی سے سنا ہی کہ
کہتا تھا کہ مینے حضرت کی خدمت مین طالب علمی شروع کی تھی اور شب کو اکثر بیدار
رہتا تھا اس امید پر کہ اگر حضرت کو کچھہ حاجت ہو تو مین اوسکی بجاآوری مین سبقت
کرون غرض ایک مرتبہ صفر کا مہینا تھا سنہ ۵۵۳ پانسو تریپن ہجری مین حضرت دولتخانۂ
عالیہ سے باہر تشریف لائے مینے آفتابہ حاضر کیا حضرت اوسکو نہ لیکر مدرسے
کے دروازے کی جانب تشریف فرما ہوے دروازہ خودبخود کھل گیا حضرت باہر ہوے
مین بھی پیچھے پیچھے چلا اور دل مین سمجھا کہ حضرت کو میرے آنے کی آگہی نہ ہوگی پھر بعد اوسکے
دروازے پر پہونچے وہ بھی دروازہ خود بخود کھل گیا حضرت باہر گئے پھر دروازہ بند ہوا
مین بھی پیچھے پیچھے حضرت کے چلا جاتا تھا تھوڑی راہ چل کے ایک شہر مین پہونچے
وہ کونسا شہر تھا مجھے معلوم نہین ہوا ایک مکان خانقاہ سے مشابہ تھا اوسمین داخل ہو

ہوے وہان چھہ شخص بیٹھے تھے دیکھتے ہی جلدی حضرت کو اونھون نے سلام کیا پھر
ایک ستون کے پیچھے چھپ کے کھڑا رہا اور اوس مکان کے ایک طرف سے رونے کی
آواز آرہی تھی بعد تھوڑی دیر کے وہ آواز موقوف ہوئی ایک شخص اوس طرف سے جا کر ایک
لاش کاندھے پر لیکے نکلا اور ایک دوسرا شخص سر برہنہ دراز بروت حاضر ہوا اور حضرت کے
روبرو بیٹھا حضرت نے اوسکو کلمہ شہادت تلقین کر کے سر کے بال اور موچھین تراشین
اور اوسکو اپنا طاقیہ پہنا کر محمد نام رکھا اور اون چھہ شخصونکو فرمایا اس میت کے بدلے میں
اس شخص کو قائم کرنے کے واسطے مجھے حکم ہوا ہے اونھون نے کہا سمعًا و طاعةً پھر حضرت
اونکو وہان چھوڑ کر نکلے اور مین حضرت کے پیچھے ہوا تھوڑے وقت مین بغداد کے
دروازے پر پہونچے دروازہ خود بخود کھل گیا پھر مدرسے کے دروازے پر آئے وہ بھی
اوسیطرح کھلا پھر حضرت محل مین داخل ہوے جب صبح ہوئی تو مین موافق عادت
واسطے درس کے آکر بیٹھا مگر حضرت کی ہیبت سے کچھ پڑھ نسکا ارشاد ہوا ای لڑکے
پڑھ تجھے کچھ اندیشہ نہین پھر مینے حضرت کو قسم دیکر وہ معاملہ پوچھا فرمایا جس شہر مین
کہ ہم گئے تھے سو وہ شہر نہاوند تھا اور وہ چھہ شخص ابدال کے نجبا تھے اونمین کا ساتوان
شخص بیمار تھا جب اوسکی موت کا وقت قریب ہوا تو مین وہان پونہچا اور جو اوسکی
لاش لے گیا سو شخص ابو العباس خضر تھا تجہیز و تکفین کے واسطے لے گیا اور مینے
کلمہ شہادت تلقین کیا اور مینے جسکی موچھین تراشین سو وہ شخص ایک نصرانی تھا
قسطنطنیہ کا مجھے حکم ہوا کہ اوسکو اوس میت کے قائم مقام کر اسلیے اوسکو میرے
پاس لائے اور وہ اسلام لایا اب وہ شخص اوتاد سے ہوا ہے پھر حضرت نے مجھسے عہد
لیا کہ میری زندگی تک یہ قصہ کسی سے نکہنا روایت ہے حجاج بن یعلی بن عیسی

مغربی سے کہا اونسے کہ ۵۸۸ھ پانسو اٹھاسی ہجری مین شیخ ابو محمد صالح دکالی کے
ہمراہ مینے حج کیا جب عرفات کو آئے تو وہان شیخ ابو القاسم بن مسعود بغدادی سے
ملاقات ہوئی بایکدیگر سلام کیا او شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کے ایام کا ذکر کرتے ہوے
بیٹھے اس اثنا مین شیخ ابو محمد صالح دکالی نے کہا کہ میرے پیر شیخ ابو مدین مغربی قدس
سرہ نے مجھے کہا ای صالح بغداد کو جا او شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی خدمت مین حاضر
ہونا تجھے فقر سکھلاوے پھر مین بغداد کو آیا او شیخ عبد القادر کو سب سے سوا ہیبت
و وقار مین پایا حضرت نے مجھے ایک سو بیس دن خلوت مین بٹھلایا بعد ازان نزدیک
آکے فرمایا ای صالح ادھر دیکھہ او اشارہ کیا قبلے کیطرف کہا کیا دیکھا مینے عرض کی
ای قبلہ کعبہ دیکھا پھر فرمایا ادھر دیکھہ اور اشارہ کیا مغرب کی جانب اور کہا کیا دیکھتا ہی
مینے عرض کی میرے پیر شیخ ابو مدین مغربی کو دیکھتا ہون پھر مجھسے پوچھا تو [illegible]
جائیگا مینے کہا اپنے پیر کی طرف جاؤنگا فرمایا ایک قدم مین جائیگا یا جیسا آیا تھا ویسا
ہی جائیگا معروضہ کیا کہ جسطرح آیا تھا اسیطرح جاؤنگا حضرت نے فرمایا یہ پورا ہی پھر
ارشاد ہوا ای صالح اگر تو فقر چاہتا ہی تو اوسکو ہرگز نہ پائیگا جب تک کہ اوسکی نردبان پہ
نہ چڑھے اور فقر کی نردبان توحید ہی اور توحید کا مدار محدثات کو اپنی چشم باطن سے دور
کرنا ہی مینے عرض کی ای میرے رہنما آپ اس وصف مین میری مدد کیجیے حضرت نے
میری طرف ایک نگاہ کی فی الفور ارادون کے جذبے میرے دل سے متفرق ہوے جیسے شب کی
تاریکی متفرق ہوتی ہی روشنی سے روز کی اور مین اوس ایک نگاہ سے ابتک بخشش کرتا ہون بہت

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمی بما کنند

تنبیہ

جاننا چاہیے کہ اس روایت مین ایک عجیب نکتہ ہی یعنی فقر کی ابتدا ہی حضرت سے زاوی کو

کیسے مقام عالیہ پر پوہنچایا اور کہان کہان کا تماشا دکھلایا ایک آن مین کعبے کا معاینہ اور مرشد کا مشاہدہ حاصل کروایا اور فرمایا اپنے مرشد کے پاس ایک قدم مین چلا جائیگا جیسا آیا تھا ویسا جائیگا جب وس نے عرض کی کہ جیسا آیا تھا ویسا جاؤنگا تب فرمایا کہ یہ پورا ہی یعنی یہ طریقہ کمال کا ہی بس معلوم ہوا کہ آسمان پر اوڑنا اور زمین مین دھسنا اور قطع مسافت کا کرنا یہ باتین کمال کی نہین ہین کیونکہ کمال انسان کے لیے فقر ہی ہی کمال دیکر انسان کو اشرف مخلوق کیا اور اپنی تمام صفات کو اوسمین جلوہ گر فرمایا اس لیے کوئی انسان سے بہتر نہوا اور تمام مخلوق مین کوئی اوسکا ہمسر نہوا آدم علیہ السلام کو فقر کی بزرگی دی تھی اسواسطے فرشتون نے اونکی برابری نکی اور اشرف آدم مظہر اتم ذات پاک جناب رسالت مآب ہی اور اونکی متابعت کے سبب سے ہر ایک اہل ایمان اس دولت سے بہرہ یاب ہی خدای تعالی نے اپنے تمام کمال اوسمین دئے ہین اور اوسکو اپنا آیینہ کیا ہی بفحوای تاویل المؤمن مراۃ المؤمن کے یعنی مؤمن آیینہ ہی مؤمن کا مؤمن خدا کا نام ہی خدای تعالی کو اپنے مین دیکھنا یہ فقر کا پہلا کلام ہی پہچاننا خالق کا خلق مین اور خلق کا خالق مین یہ توحید کی مشق ہی اور توحید پہلا زینہ ہی فقر کا اس لیے مرشد زمانہ ہادی یگانہ حضرت غوث الثقلین نے راوی کو تعلیم کی اور اوسکی راہ کی تفہیم کی راستہ توحید کا بقول مولوی **جامی** رحمۃ اللہ علیہ ہی **رباعی**

از ساحت دل غبار کثرت رفتن	خوشتر کہ بہرزہ در وحدت سفتن
مغرور سخن مشو کہ توحید خدای	واحد دیدن بود نہ واحد گفتن

جواہر **السلوک** مین مذکور ہی کہ توحید سات قسم پر ہی توحید ایمانی توحید علمی توحید افعالی توحید صفاتی توحید ذاتی توحید حالی توحید الہی اور اوسکی تفصیل اوس کتاب مین بخوبی مرقوم ہی جو چاہے وہ دیکھلے مؤلف

توحید کا ذکر ... سات قسم

غوث کے صدقے سے ہو ای کبریا ۔ دولت توحید ہمین کر عطا
دل مین نہو کچھ بھی سوائے خدا ۔ محو ہو یکسر ہی جو کچھ ما سوا
دل مرا خالی ہو خیالات سے ۔ فقر کے بہرے تو کملات سے
نقش دوئی دل مین نہو مرتسم ۔ کیونکہ ہی اوسکے لیے قاتل وہ سم
صاف رہے دل مرا جون آینہ ۔ زنگ دوئی اوس پہ کبھی آے نہ
غرق رہون بحر مین توحید کے ۔ لطف میسر ہون مجھے دید کے
نائرہ عشق رہے شعلہ زن ۔ فکر سے دل ذکر سے تر ہو دہن

دسوان مقام درس اور وعظ اور نصیحت کے بیان مین

نثر الجواہر مین روایت ہی شریف ابو العباس خضر حسنی موصلی سے کہا اوس نے کہ حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ تمام علوم مین مہارت رکھتے تھے اور حضرت کے مدرسے مین ایک درس تفسیر کا اور ایک درس حدیث کا اور ایک مذہب کا اور ایک خلاف کا صبح کو ہوتا تھا اور سہ پہر کو تفسیر و حدیث و مذہب و خلاف و اصول و نحو کا سبق پڑھاتے اور ظہر کے بعد قرآن شریف ہفت قراءت سے تلاوت فرماتے شیخ عبد الرزاق وغیرہ سے روایت ہی کہا اونھون نے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس عراق وغیرہ اطراف کے شہرون سے استفتا آتا تھا اور کوئی استفتا شب تک نہ رہتا تھا اور کسی جواب مین فکر و تردد نہوتی تھی بمجرد استفتا پڑھنے کے جواب تحریر فرماتے تھے اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہما کے مذہب پر فتوا دیتے تھے حضرت کا جواب بہت سرعت سے تھا تمام عراق کے علما کو نہایت تعجب ہوتا تھا اور حضرت کے پاس جو کوئی فن شرعی شروع کرتا تو اپنے اقران مین سردار اور سرتاج

ہوتا اور دوسرا اوسکا محتاج ہوتا **روایت** ہی شیخ علی بن ہیتی سے کہا اونھون نے ایکدن شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی زیارت کے واسطے تشریف فرما ہوے او شیخ بقا بن بطو حضرت کے ہمراہ تھے پس مینے امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اپنی قبر شریف سے نکل کے حضرت کو اپنے سینے سے لگایا او خلعت پہنایا اور فرمایا ای شیخ عبد القادر علم شریعت اور طریقت اور علم حال اور فعل حال مین سب تیرے محتاج ہوے ہین **روایت** ہی شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب سے کہا اونھون نے کہ میرے والد شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ نے چالیس برس وعظ کیا سنہ پانسو اکیس ہجری مین ابتدا ہوئی اور سنہ پانسو اکسٹھ مین انتہا ہوئی **روایت** ہی شیخ عمر بزار اور شیخ ابو عبد اللہ عبد الوہاب او شیخ ابوبکر عبد الرزاق وغیرہ سے کہا اونھون نے شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ سنہ پانسو تریپن ہجری مین کرسی پر فرماتے تھے کہ سنہ پانسو اکیس ہجری مین سہ شنبے کے روز شوال کے مہینے مین ظہر کی نماز کے قبل مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مجھے فرمایا ای فرزند تو وعظ کیون نہین کہتا مینے عرض کی ای پدر مین عجمی ہون فصحای بغداد کے روبرو کسطرح وعظ کہون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو منہ کھول مینے اپنا مونہہ کھولا حضرت نے اپنا لعاب مبارک میرے مونہہ مین سات مرتبہ ڈال کے فرمایا خلقت کو وعظ کہہ اور اونکو اپنے پروردگار کیطرف حکمت سے نیک نصیحت کر کے بلا پھر مین ظہر کی نماز پڑھ کے بیٹھا ایک جماعت کثیر نے مجھپر ہجوم کیا لیکن میری زبان سے سخن نہ نکلا پس مینے علی بن ابیطالب رضی اللہ عنہ کو اوس مجلس مین دیکھا میرے روبرو کھڑے ہوکے فرماتے ہین ای فرزند سخن کیون نہین کہتا مینے معروضہ

لیا بابا میری زبان سے سخن نہین نکلتا اونھون نے بھی فرمایا اپنا مونہہ کھول مینے
مونہہ کھولا آپ نے اپنا لعاب مبارک چھہ بار ڈالا مینے عرض کی آپ سات مرتبہ
کیون نہین ڈالتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے سات بار نہین ڈالا
اور میری آنکھون سے غائب ہوئے اور مینے یہ سخن کہا غواص الفکر یغوص فی بحر
القلب علی درر المعارف فیستخرجہا الی ساحل الصدر فینادی علیہا سمسار ترجمان اللسان
فتشترون بنفائس اثمان حسن الطاعۃ فی بیوت اذن اللہ ان ترفع فیہا اسم اللہ یعنی فکر کا
غواص دل کے دریا مین ڈوب کر موتی معارف کے سینے کے ساحل پر نکالتا ہی پھر
دلال ترجمان زبان کا اوسکو بیچتا ہی پس اوسکو خرید کرتے ہین بہتر قیمت طاعت کی
دے کر گھرون مین جو اذن دیا ہی خدای تعالی نے پکارنے کا اوسمین اللہ کا نام لیکر
راوی کہتے ہین یہ حضرت کا کرسی پر پہلا کلام ہی روایت ہی شیخ ابی عبد اللہ عبد الوہاب
سے کہا اونھون نے کہ میرے والد ماجد ہر ہفتے مین تین بار وعظ کرتے تھے جمعے کی
صبح کو اور سہ شنبے کی شام کو مدرسے مین اور یکشنبے کی صبح کو خانقاہ مین علما فقہا
اور مشایخ حاضر ہوتے اور مجلس مین دو قاری تھے ترتیل کے ساتھہ بغیر الحان کے
قرارت کرتے اور شریف ابو الفتح مسعود بن عمر ہاشمی مقری بھی حضرت کی مجلس مین
قرارت کرتے تھے اور حضرت کی مجلس مین ہشت سے دو مرد یا تین مرد مرجاتے تھے
اور حضرت کا وعظ چار سو عالم اور انکے سوا دوسرے لوگ بھی رکھہ لیتے تھے اور حضرت
اکثر اپنی مجلس مقدس مین ہوا پر اٹھتے پھر کرسی پر آتے تھے روایت ہی شیخ
عبد الرزاق سے کہا اونھون نے ایک بار عجم سے استفتا آیا صورت مسئلہ یہ تھی
کیا کہتے ہین سادات و علما حق مین اوس مرد کے جسنے قسم کھائی اسبات پر اگر مین

خدا ہی تعالی کی ایسی عبادت جو اوس وقت بین دوسرا کوئی آدمی نکرے اور کوئی اپنا
شریک نرہے نکرون تو میری عورت پر تین طلاق ہین سو وہ شخص کون سی عبادت کرے
اس مسئلے کے جواب سے سب علما عاجز رہے آخر وہ مسئلہ میرے والد کے پاس آیا
اونھون نے فی الفور جواب لکھا کہ وہ شخص مکہ معظمہ کو جاکے مطاف خالی کرے اور
کعبے کا طواف سات شوط پھرے تو اوسکی قسم حلال ہو جائے گی راوی کہتا ہی وہ مستفتی
وہانسے اوسیوقت روانہ ہوا بغداد مین رات تک نرہا روایت ہی شیخ محی الدین
ابو یوسف بن امام ابوالفرج عبدالرحمن بن علی جوزی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا اوسنے
مجھے حافظ ابوالعباس احمد بن احمد نے کہا مین اور تمھارے والد یعنی ابوالفرج بن
جوزی شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہم کی مجلس مین حاضر ہوے قاری نے قرآن مجید کی
ایک آیت پڑھی اور حضرت نے اوسکی تفسیر مین ایک وجہ فرمائی تمھارے والد سے مینے
پوچھا یہ وجہ تمکو معلوم ہی کہا ہان حضرت نے اسیطرح گیارہ وجہ فرمائی ہر بار تمھارے
والد سے پوچھتا تھا کہ یہ وجہ جانتے ہو تو کہتے تھے جانتا ہون بعد ازان حضرت نے
ایک وجہ اور فرمائی مینے تمھارے والد سے کہا یہ وجہ بھی جانتے ہو اونھون نے کہا
نہین جانتا اسیطرح چالیس وجہ فرمائی اور ہر وجہ کو فلان شخص نے کہا کرکے
نسبت کرتے تھے اور ہر وجہ پر ایک دلیل اور دلیل کی تفصیل سے نگذرتے تھے اور
تمھارے والد کہا کرتے کہ یہ وجہ مین نہین جانتا ہون غرض کہ حضرت کے علم سے
اونکو نہایت تعجب ہوا پھر حضرت نے فرمایا اب ہم قال کو چھوڑکے حال کیطرف رجوع
کرتے ہین اور کہا لا آلہ الا اللہ محمد رسول اللہ بمجرد اس کلمۂ طیبہ کے فرمانے کے لوگونپر
اضطراب ہوا اور مجلس کو انقلاب اور تمھارے والد نے اپنے کپڑے پھاڑ ڈالے

روایت ہی شیخ ابو عبد اللہ محمد بن کامل بن ابی المعالی محمد حسنی سے کہا اوسنے
جب حضرت غوث الثقلین کا نام مشہور ہوا اور آفتاب فیضان ولایت و کرامت
اوج شہرت پر آیا تب بغداد کے فقہا سے سو شخص بہت ذکی متفق ہوئے اور مقرر
کیا کہ ہر ایک علیحدہ مسئلہ ایک فن کا حضرت سے پوچھکر الزام دینا اور اسی ارادے سے
وعظ کی مجلس مین حاضر ہوئے مین بھی اوس روز حاضر تھا جب وہ سب مجلس مین بیٹھے
ہوئے تو حضرت نے تھوڑے وقت تک سر مبارک جھکایا یکایک حضرت کے سینے
سے ایک نور چمک کر اون لوگون کے سینون پر گذرا جس پر وہ نور گذرتا تھا وہ
بیہوش اور مضطرب ہو جاتا تھا ایک بار اون سب نے بل کے آواز کی اور اپنے
کپڑے پھاڑے برہنہ سر حضرت کی کرسی کے پاس آکر قدم بوس ہوئے مجلس مین ایسا
شور اوٹھا شاید بغداد تمام لرزا ہو گا پھر حضرت نے ایک ایک کو اپنے سینے سے
لگایا اور فرمایا کہ تیرا سوال یہ ہی اور اوسکا جواب یہ ہی مجلس جب برخاست ہوئی تو مین نے
اون لوگون کے پاس جاکر پوچھا کہ یہ کیا حال ہی کہا اونھون نے کہ جب ہم حضرت
کی مجلس مین بیٹھے تو ہمارے تمام علوم دلون سے محو ہوئے گویا کبھی کچھ ہمارے دلون پر
گذرا نہ تھا حضرت نے اپنی چھاتی سے لگایا جو کچھ کہ محو ہوا تھا سو وہ پھر آیا اور حضرت نے
ہمارے سب مسئلونکا جواب دیا کہ اوسکا ہمکو کبھی علم نہ تھا **روایت** ہی شیخ ابو بکر بن عبد اللہ
حسنی سے کہا اوسنے کہ شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ اول مجلس مین انواع علوم مین
سمند تکلم کی جولانی دکھلاتے اور ایک سخن کو مکرر نفرماتے اور جب کرسی پر رونق افزا
ہوتے تو نہ تھوکتے نہ بینی صاف کرتے نہ کھنکارتے اور وعظ کے معاد و سخن
نہ کہتے اور حضرت کی ہیبت و جلالت سے کوئی شخص مجلس والون سے اوٹھ

نہ سکتا تھا بعدہ فرماتے گزرا قال اب ہم رجوع کرتے ہین حال کیطرف پھر لوگ مضطرب
ہو جاتے اور اپنے مین حال ور وجد پاتے حاضران مجلس دور ہون خواہ نزدیک حضرت کی
آواز ایکسان سنتے اور اوسکو کرامت جانتے اور ارباب مجلس کے خطرون پر مکالمہ
اور کشف سے مواجہہ کرتے اور حضرت جب کرسی پر کھڑے ہوتے تو لوگ بھی
تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے اور جب حکم سکوت کا فرماتے تو حضرت کی ہیبت سے
خاموش ہو جاتے یہانتک کہ سوا انفاس کے کچھہ نہین سنا جاتا اور حاضران مجلس ایک کو
ایک نہین دیکھتے یہانتک کہ بازو والے کو بدون مساس کے نہین پہچانتے اور وعظ کے
وقت ہوا مین رونے کی آواز آتی اور اطراف مجلس کے اکثر آواز جیسے کوئی چیز زمین پر
گرتی ہی سنی جاتی وہ رجال الغیب وغیرہ تھے کہ زمین پر گرتے تھے روایت ہے شیخ
ابی عبد اللہ محمد بن ابی القاسم محمد ازہر بن ابی المفاخر خباز حسینی بغدادی سے کہا اونہوں نے
کہ مین ایک روز حضرت شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین حاضر ہوا اوس روز
بیس ہزار آدمی کے قریب مجلس مقدس مین حاضر تھے اور شیخ علی بن ہیتی رحمہ
حضرت کے مقابل زیر درجہ قاری نشستہ بیٹھے تھے پس شیخ علی بن ہیتی پر غنودگی غالب ہوئی
اور حضرت نے حضار کو فرمایا خاموش رہین سب خاموش ہوے کہ بجز انفاس کچھہ آواز اونسے
نہین نکلتی تھی پھر حضرت کرسی سے اترے شیخ علی بن ہیتی کے روبرو ادب سے کھڑے
ہوئے ہے اور تیز تیز اونکو دیکھنے لگے جب شیخ علی بن ہیتی بیدار ہوے تو حضرت نے
فرمایا تو نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا شیخ علی نے کہا ہان دیکھا پھر فرمایا اسیواسطے مینے ادب کیا نظم

کردم از عقل سوالی کہ بگو ایمان چیست	عقل در گوش دلم گفت کہ ایمان ادبست
آدمی را اگر نی ادبست آدم نیست	فرق درچنین بنی آدم وحیوان ادبست

چند روزی تو دریں جاے تن مہمانے	با ادب باش کہ خاصیت مہمان ادبست
بی ادب را بسماوات بقا منزل نیست	بسماوات بقا منزل پاکان ادبست

پھر فرمایا تجھے حضرت رسالت پناہ نے کیا وصیت کی شیخ علی بن ہیتی نے کہا یہ وصیت
کی کہ آپ کی صحبت مین ہمیشہ حاضر رہون بعد ازان لوگون نے شیخ علی سے پوچھا
اوسنے کہا حضرت نے جو کچھ بیداری مین دیکھا سو مینے خواب مین دیکھا کہتے ہین
کہ اوس دن حاضران مجلس سے سات شخص جان بحق تسلیم ہوئے بعض اوسی جگہہ
موے اور بعض بیہوش تھے سو اوٹھا کے لے گئے بعد اوسی دن انتقال کیا روایت
ہی شیخ ابوسعد قیلوی سے کہا اوسنے کہ مینے بارہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
اور دوسرے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کو شیخ عبد القادر رضی اللہ عنہ کی مجلس مین
دیکھا ہی کہ سردار اپنے تابعدار کو عزت اور حرمت دیتے ہین اور انبیا علیہم السلام کی روحین
آسمان و زمین مین جولانی کرتی ہین جیسے ہوا آفاق مین جولان رہتی ہی اور ملائکہ کے
گروہ مجلس مین حاضر ہوتے تھے اور رجال الغیب اور جنات کی جماعت حضوری کے
لیے جلدی کرتی تھی اور مینے خضر علیہ السلام کو ہمیشہ دیکھا ہی کہ حضرت کی مجلس مین
حاضر ہوے ہین اور کہتے تھے جو شخص اپنی فلاح چاہے تو اس مجلس مین آئے جناب
غوثیت مآب مرجع خلائق وہادی انام کا وہ کلام ہی کہ جس مین ذائقہ حدیث مصطفی
علیہ الصلوۃ والسلام ہی فتوح الغیب مین دس خصلتین ارباب مجاہدہ اور محاسبہ
کے لیے فرماتے ہین خلقت خدا کو راستہ فلاح و رشاد بتلاتے ہین لاہل المجاہدۃ والمحاسبۃ
واولی العزم عشر خصال واسطے ارباب مجاہدہ اور محاسبہ کے جو اپنے نفس سے جنگ
کرتے ہین اور کار وبار کا حساب لیتے ہین اور واسطے ارباب قصد کے جنھون نے

سلوک راہ حق پر دل رکھا ہے دس خصلتین ہین حرزبوہا اون خصلتون کو اپنا ورد کر
اوسپر ثابت کرتے ہین فاذا اقاموہا واحکموہا باذن اللہ تعالی پس جب قائم رکھین
اون خصلتون کو اور راست و درست کرین اونکو حکم سے اللہ کے وصلوا الی المنازل
الشریفۃ پونہچین وہ ارباب مجاہدہ اور محاسبہ طرف مقامون بزرگ بلند مرتبہ کے
الاولی ان لا یحلف العبد باللہ پہلی خصلت وہ ہے کہ سوگند نکھائے بندہ خدائے
عزوجل کی صادقا ولا کاذبا عامدا ولا ساہیا سچ نہ جھوٹ قصد سے نہ غفلت سے یعنی
سچی قسم کھانے کو حرام اور بد نجانے بلکہ عزت وعظمت درگاہ کبریائی کی متقاضی
اس بات کی نہین ہوتی اور اسکی تاب نہین رکھتی کہ سوگند زبان پر لاوے اور ایسی
عادت کرے کہ غفلت سے بھی زبان پر نہ آوے اس ارشاد مین ایک یا ضت شاقہ ہے
جو طالبون کو فرماتے ہین تاکہ عظمت وجلال حق کا دل مین قرار پکڑے اور موجب انوار
اور آثار مذکورہ ہووے لانہ اذا احکم ذلک من نفسہ وعود لسانہ اسواسطے جب کہ استوار
کیا بندے نے قسم نکھانے کو اپنے نفس سے اور عادت پذیر کیا اپنی زبان کو رفعہ ذلک
الی ترک الحلف ساہیا وعامدا لیجاتی ہے اوسکو وہ عادت طرف چھوڑنے سوگند کے
ساتھ غفلت کے ہو یا ساتھ قصد کے فاذا اعتاد ذلک فتح اللہ تعالی لہ بابا من انوارہ
پس جب عادت کی اوسنے ترک سوگند کی تو کھولتا ہے خدای تعالی اوسکے لیے دروازہ بزرگ
اپنے انوار سے یعرف منفعۃ ذلک فی قلبہ پہچانتا ہے بندہ فائدہ اوسکا اپنے دلمین
ورفعۃ فی درجتہ اور ایک بلندی اپنے مرتبے مین وقوۃ فی عزمہ وفی صبرہ اور زور اور
توانائی اپنے ارادے مین اور صبر مین والثناء عند الاخوان اور تعریف کو نزدیک
برادرون اور اقران کے والکرامۃ عند الجیران اور بزرگی نزدیک ہمسایون کے

یعنی یاتم بہ من یعیہ فیہ یہانتک کہ اقتدا کرتا ہی اوسکی جو پہچانتا ہی اوسکو و یہانتک بہن بیراہ اوڑھتا ہی
اور بزرگ رکھتا ہی اوسکو جو دیکھتا ہی اوسکو الثانیۃ یجتنب الکذب ہازلا وجادا دوسری
خصلت یہ ہی کہ کنارہ کرے دروغ کہنے سے ساتھہ ہزل اور جد کے لانہ اذا فعل
ذالک واحکمہ من نفسہ اسواسطے کہ جب اجتناب کیا دروغ کہنے سے اور استوار کیا
اوسکو اپنے نفس سے واعتادہ لسانہ اور عادت کی اوسکو زبان سے اپنی شرح اللہ
بہ صدرہ کھولتا ہی خدای تعالی بسبب اس فعل کے سینہ اوسکا وصفا بہ علمہ اور روشن
کرتا ہی بسبب وسکے علم اوسکا کانہ لایعرف الکذب ایسا ہوتا ہی گویا وہ نہین پہچانتا
جھوٹ کو واذا اسمعہ من غیرہ عاب ذالک علیہ اور جب سنا جھوٹ کو دوسرے سے
عیب رکھتا ہی اوسکو اوس شخص پر یعنی بسبب کراہت اور قباحت دروغ گوئی کے
وغیرہ بہ فی نفسہ اور سرزنش و عار کرتا ہی اوسپر بسبب جھوٹ کہنے کے اپنے دل مین
یعنی اگرچہ بسبب خوف یا حیا یا تکبر یا اور کوئی موانع کے زبان سے منع نکر سکے وان
دعا لہ بزوال ذالک کان لہ ثواب اور اگر دعا کرے اوسکے لیے واسطے دور ہونے
اس صفت کے ہوگا اوسکو ثواب الثالثۃ ان یحذر ان یعد احدا شیئا فیخلفہ تیسری
خصلت یہ ہی کہ پرہیز کرے اسبات سے کہ وعدہ کرے کسیکو کسی چیز کا پس خلاف
کرے اوس وعدے کا ویقطع العدۃ البتۃ یا گذرے وعدہ کرنے سے قطعا و لیکن
خلاف مین نہ پڑے فانہ اقوی لامرہ پس تحقیق پرہیز کرنا وعدہ خلافی سے قوی تر ہی
اوسکے کام مین واقصد لطریقہ اور میانہ روی اور راست روی زیادہ ہی واسطے
راہ سلوک اوسکی کے لان الخلف من الکذب اسواسطے کہ وعدہ خلافی ایک قسم ہی
جھوٹ سے فاذا فعل ذالک فتح لہ باب السخاء ودرجۃ الحیاء پس جب کیا اوسکو کہ خلاوہ

ہوتا ہی اوسکے لیے دروازہ سخا کا اور مرتبہ حیا کا واعطی مودۃ فی الصادقین اور دی جاتی ہی اوسکے لیے دوستی دلون بین صادقین کے ورفعۃ عند اللہ اور بلندی مرتبہ نزدیک خدای تعالی کے الرابعۃ ان یجتنب ان یلعن شیئا من الخلق چوتھی خصلت وہ ہی کہ اجتناب کرے لعنت کرنے سے کسی چیز کو خلق ومردم سے اولیوذی ذرۃ فما فوقہا یا ایذا دیوے بمقدار ذرے کے پس زیادہ اوس سے بغیر حق کے لانہا من اخلاق الابرار والصدیقین اسواسطے کہ یہ خصلت خصلتون سے نیکون اور راست گفتارون اور درست کردارونکی ہی ولہ عاقبۃ حسنۃ فی حفظ اللہ ایاہ فی الدنیا اور واسطے اوس شخص کے جو اجتناب کرے لعنت کرنے سے اور ایذا دینے سے پایان کار نیک ہی نگاہ رکھنے مین خدای تعالی کے اوسکو دنیا مین آفتون سے مع ما یدخر لہ من الدرجات ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ رکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے واسطے درجات آخرت سے ویستنقذہ من مصارع الہلکۃ اور رہائی دیتا ہی اوسکو ہلاکت مین گرنے کے مقامو نسے ویسلمہ من الخلق اور سلامت رکھتا ہی اوسکو خلق سے ویرزقہ رحمۃ للعباد اور نصیب کرتا ہی اوسکو مہربانی بندون پر والقرب منہ اور نزدیکی اپنی سے الخامسۃ ان یجتنب ان یدعو علی احد من الخلق پانچوین خصلت یہ ہی کہ پرہیز کرے بددعا کرنے سے کسی پر وان ظلمہ اور اگرچہ ظلم کیا ہووے وہ فلا یقطعہ بلسانہ پس قطیعت نکرے اوسکے ساتھ زبان کی یعنی دعای بد نکرے کہ اوس سے قطع صلہ رحم اور ترک حق مسلمانی لازم آتا ہی ولا یکافیہ بفعالہ اور بدلا نکرے اوس سے ساتھ کردار اوسکی کے یعنی نکرے اوسکے ساتھ وہ جو کچھ کہ اوس نے کیا ویحمل ذلک لہ تعالی اور اوٹھاوے اوسکو اور تحمل کرے اوسپر واسطے ثواب رضامندی خدای تعالی

ولا یکافیہ بقولٍ ولا فعلٍ اور مکافات نکرے اوس سے ساتھہ کسی گفتار اور کردار سے
فان ہذہ الخصلۃ ترفع صاحبہا الی الدرجات العلی اسواسطے کہ یہ خصلت لیجاتی ہے اپنے
صاحب کو طرف بلند مرتبون کے اذا تادب بہا ینال منزلۃ شریفۃ فی الدنیا والآخرۃ
جسوقت کہ نگہہ رکھے حد کو اس صفت کی اور عادت کرے ساتھہ اوسکے پاتا ہی مرتبہ
بزرگ کو دنیا اور آخرت مین والحب والمودۃ فی قبول الخلق اجمعین اور پاتا ہی دوستی
ظاہر و باطن کی مقبولیت مین تمام خلق کی من قریب وبعید نزدیک سے اور دور
واجابۃ الدعوۃ اور پاتا ہی مرتبہ قبول دعا کا ہوتا ہی مستجاب الدعوات یعنی جب صبر اختیار
کیا اور ظالم کے ظلم پر بددعا نکی تو اوسکی جزا یہ پائی کہ جو دعا اپنے لیے کرے مستجاب
ہووے والعلو فی الخیر اور پاتا ہی بلندی نیکی مین والعز فی الدنیا فی قلوب المؤمنین
اور پاتا ہی غلبہ اور ارجمندی اور بزرگی دنیا مین مسلمانون کے دلون مین الساتویں خصلت
ان لا یقطع الشہادۃ علی احد من الخلق من اہل القبلۃ بشرک ولا کفر ولا نفاق یعنی
یہ ہی کہ جزم نکرے کسی پر مخلوق اہل قبلہ سے ساتھہ شرک اور کفر اور نفاق کے
فانہ اقرب الرحمۃ اسواسطے کہ تحقیق عدم تکفیر اہل قبلہ کا بہت نزدیک ہی ساتھہ
رحمت اور شفقت اور مہربانی کرنے کے خلقت پر یا نزدیک ہی ساتھہ نزول رحمت
حق کے اوپر صاحب اس صفت کے واعلی فی الدرجۃ اور بلندتر ہی درجے
مین اور سبب ہی حصول درجۂ اعلی کا وہی تمام السنۃ اور یہ خصلت سبب تمامی اتباع
سنت کی ہی کیونکہ نہی وارد ہی تکفیر مین اہل قبلہ کے جو نماز پڑھتے ہین قبلے کی
جانب یعنی اگرچہ مذمت اور انکار اور تشنیع اور تقبیح اہل بدعت کی واسطے
رعایت سنت اور ترویج اوس سنت کے آئی ہی مگر تکفیر اونکی خلاف سنت ہی

اور تمام وکمال سنت عدم تکفیر مین باز رکھنا زبان کا ہی وابعد عن الدخول فی علم اللہ اور
بہت دور ہی دخل کرنے سے خدا کے علم مین وابعد من مقتہ اللہ اور بہت دور ہی دشمن
رکھنے سے حق تعالی کے اوسکے قائل کو اور غضب ہونے سے اوسپر واقرب الی
رضاء اللہ ورحمتہ اور بہت نزدیک ہی طرف رضامندی خدای تعالی کے اور اوسکی رحمت کے
فانہ باب شریف کریم علی اللہ تعالی پس تحقیق کہ یہ دروازہ بلند و بزرگ ہی آنے کے واسطے
درگاہ رحمت مین کہ بزرگ ہی نزدیک خدای تعالی کے یورث العبد الرحمتہ للخلق اجمعین
نتیجہ دیتا ہی بندے کو مہربانی کرنے کا واسطے تمام خلق کے السابعۃ ان یجتنب النظر
الی شیئ من المعاصی ساتوین خصلت وہ ہی کہ پرہیز کرے نظر کرنے اور خواہش کرنے سے
گناہ کی چیزون کی طرف ظاہر او باطنا آشکارا اور پنہان ویکف عنہا جوارحہ اور باز رکھے گناہون سے
اپنے اعضا کو اور حواس کو فان ذلک من اسرع الاعمال ثوابا فی القلب والجوارح فی عاجل
الدنیا اسواسطے کہ تحقیق یہ نظر نکرنا گناہون کی جانب اور باز رکھنا نفس کو اوس سے
اسرع اعمال سے ہی از روی حصول ثواب کے دل مین اور اعضا مین اس جہان مین
مع ما یدخر اللہ تعالی لہ من خیر الآخرۃ ساتھہ اوسکے کہ رکھتا ہی خدای تعالی اوسکے لیے آخرت
کی نیکی سے یعنی اگرچہ ترک گناہ بہر وجہ موجب ثواب ہی مگر ہرگز میل نکرنا اور نفس کی
خواہش کے وقت اپنے زور سے اوسکو باز رکھنا ثواب مین بلند درجہ اور زیادہ
سزاوار ہوگا نسال اللہ ان یمن علینا اجمعین بالعمل بہذہ الخصال سوال کرتے ہین ہم
خدای تعالی سے کہ احسان رکھے ہمپر ساتھہ عمل کرنے کے ان خصلتون کی وان یخرج
شہواتنا عن قلوبنا اور باہر نکالے ہماری خواہشون کو دلون سے ہمارے یعنی یہ عام طالبان
اور سالکان طریق کے لیے ساتھہ بہتر طریق کے اس سے بہتر کونسا طریقہ ہوگا کہ

حضرت نے اپنے سوال اور دعا مین شریک کرلیا ہی اللهم انی اسئلک ان تجنب ان تجعل لاحد من الخلق منۃ مؤنتہ **آٹھوین خصلت** یہ ہی کہ پرہیز کرے اسبات سے کہ رکھے کسی ایک پر آدمیون سے اپنی جانب سے مؤنت اور بار اور گرانی صغیرۃ ولا کبیرۃ نہ چھوٹا نہ بڑا اور نہ تھوڑا نہ بہت بل یرفع مؤنتہ عن الخلق اجمعین بلکہ اوٹھالے اپنی مؤنت کو تمام خلق سے مما احتاج الیہ واستغنی عنہ اون چیزون سے کہ نیاز مند ہی طرف اوسکے اور نے نیاز ہی اوسسے فان ذلک تمام عزۃ العابدین پس تحقیق کہ اوٹھانا مؤنت کا خلق سے تمامی عزت ہی عابدون کی کہ بسبب عبادت کے عزت رکھتے ہین اور جب اپنی مؤنت کو خلقت سے اوٹھا لیتے ہین تو زیادہ عزیز ہوتے ہین وشرف المتقین اور سبب بزرگی اور بلند قدری پرہیزگار ونکا ہی وبہ یقوی علی الامر بالمعروف والنہی عن المنکر اور سبب اوس عمل کے توانا اور قوی ہوتا ہی اوپر امر معروف اور نہی منکر کے ویکون الخلق عندہ اجمعین بمنزلۃ واحدۃ اور ہوتی ہی خلق نزدیک اوسکے ایک تمیز مین کیا غنی اور کیا فقیر فاذا کان کذلک نقلہ اللہ تعالی الی الغنی والیقین والثقۃ بہ پس جب ہوئے کوئی شخص ایسا لیجاتا ہی اوسکو خدای تعالی طرف نے نیازی کے اور یقین اور اعتماد کرنیکے اور استواری رکھنے کے ساتھہ خدای عزوجل کے ولا یرفع احدا ہوا او ربلند نہین کرتا ہی مرتبہ کسی ایک کا اپنی خواہش نفس سے ویکون الخلق عندہ فی الحق سواء اور ہوتی ہی خلق نزدیک اوسکے حق کہنے مین برابر دیقطع بان ہذا الباب عز المؤمنین وشرف المتقین اور چاہیے کہ جزم کیا جاوے کہ آنا اس کام مین سبب ہی مسلمانون کی عزت کا اور پرہیزگارون کی بزرگی کا وہو اقرب باب الی الاخلاص اور یہ بہت نزدیک دروازہ ہی اخلاص مین آنے کے واسطے الناس ینبغی لہ ان یقطع طمعہ من الآدمیین

نوین خصلت یہ ہی کہ سزاوار ہی اس راہ کے سالک کو کہ قطع کرے اپنی طمع آدمیون سے
ولایطمع نفسہ فیمافی ایدیہم اور طمع مین نڈالے اپنے نفس کو اون چیزین کہ اونکے ہاتھ
مین ہی فانہ العز الاکبر پس تحقیق یہ بڑی عزت ہی تمام عزتون سے والغنی الخالص اور تونگری
اور بے نیازی ہی بے آمیزش فقر و احتیاج کے والملک العظیم اور بادشاہی بزرگ ہی
والفخر الجلیل اور فخر بزرگ ہی والیقین الصافی اور یقین روشن ہی والتوکل الشافی الصریح
اور توکل شفا بخش ہی علت شرک اور اعتماد غیر سے صاف اور خالص وہو باب من
ابواب الثقۃ باللہ اور وہ ایک دروازہ ہی دروازون سے اعتماد کے اوپر خدای عزوجل
اور استواری ساتھہ اوسکے وہو باب من ابواب الزہد اور وہ ایک دروازہ ہی دروازونسے
زہد اور بے رغبتی کے دنیا مین وبہ ینال الورع اور اوسی سے حاصل کی جاتی ہی پرہیزگاری
ویکمل نسکہ اور ساتھہ اوسیکے کامل ہوتی ہین عبادتین اوسکی وہو من علامات المنقطعین
الی اللہ اور وہ قطع طمع نشانیون سے قطع کرنے والے اور توڑنے والے اور تنہا
چلنے والونکے ہی طرف خدای عزوجل کے العاشرۃ التواضع دسوین خصلت تواضع
ہی لان بہ یشید محل العابد اسواسطے کہ تحقیق بسبب صفت تواضع کے اصلاح دیا جاتا ہی اور
بلند ہوتا ہی محل عابد کا ویعلو منزلہ اور بلند ہوتا ہی مرتبہ اوسکا ویستکمل العز والرفعۃ
عند اللہ سبحانہ وعند الخلق اور بسبب تواضع کے کامل اور تمام ہوتی ہی عزت اور
بلندی نزدیک خدا کے اور نزدیک خلق کے ویقدر علی مایرید من امر الدنیا والاخرۃ
اور قادر ہوتا ہی اوس چیز پر جو کہ چاہتا ہی کاروبار دنیا اور آخرت سے وہذہ الخصلۃ
اصل الطاعات کلہا وفرعہا اور یہ خصلت تواضع کی بیخ ہی تمام طاعتون کی اور شاخ
ہی اونکی یعنی طاعات اوس سے پیدا ہوتے ہین اور پھر وہی طاعات تواضع کا نتیجہ لاتے

ہین و کمال لہا اور اونکے تمام و کمال کا سبب ہی منازل السائرین مین حقیقت
تواضع کی اسطرح مذکور ہی کہ معارض نکرنا عقل کو سمع کے ساتھہ اور قبول کرنا جو کچھہ کہ شارع نے
لہا ہی اور خبر دی ہی نلے مزاحمت دلیل عقل کے اور نے مبادرت اور مسارعت کے ساتھہ
امتثال اسکی کے و بہ یدرک العبد منازل الصالحین اور بسبب تواضع کے پاتا ہی بندہ منازل
صالحین کو الراضین عن اللہ فی السراء والضراء کہ خوش ہین خدا سے خوشی اور ناخوشی مین
وہی کمال التقوی اور صفت تواضع کی کمال ہی تقوے کا یعنی اگر متقی تکبر کرے اور
ساتھہ امتثال امر الٰہی کے گردن ندھرے تو ضائع ہوتے ہین تمام کاروبار اوسکے
اور معنی تواضع کے لغت مین فروتنی اور نرمی ہی اور حقیقت تواضع کی وہ ہی کہ اپنے کو
طلب مین حقوق کے اوس مرتبے مین جو لائق اوسکے ہی رکھے اور اگر بالاتر اپنے مرتبے
سے رکھے تو اوسکو تکبر کہتے ہین اور اگر بدرجۂ پایان تر رکھے تو اوسکو خمود کہتے ہین اور
یہ بھی محمود نہین ہی جیسا کہ تکبر یہ دونون شق افراط و تفریط کی ہین اور تواضع توسط ہی
درمیان اون دونون کے اور وصیت مشایخین کی اور مبالغہ اونکا رعایت مین
صفت تواضع کی اسی حد پر ہی گویا تواضع کو ضعف کے مقام مین رکھا ہی واسطے
اوکھیڑنے تکبر کے نفوس سے مریدون کے کہ تکبر مین گرفتار ہین اور ایک علامت
تواضع سے وہ ہی جو حضرت فرماتے ہین والتواضع ہو ان لایلقی العبد احدا من الناس
اور نشان تواضع کا وہ ہی کہ پیش نہ آئے بندہ کسی ایک کو آدمیون سے الا رای لہ الفضلا
علیہ مگر یہ کہ دیکھے اور اعتقاد کرے اوس شخص کے لیے زیادتی اپنے پر و یقول او ر
عسی ان یکون عند اللہ خیرا منی قریب ہی کہ ہووے وہ شخص نزدیک خدا کے بہتر مجھسے
وارفع درجۃ اور بلند تر ازروی مرتبے کے فان کان صغیرا قال ہذا لم یعص اللہ تعالی

پس اگر ہووے لڑکا تو کہے کہ اس شخص نے خدای تعالی کا گناہ نہین کیا ہی وانا قد عصیت اور مینے گناہ کیا ہی فلا شک انہ خیر منی پس شک نہین کہ وہ بہتر ہی مجھسے اور اسیطور پر ہی اگر بالغ چھوٹا ہو اوس سے تو وان کان کبیرا قال ہذا عبد اللہ تعالی قبلی اور اگر ہووے بزرگ کہے کہ اسنے عبادت کی ہی خدای تعالی کی مجھسے آگے وان کان عالما قال ہذا اعطی مالم ابلغ ونال مالم انل اور اگر ہووے اہل علم تو کہے کہ اوسکو دی گئی ہی وہ چیز جو نہین پہونچا ہون مین اوسکو اور پایا ہی اوس چیز کو کہ نہین پایا مینے اوسکو وعلم ما جہلت اور جانا ہی اوس چیز کو کہ نہین جانا مینے اوسکو وہو یعمل بعلم اور وہ عمل کرتا ہی ساتھ علم ودانش کے وان کان جاہلا قال ہذا عصی اللہ بجہل وانا عصیتہ بعلم اور اگر ہووے جاہل تو کہے اسنے گناہ کیا ہی خدای تعالی کا ساتھ نادانی کے اور مینے گناہ کیا ہی دانستہ ولا ادری بم یختم لی وبم یختم لہ اور نہین جانتا ہون مین کہ کس حالت پر ختم کیا جاتا ہی میرے لیے یعنی کس حالت مین موت آتی ہی اور ساتھ کس چیز کے ختم کیا جاتا ہی اوسکے لیے وان کان کافرا قال لا ادری عسی یسلم ہذا فیختم لہ بخیر العمل اور اگر ہووے کافر تو کہے کہ نہین جانتا ہون مین انجام کار کیا ہی قریب ہی کہ وہ مسلمان ہووے پس ختم کیا جاوے اوسکے لیے نیک عمل پر وعسی اکفر فیختم لی بسوء العمل اور قریب ہی کہ معاذ اللہ کافر ہو جاؤن مین پس ختم کیا جاوے میرے لیے برے عمل پر وہذا باب الشفقۃ والوجل اور یہ دروازہ ہی مہربانی کرنے کا غیر پر اور خوف کرنے کا اپنے نفس پر واولی ما یصحب وآخر ما یبقی علی العباد اور سزاوار ترین اوس چیز کا ہی کہ صحبت رکھی جاوے اوسکے ساتھ اور آخر تر اوس چیز کا کہ باقی رہے اثر اوسکا بندون پر فاذا کان العبد کذلک سلمہ اللہ تعالی من الغوائل پس جب ہووے بندہ اس صفت پر سلامت رکھتا ہی خدای تعالی اوسکو

حادثون اور آفتون نفسانی سے اور وساوس شیطانی سے وبلغ بہ منازل النصیحۃ للہ
عزوجل اور پہونچاتا ہی اوسکو منزلون اور مقامون نصیحت مین واسطے اللہ کے یعنی
صاف دل ہونے اور ادا کرنے مین حقوق اوسکے کے وکان من اصفیاء الرحمن واحبائہ اور
ہوتا ہی برگزیدگان خدای مہربان اور دوستان خدا سے وکان من اعداء ابلیس اور ہوتا ہی
شیطان کے دشمنون سے عدو اللہ جو دشمن ہی خدای عزوجل کا وہو باب الرحمۃ اور وہ
دروازہ رحمت کا ہی ومع ذلک یکون قطع باب الکبر اور باوجود اسکے ہوتا ہی کہ تحقیق
قطع کیا ہی باب تکبر کا یعنی بند کیا ہی وحبال العجب اور رسیان خویشتن بینی کی ورفض
درجۃ العلو فی نفسہ فی الدین والدنیا والاخرۃ اور ترک کیا ہی مایۂ تکبر کو اپنے نفس مین
دین اور دنیا اور آخرت مین وہو مخ العبادۃ اور وہ مغز ہی عبادت کا وغایۃ شرف
الزاہدین اور زاہدون کی بزرگی کی انتہا ہی وسیماء الناسکین اور عبادت کرنے والونکی
علامت ہی فلا شئی منہ افضل پس نہین ہی کوئی چیز فاضل زیادہ اوس سے ومع ذلک
یقطع لسانہ عن ذکر العالمین ومالایعنی اور باوجود اسکے چاہیے کہ قطع کرے اپنی
زبان کو ذکر بد سے اہل عالم کے اور اوس چیز سے جو مقصود اور درکار نہین ہی
اوسکو اور فائدہ نہین اوس چیز مین فلا یتم لہ عمل الا ہپس تمام وکمال نہین ہوتا ہی
کوئی عمل مگر بسبب اوسکے ویخرج الغل اور نکالتا ہی کینہ اور دشمنی کو والکبر اور
تکبر کو والبغی اور حد سے گذرنے کو اور ستم کرنے کو من قلبہ فی جمیع احوالہ اوسکے
دل سے تمام احوال مین اوسکے وکان لسانہ فی السر والعلانیۃ واحدا اور ہوتی ہی
زبان اوسکی خلقت کے ذکر کرنے مین نہان وآشکارا ایک اور موافق ومشیتہ فی
السر والعلانیۃ واحدۃ اور ہوتی ہی خواہش بھی اوسکی پوشیدہ اور ظاہر مین ایک یعنی

ایسا نہین ہوتا کہ دل مین تو دنیا اور دولت اور ناز و نعمت کی خواہش ہووے
اور آشکارا خلقت سے خواہش دین کی اور زہد اور ریاضت اور مجاہدے کی کرے
وکلامہ کذالک اور ہوتا ہی کلام بھی اوسکا ایسا ہی یعنی ظاہر و باطن مین ایک ہی ہوتا ہی
والخلق عندہ فی النصیحۃ واحداً اور ہوتی ہی خلق خدا نزدیک اوسکے نصیحت کرنے
مین اور خیر خواہی مین اور ادای حقوق مین ایک یعنی سب کے لیے بہتری چاہتا ہے
اور حق ہر ایک کا جس مرتبے مین کہ ہی ادا کرے بغیر لحاظ خویش و بیگانے کے اور نزدیک
اور دور کے ولا یکون من الناصحین ویویدکر احدامن خلق اللہ بسوء اور نہین ہوتا ہی
ناصحان اور خیر خواہان خلق سے اور حال یہ کہ وہ یاد کرتا ہی کسی ایک کو خلق سے
ساتھہ بدی کے اوبعیرہ بفعل یا سرزنش کرتا ہی کسی ایک کو ایک کام مین مگر واسطے
مصلحت پند و نصیحت کے اور واسطے باز رکھنے کے بدی سے او یحب ان یذکر
عندہ واحد بسوء یا دوست رکھے کہ ذکر کیا جاوے نزدیک اوسکے کوئی شخص
ساتھہ بدی کے او یبتاج قلبہ ان ذکر عندہ احد بسوء یا خوش ہووے اور راحت
پاوے دل اوسکا اگر ذکر کیا جاوے کوئی شخص نزدیک اوسکے ساتھہ بدی کے
دینہ آفۃ العابدین وعطب النساک وہلاک الزاہدین اور یہ خصلت سبب آسیب
عابدون کا اور ہلاک متعبدونکا اور زاہدونکا ہی یعنی بعض اونسے جو کہ مرتبہ استقامت
کو نہین پہونچے ہین اور گرفتاری نفس اور خواہش سے نہین نکلتے ہین ساتھہ ذکر
برائی کرنے لوگون کے اور کاہلون کے اور دنیا دارون کے اونکے عیب مین خوش ہوتے
ہین اور ورطہ ریا اور عجب مین گرے ہین الا من اعانہ اللہ تعالی علی حفظ لسانہ مگر وہ شخص
کہ مدد کی ہی اوسکی خدای تعالی نے اوپر محافظت زبان اوسکی کے وقلبہ

برحمتہ اورا وپر محافظت دل اوسکی کے ساتھ رحمت اپنی کے مُواعد

یا خدا این ہمہ خصائل را	یا خدا این ہمہ فضائل را
بہر آن قطب عالمِ امکان	بہر آن شاہِ غوث کون و مکان
کن عطا ما گناہگاران را	سینہ سوزان و دل فگاران را
ہر چہ باشد ذمائمِ اخلاق	دور گردان ز ما تو یا خلاق
کن مطیع رسول و غوث زمن	از پی حرمت حسین و حسن

گیارھوان مقام وفات کے بیان مین

نثر الجواہر مین فتوح الغیب سے مذکور ہی کہ جب حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ مرض موت سے بیمار ہوئے تو حضرت کے بزرگ فرزند ارجمند فضائل و کمالات مآب جناب شیخ سیف الدین عبدالوہاب نے عرض کی کہ یا سیدی آپ کے بعد مین کس چیز پر عمل کرون حضرت نے فرمایا پرہیزگاری کر اور خدا کے سوا کسی سے مت ڈر اور اوسکے سوا کسی سے امید نرکھہ اور بہت کام مین کہ خدای تعالی کیطرف احتیاج رکھتا ہی سو او سبکے لطف پر تکیہ کر اور اپنی تمام حاجتین خدای تعالی سے چاہ او خدا کے سوا کسی پر اعتماد نرکھہ اور لازم پکڑے توحید کو کہ تمام ونکا اتفاق ہی پھر اس کلمے کو تین بار فرمایا فائدہ ذوالنون رضی اللہ عنہ کہتے ہین توحید وہ ہی کہ جانے تو کہ قدرت خدای عزوجل کی تمام اشیا مین بے شرکت و مزاج ہی وضع اوسکی اشیا کو بے علت و علاج ہی اور علت ہر چیز کی صنعت اوسکی ہی اورا وسکی صنعت کو کوئی علت نہین اور آسمانون مین اور زمینون مین سوا اوسکے کوئی مدبر اور خالق نہین اور جانے تو جو چیز کہ تیرے دل مین خطور

گہرتی ہی اور تیرے ادراک مین آتی ہی خدای تعالی اوسکے ماورا او سواہی **بیت**

ہرچہ اندیشی پذیرای فناست		انچہ دراندیشہ ناید آن خداست	

اور حضرت نے فرمایا جب دل خدای تعالی کے ساتھہ درست ہوتا ہی تو اوس دل سے کوئی چیز جدا نہین ہوتی اور جو علوم کہ اونکے ساتھہ احتیاج ہو دل سے باہر نہین جاتے اور فرمایا کہ مین مغز ہون بغیر پوست کے دوسرے فرزند جو گرد بیٹھے تھے اونکو ارشاد ہوا کہ میرے نزدیک سے دور ہو جاؤ کیونکہ مین ظاہر مین تمھارے ساتھ ہون اور باطن مین دوسرون کے ساتھہ اور فرمایا کہ تمھارے سوا دوسری خلقت میرے پاس حاضر ہوئی ہی اوسکے لیے جگہہ کشادہ کردو اور اونکا ادب کرو اور اپنی حد پہ رہو یہان مہربانی اور بڑی بخشش ہی اونکے لیے جاے تنگ نکرو اور حضرت کے پاس رحمت کے فرشتے اور مقربون کی ارواح حاضر ہو کے سلام کرتے تھے اور حضرت اونکو ایکدن تمام اور ایک رات سلام کا اسیطرح جواب دیتے تھے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ غفر اللہ لی ولکم وتاب اللہ علی وعلیکم بسم اللہ غیر مودعین یعنی تمپر سلام اور رحمت اور برکتین خدای تعالی کی اللہ بخشے مجھے اور تمکو اور رحمت سے متوجہ ہووے مجھپر اور تمپر ببرکت نام خدا کے رخصت نہین کرنے والے ہین جیساکہ قرآن مجید مین آیا ہی نَحْنُ اَوْلِيَاۤءُكُمْ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ اور ارشاد ہوا افسوس تمپر کہ میرے ساتھ کیا گمان کرتے ہو کیونکہ مین پروا نہین کرتا کسیکی نہ ملک الموت کی نہ اور کسی فرشتے کی ای ملک الموت جسنے ہمکو عطا کی ہی سو وہ ہمکو دوست رکھتا ہی اور بغیر تیرے وہ ہمارا کام کرتا ہی اور جس شب کو حضرت کی وفات ہوئی اوسکے قبل دنکو حضرت نے ایک بلند آواز کی **روایت** ہی شیخ موسی اور شیخ عبد الرزاق

پسران حضرت غوث الآفاق سے کہا اونھون نے حضرت نے اپنے دونون ہاتھ
دراز کرکے فرمایا وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ توبوا ودخلوا فی الصف ہوذا اجی
الیکم یعنی تمپر بھی سلام اور اللہ کی رحمت اور اوسکی برکتین ہون توبہ کرو اور صف مین
داخل ہوجاؤ وہ یہ کہ آتا ہون مین تمھاری طرف اور فرماتے تھے نرمی کرو بعد ازان
حضرت کو موت کی مستی آئی اور فرمایا کہ میرے اور تمھارے اور تمام خلق کے درمیان
بہت تفاوت ہی جیسا کہ آسمان و زمین مین دوری واقع ہی پس مجھے کسی پر اور کسیکو
مجھپر قیاس نکرو بعد ازان شیخ عبد العزیز فرزند ارجمند حضرت حق پسند نے عرض کی
کہ حضرت کا احوال کیسا ہی ارشاد ہوا کہ تم مجھسے کچھ نہ پوچھو کیونکہ مین ایک حال سے
طرف دوسرے حال کے جاتا ہون جو خدای عزوجل کے علم مین ہی اور شیخ عبد العزیز
نے پوچھا کہ آپ کیا بیماری رکھتے ہین فرمایا کہ میری بیماریکو کوئی نہین جانتا اور کوئی
نہین پاتا نہ آدمی نہ پری نہ فرشتہ بعد ازان حقائق و معارف کے بیان مین آئے
اور فرمایا خدا کا علم ازلی جو لایزال مین بندون کے ساتھہ متعلق ہی سو ہرگز پھرتا
نہین کیونکہ حکم متغیر اور متبدل ہوتا ہی علم متغیر نہین ہوتا اور حکم منسوخ ہوتا ہی
علم منسوخ نہین ہوتا محو کرتا ہی خدای تعالی جسکو چاہتا ہی اور ثابت رکھتا ہی
جسکو چاہتا ہی محو اثبات احکام مین ہی اور خدای تعالی کے پاس ام الکتاب ہی
اوسمین جو لکھا ہی وہ تغیر نہین پاتا اور خدای تعالی جو کرتا ہی اوس سے سوال نہین
کیا جاتا اور بندے سوال کیے جاتے ہین بعد ازان عبد الجبار نور دیدۂ
محبوب کردگار نے پوچھا کہ حضرت کے جسم مبارک مین کونسی چیز درد کرتی ہی فرمایا
کہ میرے تمام اعضا درد کرتے ہین مگر دل کو کچھہ درد نہین وہ درست اور ثابت ہی

خدای عزو جل کے ساتھہ پھر جب حضرت کو موت آئی تو فرمایا استعنت بلا الہ الا اللہ

سبحانہ وتعالی الحی الذی لایخشی الفوت سبحان من تعزز بالقدرۃ و قہر العباد بالموت

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یعنی مدد چاہتا ہون مین ساتھہ کلمۂ توحید کے کوئی الہ

نہین ہی مگر خدای تعالی کہ پاک اور بلند ہی ایسا زندہ ہی کہ اوسکو ڈر نہین مرنے کا

پاک ہی وہ ذات جو غالب ہی ساتھہ قدرت کے اور مقہور و مغلوب کیا ہی بندونکو

ساتھہ موت کے نہین ہی کوئی معبود سوا اللہ کے محمد پیغامبر ہین خدا کے جناب

شیخ موسی آپ کے فرزند سعادت مند کہتے ہین کہ حضرت نے لفظ تعزز کا فرمایا سو

زبان مبارک سے درست ادا نہوا پھر اوس لفظ کو تکرار فرمایا اور اپنی آواز کو

اس لفظ سے بلند کیا جب وہ لفظ زبان سے درست ادا ہوا پھر اللہ کی لفظ کو تین بار

کہا بعد ازان آواز مبارک پست ہوئی اور زبان تمام حلق سے چمٹ گئی پس نکلی

روح مقدس اونکی رضوان اللہ علیہ واعاد علینا من برکاتہ وختم لنا بخیر ولجمیع

المسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین آمین آمین آمین رضامندی خدا کی ہووے

اونپر اور عائد فرماوے ہمپر برکتون سے اونکی اور ختم فرماوے ہمارے واسطے ساتھہ

خیر کے اور تمام مسلمانون کے واسطے اور ملاوے ہمکو ساتھہ صالحین کے رسوا

نکئے جاوین اور نہ ڈالے جاوین فتنے اور بلا مین قلائد الجواہر مین شیخ

شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی محدث سے روایت ہی کہ وفات حضرت غوث

الثقلین کی بغداد شریف مین شنبے کی شب کو ربیع الآخر کی آٹھوین تاریخ سنہ

پانسو اکسٹھہ ہجری مین ہوئی اور رات ہی کو باب ازج کے نزدیک مدرسے مین دفن

ہوے اور علامہ شمس الدین ابو المظفر یوسف نے کتاب مرآت الزمان مین

لکھا ہی کہ حضرت کی رحلت سنہ پانسو اکسٹھہ ہجری مین ربیع الآخر کے مہینے مین شنبے کی شب کو ہوئی خلقت کی کثرت کے سبب سے دوسری شب کو دفن ہوئے اور بغداد مین کوئی شخص باقی نرہا مگر حضرت کے جنازے پر پونہچا اسنے اور بازار مین کثرت نے شمار تھی اور ابن النجار نے اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ حضرت کا انتقال شنبے کی شب کو ہوا ربیع الآخر کی دسوین کو تجہیز و تکفین سے شب کے وقت فراغت ہوئی اور جناب **شیخ عبد الوہاب** نے امام ہو کر جنازے کی نماز پڑھی بہت رفیق اور فرزند اور مرید جمع تھے اونکے مدرسۂ عالیہ کے رواق مین دفن کیا مولف

عالم کا غم سے کیون نہ دگرگون ہو حال آج　　محبوب خاص حق کا ہوا انتقال آج
فرد فرید دفتر عرفان گم ہوے　　ڈوبا جہان سے نیر چرخ کمال آج
غم سے ہوا ہی چاک گریبان صبح کا　　ارباب وجد ہوگئے سب خستہ حال آج
ہوش و حواس و عقل و فراست کدھر گئے　　یارب ہی کیسا دل مین حسرت اشتعال آج
تزئین خاندان نبوت نہین رہا　　اوٹھا یہان سے فاطمہ زہرا کا لال آج
رونق فزای باغ ولایت کہان گیا　　پژمردہ ہی چمن مین ہر اک نونہال آج
پیا ہو **ضیا** خدا سے کہ ہو خاتمہ بخیر　　معشوق حق کا حق سے ہوا ہی وصال آج

نظم مدحیہ

مفہوم ہی یہ میرے قلم کے صریر کا　　ہی دوش اولیا پہ قدم دستگیر کا
عالم کو تیغ فیض سے تسخیر کر لیا　　فرزند ہی وہ بادشہ قلعہ گیر کا
ایک پل مین جسکو چاہے اوسے بادشہ کرے　　یہ اختیار ہی ترے در کے فقیر کا
دل مین سوا خدا کے نہ تھی ماسوا کی جا　　کیسا خلوص تھا مرے پیر و نکے پیر کا

طفلی مین دیکھو حرمت ماہ صیام سے — دن بھر کیا جناب نے پرہیز شیر کا
الفت ہی اونکی عین محبت امام کی — اونکا نفاق بغض جناب امیر کا
استاد شیخ سعدی شیراز تھے مقر — کیا علم و فضل تھا شہ روشن ضمیر کا
بڑھکر ہی بادشاہ جہان کے سریر سے — رتبہ مرے حضور کے فرش حصیر کا
پوچھو معین دین سے تم فضل محی دین — معلوم ہی فقیر کو منصب فقیر کا
حاصل ہو سیر گلشن بغداد کی مجھے — مشتاق ہون مین خطہ جنت نظیر کا

اونسے ضیا ہی رونق دین محمدی
باہر نہ شرع سے ہی قدم دستگیر کا

لکھتا ہون مدح مرشد گردون وقار کا — محبوب ہی جو حضرت پروردگار کا
جلوہ فزا ہے عرش کی تحریر مدح سے — دکھلا رہی ہی طبع بھی جلوہ بہار کا
ہی اونکی ذات پاک گل باغ مرتضی — جلوہ ہی اونسے اس چمن روزگار کا
اونکی حسام فیض سے از شرق تا بغرب — روشن ہوا ہی نام شہ ذوالفقار کا
کیونکر مدار کار خدائی کہین نہ ہم — اللہ نے اختیار دیا کاروبار کا
جلد ہی نصیب گلشن بغداد کی ہو سیر — ہر سو یہی ہی شور چمن مین ہزار کا
ارمان ہی رہی شاہد مقصود پر مرے — غازہ ہو شاہ دین ترے در کے غبار کا
شمع فلک کی رال ٹپکتی ہی دیکھ کر — وہ نور ہی حضور کے شمع مزار کا
تاثیر جسمین نام خدا کی ہی آشکار — نام خدا وہ نام ہی اوس نامدار کا
زنہار ہو نہ بے ادبی اوس جناب مین — ہی وہ شعار بے ادب بد شعار کا
ہی آرزو کہ دن مین ضیا اونکے روضے مین — چھڑکاؤ قطرۂ مژۂ اشکبار کا

عجب نام مبارک ہی جناب شاہ جیلانکا
میسر یاد مین جسکی مزا ہی یاد یزدان کا

ولایت اونکی ظاہر ہی کرامت اونکی باہر ہی
کہ کیون ہو ظاہر و باہر شرف محبوب سبحان کا

خدا نے دی تھی غوثیت اونھین کو جن و انسانکی
کہ رہتا بزم مین اونکی تھا مجمع جن و انسان کا

وہ فرد منتخب ہین دفتر فیض ولایت کے
اونھین کا دستخط امضا ولایت سے ہی فرمانکا

ہزارون ہی مسلمانون نے پائی دولت عرفان
ملا لاکھون ہی نے ایمان کا خلعت اونسے ایمانکا

عجب اونکی عبادت تھی عجب تھی قوت باطن
کہ ایک شب مین ہوا کرتا تھا اکثر ختم قرآنکا

ہی محی الدین کے باعث حیات دین آنحضرت
تعلق دین مین اون مین ہی جیسے جسم اور جانکا

دکھایا جلوۂ وحدت کو آئینے مین کثرت کے
تصرف یہ بھی یک تھا اوس شہ اقلیم ایقانکا

طفیل غوث اعظم دیکھتے تجکو رہین ہر دم
یہی ہی مدعا یارب ہماری چشم گریان کا

خدا کے واسطے ہووے نظر الطاف کی مجھپر
کہ ہو نمین منتظر شاہا ترے لطف فراوانکا

ضیا ورد زبان ہووے نہ کیونکر رات دن میرا
عجب نام مبارک ہی جناب شاہ جیلان کا

مین ہون ای غوث جہان والہ و شیدا تیرا
ذکر عالم مین رہے گا یہی ہمیشہ تیرا

اولیا مین ہو نہ کیون مرتبہ اعلا تیرا
کوئی ثانی کوئی ہمسر نہین شاہا تیرا

حق ہی جو کچھ شرف و قدر تجھے حق نے دیا
دیکھتا دیدۂ حق بین سے تماشا تیرا

طائر سدرہ نشین قمری شیدا بنجائے
دیکھ لیوے جو کہین قامت بالا تیرا

رونق افزای گل گلشن خوبی تو ہی
رنگ و بو لائے کہان سے گل رعنا تیرا

تپش مہر قیامت سے نہین خوف مجھے
حشر مین سر پہ رہے گا مرے سایا تیرا

صورت شاہد مقصود نظر آجاوے
دیکھ لون آئینہ روی مصفا تیرا

پھر چھوڑ کر جائین کہان در ترا ای قطب زمان
ہم فقیروان کو دو عالم مین ہی تکیہ ترا

دستگیری تری ہر حال مین ہی شامل حال
یہی ہمکو ہی سہارا مرے مولا تیرا

تو نہین ذات خدا سے کبھی زنہار جدا
کیون نہو عارف باللہ شناسا تیرا

کیون نہ جائیگا ضیا منزل مقصود تلک
اسکی ہی پیش نظر نقش کف پا تیرا

دھیان مین جب وہ گل گلشن جیلان ہوگا
دل پژمردہ مرا روکش بستان ہوگا

ہووے جس دل مین تصور ترے رخ کا وہ دل
غیرت مطلع خورشید درخشان ہوگا

سنکے قامت کی صفت نا ترے حسرت سے
سرو گلزار ہر اک سرو چراغان ہوگا

نجلہ جو بات تھی حاصل وہ سبکو بھی تھی
کون ہمسر ترا ای مرشد پاکان ہوگا

جلد دکھلادے خدایا در والا اوسکا
دیکھتے ہی دل غمگین مرا شادان ہوگا

فیض اقدام سے دیوانۂ عارض کے ترے
ہو اگر وادی پر خار گلستان ہوگا

دیکھہ لونگا ترا در ای مرے آقا یکبار
گر خدا چاہے تو پورا مرا ارمان ہوگا

دور کب ہوگی پریشانی خاطر یارب
کب یہ جمعیت دل کا مرے سامان ہوگا

واقعی شافع عالم کی صفت ہی تجمین
جز ترے کون گنہگار ونکا خواہان ہوگا

بغض محبوب الٰہی سے جو رکھے دل مین
مجکو حیرت ہی کہ وہ کیسا مسلمان ہوگا

راہ حق اوسکو یقین ہی کہ ملیگی سیدھی
راہبر جس کا ضیا سرور جیلان ہوگا

غوث اعظم کا جو دیوانہ ہوا
شمع وحدت کا وہ پروانہ ہوا

پھر لکھی مدحت شاہ جیلان
پھر مزاج اپنا بھی شاہانہ ہوا

روشن ای شمع تعشق ہو جا / خانۂ دل ترا کاشانہ ہوا

دیکھی جس شخص نے سیر بغداد / باغ عالم اوس سے ویرانہ ہوا

خطِ بغداد تلک ای ساقی / میر البریز پیمانہ ہوا

ایک ہی جو نہو جویا تیرا / خلق دنیا مین ہوا یا نہ ہوا

بادۂ عشقِ شہِ جیلان سے / دلِ محزون مرا مستانہ ہوا

آشنا جو ہوا شاہا تیرا / سارے عالم سے وہ بیگانہ ہوا

ہو گیا طائر طوبی سے نشک / جو فدائے قدِ جانانہ ہوا

انشاء اللہ یہ قصیدہ مجکو / بزم فردوس کا افسانہ ہوا

وہ سیانون سے سیانا ہی ضیا / غوثِ اعظم کا جو دیوانہ ہوا

نام لیوا ہون غوث اعظم کا / شکر ہی خالق دو عالم کا

شرق سے غرب تک ہوا روشن / نیر فیض اونکا جو چمکا

ہی گلستانِ حسن مین اونکے / گل خورشید قطرہ شبنم کا

ہی الفت سے اونکی ہون مسرور / نقش دل پر سے مٹ گیا غم کا

ہی تصور مین گلشن بغداد / لطف حاصل ہی ساغر جم کا

مستی بادۂ محبت ہی / نہین مذکور کیف کا کم کا

اونکے ابرو کا ہو گیا دھوکا / دیکھا جلوہ جو ماہ خوش خم کا

ذات مین اونکے تھا دیا حق نے / خلق حضرت رسول اکرم کا

نہ وہ کھاتے تھے کچھ نہ پیتے تھے / تا نہو حکم رب ارحم کا

اونکی مدحت کو غنیمت سمجھین | کچھ نہین اعتبار ہی دم کا

فخر اتنا ہی بس ہی مجکو ضیا
نام لیوا ہون غوث اعظم کا

مدحت سرا ازل سے ہون جیلانکے شاہ کا | عالم مین یہ سبب ہی مرے عز و جاہ کا
شعری نیاز شعر پہ ہووے تو کیا عجب | مملو ہی وصف خسرو انجم سپاہ کا
خورشید خاوری ہوا تار شعاع سے | جاروب کش حضور تری بارگاہ کا
پرنور ہی کلس ترے روضے کا اسقدر | مدھم ہی نور اوس سے مہ نیم ماہ کا
بلوا وان تلک مجھے یا شاہ بغداد | شیدا ہون آستانۂ عالم پناہ کا
مدد سنبھالیے مجھے یا پیر دستگیر | خم کر رہا ہی پشت کو بوجھا گناہ کا
دیکھا نہ روی شاہد مقصود اب تلک | محتاج ہون مین ترے کرم کی نگاہ کا
کہدے یہ کوئی خضر علیہ السلام سے | جویا نہین ہون چشمۂ حیوان کی راہ کا
بیزار جلنا حق ہی ترے بدسگال سے | مشتاق اوسقدر ہی ترے خیرخواہ کا
اس التہاب نائرۂ اشتیاق سے | جل جائے گا یقین ہی خرمن گناہ کا

سنکر مدیح غوث دو عالم کو اے ضیا
غلغل ہو چو طرف سے آئے نہ کیون واہ واہ کا

مائل نہین دل اپنا ہوا اور ہوس کا | ہی خسرو جیلان کی ادسے وصف کا چسکا
رفعت ترے روضے کی ہی افلاک سے افزون | ہی نور کہان مہر مین گنبد کے کلس کا
سنتے ہے ترے وصف کی ہوتی ہی تشفی | تسکین دل مجنون کی ہی آوازہ جرس کا
قابو نہین شیطان کو ایمان پہ ہمارے | اندیشہ ہا اتنا ہی رہزن کو عسس کا

کب ہوگا ترے در کا نظارا ہمین حاصل
ہر روز جدائی مین ہی یک ایک برس کا

ہو جاؤن غنی دولت دیدار سے تیرے
پابند ہون یک عمر سے اس حسرت و ہوس کا

کب خوف قیامت کا غلامونکو ہوا اوسکے
حامی شہِ بغداد ہی ہر ناکس و کس کا

ہی شوق کہ اوڑتے ہوے آئین ترے در پر
رستہ نہین کھلتا ہمین دنیا کے قفس کا

سفتہ دُرِ مدحت ہین مرے رشتۂ دم مین
تا عمر یہی حال ہے تارِ نفس کا

سب ہر و بغداد یہی کہتے ہین مجھسے
شورِ دلِ مضطر ہی کہ نالہ ہی جرس کا

کھینچین گے جو خاشاک ملے کوچے کا اوسکے
ارمان ہی بہت دلسے ضیا بادۂ خس کا

وصفِ شہ بغداد ادا ہو نہین سکتا
یہ کام تو مشکل ہی دلا ہو نہین سکتا

وہ کونسا ہی کام خدائی مین خدا کی
تجھسے جو مرے غوث بھلا ہو نہین سکتا

نسبت نہین کچھ تجھسے کسی اور ولی کو
ہمسر شہ خاور کے سُہا ہو نہین سکتا

کہتا ہی جہان عقدہ کشائی ہی ترا کام
کیون عقدۂ مقصد مرا وا ہو نہین سکتا

سنگِ درِ والا سے ترے ای شہ جیلان
میرا سرِ شوریدہ جدا ہو نہین سکتا

تیرے در و دیوار کے سایے کے برابر
ای شاہِ زمان ظل ہما ہو نہین سکتا

پونہچائیگا بغداد کو یکدن مجھے بیشک
اللہ تعالی سے یہ کیا ہو نہین سکتا

دل چاک ہی حسرت مین ترے ای گل رعنا
پونہچون وہان ہم دوشِ صبا ہو نہین سکتا

دل جسکا مکدر رہے جانب سے ترے
منجملۂ اربابِ صفا ہو نہین سکتا

خواہانِ قدم بوس ہی یہ دست تمنا
غیر اوسکے کبھی وقف دعا ہو نہین سکتا

سر سے نہ کبھی اپنا گا ستان تمنا
جز اوسکی عنایت کے ضیا ہو نہین سکتا

فرمائیے مقدور ہی کیا اوس ثنا کا
جو وصف رقم کر سکے غوث دوسرا کا

مداح کی ہی مدحت ممدوح معرف
کیا خوب وثیقہ ہی یہ واصف کی ثنا کا

آئینہ اسد ہی سراپائے مبارک
دیدار ہی اونکا مجھے دیدار خدا کا

ہین گرچہ مقید یہ ہین اطلاق مین کامل
رتبہ نہین مدرک مرے ادراک رسا کا

ذوالعینی و ذوالعقلی صفت اونکی ہی بیشک
سرتاج کہون کیون نہ جہان کے عرفا کا

اللہ کی قدرت تھا یہان جیسا تصرف
برزخ مین بھی حاصل ہی اونھین ارض و سما کا

سنلے تو بہ نجائے گا جہان سے کوئی خادم
یک یہ بھی تصرف ہی مرے راہ نما کا

وہ ہین خلف صدق علی بن عمران
فیضان بھرا ذات مین ہی آل عبا کا

یارب مجھے کر دے شہ اقلیم توکل
مین بھی تو گدا ہون در شاہ فقرا کا

دامان تمنا دُر مقصود سے بھر جائے
ظاہر ہو اثر جلد مرے دست دعا کا

اوس شاہ کے صدقے سے ملی فقر کی دولت
برآے الٰہی جو ہی ارمان ضیا کا

قطعات تاریخ تالیف این کتاب لاجواب از نتائج افکار نیسان بار

صاحب علم و کمال فرخندہ خو خجستہ خصال تزئین گلستان سخن بہنر من عزیز خان من مورد عنایات خدای بے ہمتا محمد عبدالکریم صاحب والا خلف رشید مولوی مہدی صاحب واصف و مسکین سلمہما اللہ القوی المتین

تکو عبدالرحیم مخلص من
ضیا او را تخلص ہست زیبا

کہ ہست خوش فکر و خوش اخلاق و دانش
خدای ذوالمنن فرمود پیدا

چرا شاه سخندانش نگویم
رقم بنمود حال شاه والا

خوشا اوصاف غوث پاک یزدان
چو دید آن را جہان گردید شیدا

نگر دو چون صفائے در عبارت		کہ ہست آیینہ سان طبعش مصفا
فلک ہر صفحہ شد ہر نجم نقطہ		سطور کہکشان سطرش ہمانا
سن تکمیل آن والا رقم زد		صفاتِ محی دین معشوق مولا
		۱۲۹۶
	ایضا	
واصفِ محبوب حق عبد الرحیم		فیضِ او جاریست بر روے زمین
میکند پرواز طیرِ فکر او		تا حصار گنبدِ چرخ برین
شہرۂ شیرین کلامش چون شنید		آب از شرمندگی شد انگبین
خوبی شعر و سخن دار دبسے		شد ہمہ اہل سخن را او معین
خوش نوشتہ یک کتاب لاجواب		در ثنائے دستگیر عالمین
گر کسے بیند در ان احوال غوث		از لبِ انصاف خواند آفرین
گفت والا سال تکمیلش عجیب		شد رقم حالاتِ نیکِ محی دین
		۱۲۹۶
	ایضا	
چو عبد الرحیم ضیا زد رقم		نکو حالِ محبوب یزدان پاک
سنش جنبشِ کلکِ والا نوشت		خوش اوصافِ محبوبِ سبحان پاک
		۱۲۹۶
	ایضا	
ہی جو عبد الرحیم خادم غوث		نسخہ اوسکا بدل انیس ہی یہ
ہی کلام ملوک اوسکا کلام		سب سخندانون کا رئیس ہی یہ
حال محبوب کا لکھا بہ خلوص		مقبل حق ہی حق نویس ہی یہ
سلک گوہر کہون نہ کیون سطر		کہ عبارت بہت سلیس ہی یہ

سال لکھاہی اوسکا والا نے
ہدیہ بغداد کا نفیس ہی یہ
۱۲۸۶

تحریر دلپذیر و تقریر بے نظیر نو کریز قلم کرامت توام جناب فضیلت مآب
خدا آگاہ و خدا طالب مولانا مولوی محمد شاہ علی صاحب سلمہ اللہ الوہاب

بسم اللہ خیر الاسماء

قد سعدت بمطالعۃ ہذا التالیف الشریف من اولہ الی آخرہ فوجدتہ واقعاً موقع القبول
عند الکبراء اللہم اجعل سعی المؤلف مشکوراً وذنبہ مغفوراً وکیف لا فقد ورد عند
تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین آمین یارب العالمین محمد شاہ علی عفی عنہ

خاتمۃ الطبع الحمد للہ والمنہ کہ اندنون حسب فرمایش مصنف مدظلہ بحکم النقل کالاصل
اواخر ماہ محرم ۱۲۸۹ ہجری مین اس کتاب مستطاب موسوم بمقامات دستگیری نے
مطبع نظامی واقع کانپور مین چھپکر شائقین کو زیب و زینت کی صورت آیینۂ ظہور مین دکھائی
خصوصاً مریدان با اختصاص و پیروان سراپا اخلاص طریقۂ قادریہ کے نہایت پسند آئی

مہر و دستخط

مہتمم مطبع کے اخیر مین اسواسطے ثبت ہوے
کہ تا معلوم ہو کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ہے نہ غیر فقط



بسم الله الرحمن الرحیم

حمد بسیار خدای بیچون و باچون را سزاوار و درود بیشمار بر مظهر اتم حضرت شفیع الامم و آل
و اصحابش شایسته است اما بعد میگوید کمترین بندگان خدا گرد نعال ارباب صفا
عبدالرحیم ضیا غفر له که در بینولا یکی از دوستان معرفت پناه اعنی مولوی
میر احسن الله صاحب سلمه الله تعالی استفسار در حل معانی اشعار حضرت مولانا جامی
رحمة الله علیه پیش این خاکپا برای تحصیل جوابات پیش کردند حسب خواهش
گرامی از چند اهل علم و فضل جوابش نویسانیدم و بخدمتش گذرانیدم و آنچه که
از بزرگان خود شنیدم و در کتب دیدم در سلک تحریر کشیدم و سوالش کامل درین
اوراق بقلم آمد تا ناظران را لطف افزاید والله ولی التوفیق و بیده ازمة التحقیق
سوال چه میفرمایند موحدان عظام و صوفیان کرام در دفع شبهاتیکه از معنی بیت حضرت
مولانا جامی قدس سره ناشی میشود **قوله** چو آن بیچون درین چون کرد آرام
آن اشاره بعید است حالانکه تبارک و تعالی از قرب و معیت خود خبر میدهد یعنی

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ قوله درین چون کلمه در برای ظرف ست حالانکه
حق جل جلاله از ظرف و مظروف و محاط و محیط و حلول و اتحاد وغیره نقصان بریست
از قوله کرد آرام معلوم میشود که اگر ذات پاک ایزدی در جسم نمی آمد او را تکلیفی باشد
چنانچه عدم بر ملکه دلالت میکند یعنی بر بصر تعالی الله عن ذلک علوا کبیرا قوله
پی رو پوش کرده یوسفش نام ۲ رو بعض شی کار دزد انست خدای تعالی از
کدام خوف کرده این عیب ابر خود پسندید قوله یوسفش نام وقتیکه بیچون نام خود
یوسف نهاد هیچ مخلوق را هستی نباشد درین صورت حامل وحی و مخاطب با وامر
و نواهی و کل تکلیفات شرعی کدام ست قوله بیت نوای دلبری با خویش مے ساخت
قمار عاشقی با خویش می باخت | درین بیت اجتماع نقیضین و الضدان
بجتمعان معلوم میشود چرا که در آنیکه عاشق ست معشوق نباشد و در وقتیکه
معشوق ست عاشق نباشد خداوند تعالی الآن کما کان ست تمثیلی در مرتبه
تنزیه و مثالی در مرتبه تشبیه در کار یا مثالی جامع باشد نهی بهار بینوا و توجروا فقط
جواب سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ

چو آن بیچون درین چون کرد آرام		پی رو پوش کرده یوسفش نام

درین شعر حضرت مولانا جامی رحمة الله علیه مرتبه تنزیه و تشبیه هر دو بیان فرموده اند
از بیچون تنزیه پیدا است دران مرتبه بیت از همه در صفات و ذات جدا ؛ لیس
شئ کمثله ابدا ؛ و از چون تشبیه هویدا درین مرتبه شعر خود کوزه و خود کوزه گر و
خود گل کوزه ؛ خود رند سبو کش ؛ خود بر سر آن کوزه خریدار بر آمد بشکست و روان شد
بر کسیکه مقام تنزیه و تشبیه ظاهر ست فرق قریب و بعید با هر ست سوای این

خدای جل وعلا در کلام قدیم خویش خود اطوریکه خواست نسبت نمود چنانچه فرمود
وهو معکم اینما کنتم وانی انا الله ونحن اقرب والرحمن علی العرش استوی
پس اشاره حضرت مولانا مطابق قرآن شریف گردید واز لفظ در سائل میگوید که حلول
واتحاد وغیره نقصانات لازم می آمد باید فهمید که حلول واتحاد وغیره نقصانات در اشیای
مادی می باشد وهو تعالی عن ذلک علوا کبیرا در ذات پاکش این همه نقصان کجاست
اگر کسی گوید که در بحر حبابست پس کجا حلول واتحاد خواهد شد بحر از حباب جدا نیست
وحباب از بحر سوا نه چنانچه جمن شاه رح فرمایند

قطره وموج وحباب از بحر شد	لیک موج وقطره ودریا یکیست

پس همین قدر فرق عینیت وغیریت بحیثیت اطلاق وتعین در خلق وخالق
ثابت ومتحقق ست وشخصیکه بر مسئلهٔ وحدت وجود بره ومنکشف شده باشد
واز ارشاد مرشدان بهره ور گردیده باشد چنین شبهات در دلیش هرگز ناشی نمیشود بیت

محرم دولت نه بود هر سری	بار مسیحا نکشد هر خری
ع ذوق این می نشناسی بخدا تا نچشی	ونیز بر دفع حلول واتحاد بزرگی می فرماید
این خانه پر از دوست ولیکن نه از حلول	آن یار عین ماست نه از روی اتحاد

سائل میگوید که از آرام کردن معلوم میشود اگر آرام نکردی او را تکلیفی بودی
این بیان نیز خلاف قرآنست چراکه خدای جل جلاله می فرماید واقرضوا الله
قرضا حسنا قرض خواستن صفت محتاجانست حال آنکه خدای تعالی محتاج نیست
واز آرام کردن مراد نزول ست از تنزیه در تشبیه ودر نزول وحلول فرقیست
بیّن چراکه در نزول نه تغیر ست نه تبدل نه تجزیست نه تقسیم نه حلول نه اتحاد

چنانچه در حدیث شریف آمده است ینزل ربنا الی سماء الدنیا فی ثلث الاخیر من اللیل لایخفی ہذا الفرق علی فطن العارف الکامل و آزر و پوشش مراد لباس است ان وجه مطلق را بقوله علیه السلام لاتسبوا الدہر فان الدہر ہو الله و بموجب قول صوفیه کرام الحق محسوس و الخلق معقول چه جسم یوسف علیه السلام وجه همه موجودات چنانچه در کتب حقائق مرقوم است ان الوجود واحد و الالباس مختلفة و متعدده مراد از وجود هستی مطلق ست و این اصول صوفیه کرام ست که هستی کسی را بجز آن ذات مقدس نیست در ینصورت هر چه که هست هو نست بفحوای آیات بینات و لله المشرق و المغرب فاینما تولوا فثم وجه الله مثنوی

ای پسر اینما تولوا اخوان	ثم وجه الله ش میسم دان
یعنی آنسو که روی قصد آرے	تا حق بندگیش بگذارے
وجه حق کان بود حقیقت او	باشد آنجا بسوے او کن رو
هیچ جا را نکرده استثنا	پس بود عین حق عیان همه جا
عارف حق شناس را باید	که بهر سوی دیده بکشاید
بیند آنجا جمال حق پیدا	نگسلد از جمال حق قطعا

وهو معکم اینما کنتم و هو الاول و الاخر بیت

اول او اول بے ابتدا	آخر او آخر بی انتها
بیست بود و نه بود این چه بلند ست و پست	باشد و این نیز نباشد که هست

والظاهر والباطن قطعه

اول و آخر توئی کیست حدوث و قدم	ظاهر و باطن توئی چیست وجود و عدم

اوائل سے انتقال آخر نفی از تحال | ظاہر پی چند و ... ان باطن پی کیف و کم

وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ماورای آن ۰ احادیث سرور کائنات

الا کل شئی ما خلا الله باطل و از امر ضت فلم تعدنی الی آخر الحدیث وکنت سمعه الذ

یسمع به و بصره الذی یبصر به و یده التی یبطش بها و رجله التی یمشی بها ولوانکم

دلیتم بحبل الی الارض السابعة السفلی لهبط علی الله تعالی وسوای این

نوای دلبری باخویشتن می ساخت	قمار عاشقی باخویشتن می باخت

سائل میگوید که درین شعر اجتماع نقیضین الضدان یجتمعان ست چراکه در آنجا که

عاشق ست معشوق نیست و در وقتیکه معشوق ست عاشق نیست میگویم

آنجاکه او تعالی ست آن و زمان و امکان مکان کجاست و این قید جا

برای تفهیم گفته شد مصرع لا اصباح عند ربی ولا مساء شعر

ولا یجری علی الدیان وقت	واحوال و ازمان بحال

وازین سوالات قصه مکسی که حضرت مقبول بارگاه لایزالی امام حجة الاسلام

محمد غزالی رحمة الله علیه نوشته اند یاد می آید که مگس ضعیف بر خود قیاس

کرده میگفت که خدای تعالی را دو پر ضرورست که بدون آن هیچ یک کاروبار

نمیشود چراکه خود را می بینم که بجز پر کدامی کار بر نمی آید پس نه اجتماع نقیضین ست

نه الضدان یجتمعان چراکه در قرآن مجید آمده ست شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وقل هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَالرَّحْمٰنُ عَلَى

الْعَرْشِ اسْتَوٰى وَيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَيَدُ اللّٰهِ فَوْقَ

اَيْدِيْهِمْ درین آیات ناسخ و منسوخ نیست هر یک به موقع خود ست کجا

اجتماع نقیضین و الضدان مجتمعان باشد چونکه در آیات قرآنی جنگ و جدال کفرست بموجب کلام حضرت خیر الانام علیه الصلوة والسلام المراء فی القرآن کفر واین مرتبه لاتعین و اطلاق و ذات بحت و کنه حق سبحانه تعالی ست کنت کنزاً مخفیا عبارت ازهمین مرتبه میباشد چنانچه حضرت عین القضاة رحمه الله درهمین مرتبه میفرمایند

عاشق خود خودست و خود معشوق	خود طبیب خودست و خود بیمار
ناظر خود خودست و خود منظور	خود تماشا و خود تماشا کار
از برای فریب خود خود گشت	جلوه در قد و در قدم رفتار
تاب در زلف و وسمه بر ابرو	سرمه در چشم و غازه بر رخسار

و سائل مثالی که بمجواه بفحوای وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ مثال شخص و آئینه میگویم برای مرتبه تنزیه و تشبیه کافیست شخصیکه آینه بیند مثالش کانه در آئینه پیدا میشود تشبیه شد و از شکست آینه در شخص هیچ نقصان راه نیابد تنزیه گردید الکنایة ابلغ من التصریح ع در خانه اگر کس ست یک حرف بس ست ٭ والله اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب بفضله تعالی از تحریر این اوراق کلٰ بشیبون بیچون موسوم ساختم بتاریخ هفتم شوال ۱۲۸۸ھ هجری و زجمعه فراغ یافتم

خاتمة الطبع ٭ ازان هزار شکر و احسان خداوند کریم ٭ و صلوات بی شمار نثار بر روضه مقدسه نبی واجب التعظیم که درین زمان مسرت مشحون رساله شیبون بیچون حسب فرمایش مصنف مدظله در اواخر محرم الحرام ۱۲۸۹ھ هجری مطبوع گردید

مهر و دستخط مهتمم مطبع کے اسواسطے آخر مین ثبت ہوئے کہ تا معلوم ہو کہ یہ کتاب مطبوع مطبع نظامی ہی نہ غیر فقط

محمد روشن خان حنفی ۱۲۸۳ سنه
محمد عبد الرحمن بن حاجی